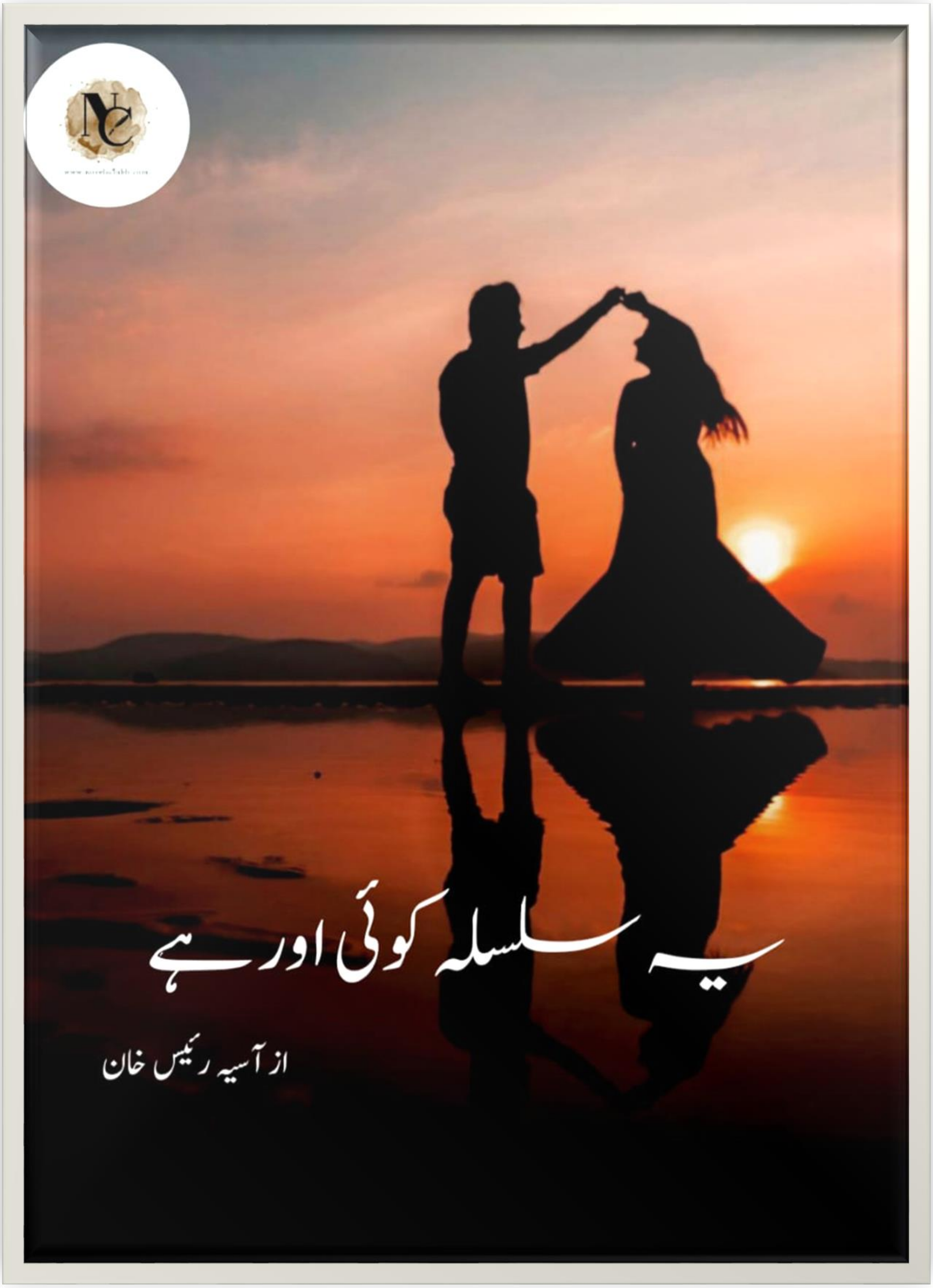
یہ سلسلہ کوئی اور ہے
از آسیہ رئیس خان

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

یہ سلسلہ کوئی اور ھے

از آسیہ رئیس خان

اس تنگ سی گلی سے جیسے کسی نے ساری آکسیجن کھینچ لی تھی۔وہ بمشکل سانس لیتی خود کو گھسیٹ رہی تھی۔فائلوں سے بھرے اس چھوٹے سے کمرے میں سنی باتیں اور آنکھوں دیکھے ثبوت کسی عفریت کی طرح اس کے پیچھے تھے جن سے بچنے کے لیے وہ یوں بھاگ رہی تھی۔وہ اور تیزی سے دوڑنا چاہتی تھی تاکہ جلدی سے یہاں سے نکل جائے لیکن اب پیروں پر کھڑے رہنا محال تھا۔اس نے سینے پر ہاتھ مارا تاکہ اٹکی سانس باہر نکل سکے۔ٹانگوں نے جواب دے دیا اور وہ بیٹھتی چلی گئی۔مکانوں کی پچھلی دیواروں کے درمیان کی وہ پتلی سی گلی خالی تھی۔اسے ہوش تھا نہ خبر کہ وہ کہاں چلی آئی ہے۔

"ایسا نہیں ہو سکتا،یہ سچ نہیں ہے،ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟یہ ناممکن ہے۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

سر پر آسمان گرے تو حواس معطل ہو جاتے ہیں اور یہاں تو آسمان گرتے ہی اس کے پیروں تلے سے زمین بھی کھسک گئی تھی۔رشتے،مان اور اعتماد کی وہ کشش ثقل جس سے اس کے قدم ارضِ زندگی پر جمے تھے،یک لخت اس سے چھن گئی تھی،اس کے قدم اکھڑ گئے تھے،اس کی بے وزن ہستی معلق تھی۔

"کیوں۔۔۔کیوں۔۔۔۔۔؟"کتنے سوال تھے،کس سے پوچھے وہ،کوئی نہیں تھا جو اسے جواب دیتا۔

اس کا دل سکڑ رہا تھا،وہ بند ہونے کو تھا،تبھی گلی میں قدموں کی چاپ ابھری لیکن وہ بے خبر روتی رہی۔

سامنے دو جوتے نظر آئے تو اس نے دوپٹے سے چہرہ رگڑا۔اس کے ہٹے بغیر سامنے والا وہاں سے گزر نہیں سکتا تھا۔خود پر قابو پاتی اٹھنے ہی لگی تھی کہ وہ اس کے سامنے بیٹھ گیا اور اسے دیکھتے ہی سائرہ اور شدت سے رونے لگی۔اس کی تیز سانسیں بتا رہی تھیں کہ وہ ان تنگ گلیوں میں اسے ڈھونڈتا ہوا وہاں پہنچا ہے۔کتنی جلدی ان دونوں کی جگہ بدل گئی تھی۔ابھی کچھ دن پہلے ہی تو وہ اس سے لپٹ کر رو یا تھا۔اس دن سائرہ کی غلط فہمی دور ہوئی تھی اور آج خوش فہمی۔

"سائرہ۔۔۔"پتا نہیں وہ اس ایک لفظ میں اتنا سب کیسے کہہ دیتا تھا۔

♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤

"کل تجھے وہاں چھوڑ کر میں بھی اپنے گھر چلی جاؤں گی۔"اس نے حیرت سے سبینہ کو دیکھا۔

"کیا کہہ رہی ہے آپا؟ شاید مجھے مغالطہ ہوا ہے۔"اس نے سر جھٹکا۔

"میں تو ڈر رہی تھی کہ انہوں نے بھی منا کر دیا تو تیرا کیا ہو گا۔۔۔۔"اس کی بے یقینی سے لا تعلق وہ اپنی کہے جا رہی تھی۔"کہاں رہے گی تو؟ میں تجھے یہاں اکیلے چھوڑ نہیں سکتی اور ساتھ رکھ نہیں سکتی۔اب انہوں نے اتنی مہربانی کی ہے تو تُو بھی اچھے سے ان کا خیال رکھنا، اچھے سے رہنا وہاں۔ تیاری کر لے، سارا سامان بھی آخری والے کمرے میں ڈالنا ہے۔عاصم نے کرائے دار دیکھ لیا ہے، یہ دونوں کمرے انھیں دی دیں گے تو دیکھ بھال بھی ہوتی رہے گی ورنہ بند گھر کا تو کباڑا ہو جاتا ہے۔"

ساتھ لایا کھانا پلیٹوں میں نکالتے ہوئے وہ مسلسل بول رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"چل آ کھانا کھالے۔" وہ پلیٹیں اٹھا کر باہر چھوٹے سے برآمدے میں چلی گئی اور سائرہ ہکا بکا کھڑی تھی۔

اس کی جان سے پیاری امی کو دنیا سے گئے ابھی بمشکل ڈیڑھ مہینہ ہوا تھا اور سبینہ سب بھول کر دنیاداری نبھانے کے لیے اسے اس گھر سے نکال رہی تھی، جہاں امی کی یادیں تھیں، خوشبو تھی، دعائیں تھیں۔ امی اکثر کہتی تھیں کہ سبینہ تیرے ابا کے خاندان پر گئی ہے، بلا کی خود غرض ہے اور آج وہ اس کی خود غرضی دیکھ رہی تھی۔ اپنی صورتحال سے زیادہ اسے امی کا خیال دکھی کر گیا کہ وہ بھی اپنوں کی بے اعتنائی پر اسی طرح آزردہ ہوئی ہوں گی۔ ساری عمر مشقت کرتے ان کی ہڈیاں تک گھس گئی تھیں لیکن وہ اسے بہتر زندگی دینے کی خاطر اف کیے بنا مصروف رہتیں۔ گھر کے سارے کام اور سلائی کے علاوہ بھی جو چھوٹا موٹا کام ملتا وہ سب کرتی تھیں۔ ایک پل کے لیے بھی خالی نہیں رہتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"اب آ بھی جا۔۔۔۔" سبینہ نے نوالہ بھرے منہ سے آواز لگائی تو وہ باہر آئی۔

"لے ٹھنڈی ہو رہی ہے۔" اس نے 'بو کی بریانی' اس کے آگے کی۔ گرمی اتنی تھی کہ کچھ ٹھنڈا نہیں ہو سکتا تھا۔

"ممانی تو کہہ رہی تھیں کہ کھانا کھا کر جاؤ لیکن مجھے تیرا خیال تھا اس لیے بنا کھائے ہی نکل گئی۔" پچھلے ایک ڈیڑھ ماہ سے وہ سبینہ کے احسانات ہی سن رہی تھی۔

"ایک بار مجھ سے پوچھ تو لیا ہوتا۔۔۔۔۔" پلیٹ منھ کے قریب کیے بڑا سا لقمہ لیتی سبینہ کو دیکھ کر اسے غصہ آ رہا تھا۔ "میں یہاں سے کہیں جانا بھی چاہتی ہوں یا نہیں۔"

سبینہ نے نوالہ واپس پلیٹ میں ڈالا اور پلیٹ پلنگ پر پٹکی۔

"کیوں نہیں جانا چاہے گی تو ہاں؟" اس کا موڈ ایک دم بدل گیا۔ "تجھے معلوم بھی ہے کتنی جگہ کوشش کی میں نے لیکن بات نہیں بنی۔" یہ اس کے لیے انکشاف تھا۔

"کتنی پریشان تھی میں، تجھے اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتی کہ جوان دیور ہے گھر میں اور یہاں بھی نہیں چھوڑ سکتی، ایک تو میرے سسرال والے جینا حرام کر دیں گے طعنے دے دے کر کہ جوان بہن کو تن تنہا چھوڑ دیا، پھر ہمارے محلے کے بدمعاشوں کا بھی بڑا چرچا ہے اور تیری حفاظت میری ذمہ داری ہے۔" دونوں باتیں سراسر مبالغہ تھیں۔ اس کا تنا چہرہ دیکھ کو سبینہ ذرا دھیمی پڑی۔

www.novelsclubb.com

"بہت اچھے لوگ ہیں وہ، تو امی کے ساتھ گئی تو ہو گی وہاں، نانی یعنی صدیقہ بیگم اپنی نانی کی پھوپھی زاد بہن ہیں۔ان کی عمر کے لحاظ سے انھیں ان کے ساتھ رہنے والا کوئی چاہیے تھا۔مجھے یاد تھا، آخری بار امی کے ساتھ گئی تھی وہاں تب ممانی نے کہا تھا کہ کوئی لڑکی یا عورت ہو گی تو بتائیں جو چوبیس گھنٹے نانی کے ساتھ رہ سکے اور اللہ کا کرنا ایسا کہ انھیں ابھی تک کوئی ملی ہی نہیں تھی۔ تیرا مسئلہ بتایا تو ممانی فوراً مان گئیں۔"سبینہ نے پلیٹ اٹھائی۔

"تو فکر مت کر تیری پڑھائی اور امتحانوں کی بات کرلی ہے میں نے۔"اس نے دوبارہ کھانا شروع کیا۔

"تجھے ان کی دوا اور کھانے کا خیال رکھنا ہے،ان کے ساتھ ان کے کمرے میں رہنا ہے۔ وہ رہنے اور کھانے کے ساتھ ساتھ تنخواہ بھی دیں گے۔"سبینہ نے آنکھیں گھماتے ہوئے اسے خوش خبری سنائی اور یہ ہی بات اسے اچھی نہیں لگ رہی تھی۔ آگے والی دوکانوں کا کرایہ اس کے گزارے کے لیے کافی تھا۔پھر کیوں وہ کسی کی نوکرانی بنے۔ اس نے ایک دائرے میں زندگی گزاری تھی۔اس کے شوق اور اخراجات کے ساتھ ساتھ باہر کی معلومات بھی محدود تھی۔اسے اپنے گھر میں،اپنے دائرے میں ہی رہنا

پسند تھا۔ باہر کے سارے کام ہمیشہ امی اور سبینہ کرتی آئی تھیں اور اس کی شادی کے بعد امی نے تنہا یہ ذمہ داری سنبھالی ہوئی تھی۔ اس کی زندگی، اس کی دلچسپی، اس کی سہیلی، سب دراصل امی ہی تھیں۔ امی کو سوچتے ہوئے آنکھیں کیوں نہ بھیگتیں۔

"اب اچھا تو مجھے بھی نہیں لگ رہا۔۔۔" اس کی شکل دیکھ کر سبینہ گویا ہوئی۔ "لیکن اور کوئی راستہ بھی نہیں ہے، تو وہاں زیادہ محفوظ رہے گی۔"

اسے یہ محفوظ اور حفاظت کی باتیں بے تکی لگ رہی تھیں، ساری عمر اس محلے میں گزری تھی۔ امی کے سب سے اچھے تعلقات تھے۔ غرباء کی یہ بستی کچھ ایسی بدنام نہ تھی جیسے سبینہ کہہ رہی تھی۔ اسے کہیں اور بھیجنے کے پیچھے اسے سبینہ کی پیسوں سے محبت کے علاوہ کوئی اور وجہ نظر نہیں آ رہی تھی۔ وہ تنہا اس گھر میں رہتی تو مکان کرایے پر کیسے چڑھتا۔

www.novelsclubb.com

دروازے پر دستک کے ساتھ ہی عاصم کی آواز آئی۔

"بینا!" سبینہ دروازہ کھولنے اٹھی اور وہ اندر کمرے میں آ گئی۔

"اتنی دھوپ میں کیوں آئے؟"سبینہ کے لگاوٹ بھرے لہجے پر اس نے دروازہ بند کرلیا۔ان کا ماہِ عسل شادی کے چار سال بعد بھی سنِ عسل میں تبدیل ہوتا اب تک جاری تھا۔بچوں کی کمی نے اسے ختم کرنے کی بجائے مزید طویل کردیا تھا۔

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤

صبح اس کے اٹھنے سے پہلے ہی سبینہ نے ساری تیاری کرلی تھی۔رات میں ہی عاصم کے ساتھ مل کر اس کے سارا سامان آخری کمرے میں رکھ دیا تھا۔ویسے بھی امی کے بعد سے اس کا پسندیدہ مشغلہ امی کے سامان سے ڈھونڈ کر ان کی رکھی چیزیں نکالنا اور پھر اسے جتانا کہ دیکھو امی مجھ سے کتنا سب چھپا کر رکھتی تھیں۔امی کا بنایا سارا زیور اس نے اپنے پاس سنبھال کر رکھ لیا تھا۔اور جانے کس چیز کی تلاش تھی جو مل نہیں رہی تھی۔ وہ اس سے سوال کرتی رہتی کہ امی اور کہاں کہاں چیزیں چھپاتی تھیں۔اب کمرے میں اس کا پلنگ اور اس کا بیگ ہی تھا۔ناشتے کے لیے بھی سبینہ نے عاصم کو فون کیا تھا۔گھر چھوڑنے کا دل اور مرضی نہ ہوتے ہوئے بھی وہ سبینہ کے اس منصوبے پر عمل کرنے کو مجبور تھی۔رات میں اس نے سوچا تو اکیلے اس گھر میں رہنا بہت مشکل تھا اور سبینہ کے گھر میں تو قطعی ناممکن۔تنہا دن گھر میں گزارنا، کھانا پکانا، پڑھنا، کھانا تو وہ کرلیتی

www.novelsclubb.com

لیکن چھوٹی موٹی ضرورتوں کے لیے گھر سے نکلنا اور رات میں تنہا سونا وہ بالکل نہیں کر سکتی تھی۔

وہ نہا کر نکلی تو سبینہ ناشتہ لیے اس کے انتظار میں بیٹھی تھی۔اس کی روئی آنکھیں دیکھ کر وہ اسے دلاسہ دینے لگی لیکن جانے کیوں اس کی سبینہ سے وہ دلی وابستگی ہی نہیں تھی کہ اس کی تسلی بھی کوئی اثر کرتی۔شاید اس کی وجہ امی کے بار بار کہے وہ فقرے تھے جو اس کی عادت واطوار اور مزاج کو ددھیال سے منسوب کرتے تھے۔اسے اپنے ان دیکھے اور انجانے ددھیال سے نفرت تھی جنھوں نے ابا کے بعد اس کی امی کو دو بیٹیوں کے ساتھ دردر کی ٹھوکریں کھانے کے لئے تنہا چھوڑ دیا تھا۔

ناشتے کے بعد عاصم آٹو لے آیا۔اس کا کل سامان دو بیگ پر مشتمل تھا۔کبھی کہیں آنے جانے کی ضرورت ہی نہیں پڑی اس لئے گھر میں بیگ بھی نہیں تھے۔یہ مشکل بھی سبینہ نے آسان کر دی تھی۔ایک بڑے بیگ میں اس کے کپڑے تھے اور دوسرے ڈفل بیگ میں اس کی نوٹس اور دیگر ضروری سامان۔اس نے ایک الوداعی نظر خالی کمروں پر ڈالی۔گھر کا مختصر سامان آخری چھوٹے کمرے میں ٹھونس کر اسے تالا لگا دیا گیا

تھا۔ایک باورچی خانہ اور چھوٹے سے صحن کے ساتھ دو کمروں پر مشتمل یہ گھر اس کی جنت تھا لیکن امی کے بغیر اب یہ بس ایک مکان رہ گیا تھا۔

آٹو میں سبینہ کی زبان مسلسل چل رہی تھی۔

"دوکان اور گھر کا کرایہ میرے پاس جمع رہے گا، بینک میں ڈالنے کا جھنجھٹ کون پالے۔تو ابھی یہ پیسے رکھ۔۔۔۔۔۔"اس نے اپنے پرس سے پانچ سو کی چند نوٹیں نکال کر اس کی ہتھیلی پر رکھی۔

"ویسے یہ کچھ دنوں کی بات ہے اگلے مہینے سے تو تجھے وہیں پیسے مل جایا کریں گے۔دیکھ تو خود کو ملازمہ یا نوکرانی مت سمجھنا، وہ رشتہ دار ہیں اور بہت اچھے لوگ ہیں، یہ تو خدمت اور نیکی کا کام ہے۔امی کو بھی وہ گھر اور خاندان بہت پسند تھا۔میں تجھے وہاں مجبوری میں چھوڑ رہی ہوں اور اچھا ہے ناں اپنی ضرورت کے ساتھ ساتھ ان کی ضرورت بھی پوری ہو گی۔"اس کا ستا چہرہ دیکھ کر سبینہ نے ٹریک بدلا تھا۔

وہ خاموش اور خالی الذہن سی آٹو سے باہر دیکھتی رہی۔

www.novelsclubb.com

جعفر نگر کے اس سفید بنگلے کے سامنے آٹو رکا تو اسے یاد آیا کہ وہ امی کے ساتھ یہاں آچکی ہے۔ سبینہ آٹو سے بیگ نکال کر کرایہ دینے میں مصروف تھی اور بڑے سے سیاہ گیٹ کو دیکھ کر اسے وہ وقت یاد آگیا جب اسکول کے زمانے میں وہ امی کے ساتھ یہاں آئی تھی۔اس کے بعد بھی کئی دفعہ امی نے اسے چلنے کو کہا لیکن وہ پھر نہیں آئی۔اسے ان بزرگ خاتون کا چہرہ یاد آیا جنہیں امی نے نانی کہہ کر متعارف کروایا تھا۔

"چل۔"سبینہ اس کے دونوں بیگ لیے بڑے سے گیٹ کے ساتھ لگا چھوٹا گیٹ کھول کر اندر داخل ہوئی۔ باہر سے بنا پلاسٹر کی سرخ اینٹوں والی اپنی چھوٹی سی جنت چھوڑ کر اس عالیشان بنگلے میں داخل ہوتے ہوئے اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ یہ اس کے لیے جنت ثابت ہوگا یا جہنم۔

ڈرائنگ روم میں گھر کی دونوں بہوؤں یعنی نفیسہ ممانی اور پروین ممانی سے ملنے کے بعد وہ نانی یعنی صدیقہ بیگم کے کمرے میں آئی۔ وہ بزرگ سی مشفق خاتون تھیں۔

"ہم اتنی عمر کے بعد بھی گناہوں کی سزا کاٹنے زندہ ہے اور ثروت اتنی کم عمری میں چل بسی۔"انھوں نے اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر دعائیں دینے کے بعد کہا تو اسے رونا آگیا۔

"روتے نہیں بیٹا صبر کرو، ماں کے لیے دعا کرو۔ ماں باپ کے لیے اولاد کی دعا سب سے طاقتور ہوتی ہے، دوسرے جہان میں بھی ان کے لیے آسانیاں پیدا کرتی ہیں۔"

انھوں نے اسے گلے لگایا تو ان کے آغوش کی گرمی اور باتوں سے وہ پہلے مقام پر ہی متاثر ہو گئی تھی۔ سبینہ کچھ دیر رکی پھر اسے دنیا کی ہدایتیں کر کے چلی گئ۔

"تمہارے لیے کل ہی یہ الماری اور پلنگ رکھوایا ہے، اس میں اپنا سامان رکھ لو اور آرام کرو۔" صدیقہ بیگم نے خود پلنگ پر لیٹتے ہوئے کہا تو وہ جی کہہ کر کمرے کا جائزہ لینے لگی۔

ڈرائنگ روم کے بعد بڑے سے ہال سے گزر کر اس کمرے میں آئی تھی۔ وہاں لگی بڑی سی میز اور اس کے گرد رکھیں کرسیاں اسے ڈائننگ روم بنا رہی تھی۔ نانی کے کمرے کے ساتھ والی دیوار باورچی خانے کی تھی۔ اگلے حصے کی بہ نسبت اس حصے میں خاموشی تھی۔ اس نے اندازہ لگایا کہ گھر کے سبھی افراد کے کمرے اگلے حصے میں ہیں۔ اس قدرے بڑے سے کمرے کا ایک دروازہ باہر صحن میں کھل رہا تھا۔ اس نے اٹھ کر بیگ پلنگ پر خالی کیے اور پھر کتاب اور کپڑے الماری میں جما کر رکھے۔ اسی کمرے میں ملحقہ غسل خانہ بھی تھا۔ نانی کے پلنگ کے ساتھ والی دیوار پر دینی کتابیں، قرآن اور

دواؤں کے ڈبے رکھے تھے۔وہیں فشار الدم ناپنے کی مشین اور گلوکو میٹر بھی رکھا تھا۔

صدیقہ بیگم دیوار کی طرف کروٹ لیے شاید سو چکی تھیں۔ پچھلے دروازے سے احاطے کی دیوار سے لگی اوپر جانے کی سیڑھیاں نظر آرہی تھیں۔وہ اٹھ کر دروازے تک آئی۔ باورچی خانے کا پچھلا دروازہ بھی ادھر کھلتا تھا۔پچھلی دیوار کے قریب پانی کا نلکا تھا۔وہاں شاید برتن کپڑے دھوئے اور سکھائے جاتے تھے۔دونوں کمروں کے سامنے والے حصے میں اوپر چھت تھی اس لیے وہاں دھوپ نہیں تھی۔ باورچی خانے سے آرہی آوازیں ادھر کی مصروفیت کا پتا دے رہی تھی۔اس نے پچھلا دروازہ کھلا چھوڑا اور ہال میں کھلنے والا دروازہ بند کر کے خود بھی لیٹ گئی۔اس کے ساتھ وہ ہو رہا تھا جو اس کے گمان میں بھی نہیں تھا۔اس کی ہنستی مسکراتیں پیاری امی سینے میں درد کی شکایت پر اسپتال گئیں تو پھر خود چل کر واپس نا آسکی تھیں۔ماں کی جدائی اور کمی سے مانوس بھی نہیں ہوئی تھی کہ گھر بھی اس نئے گھر کے لیے چھوڑنا پڑا۔ماں کے بعد وہ آج خود کو لاوارث محسوس کر رہی تھی۔اس نے خود کو رونے سے نہیں روکا۔

دوپہر کے کھانے پر گھر کے بچوں سے ملاقات ہوئی۔جب اسے دادی کی کیئر ٹیکر کہہ کر متعارف کرایا گیا تو جانے کیوں اسے اچھا لگا تھا۔اپنے ساتھ ملازمہ یا نوکرانی کا لفظ

سوچ سوچ کر ہی وہ دل میں اپنی امی سے شرمندہ ہو رہی تھی۔امی کا اسے بہتر اور اچھی زندگی دینے کا خواب وہ اس طرح نہیں توڑ سکتی تھی۔

رات کے کھانے پر صدیقہ بیگم کے دونوں بیٹے احسان احمد اور ضامن احمد بھی موجود تھے۔نانی نے اسے اپنے بازو والی کرسی پر بٹھایا تھا۔کسی کو ہو نہ ہو اسے تو اپنے ملازم ہونے کا بہت احساس تھا لیکن کسی نے توجہ نہیں دی تو اسے سمجھ نہیں آیا اسے ان کی نیک فطرت مانیں یا حد سے زیادہ لاپرواہی اور بے فکری۔کیونکہ وہاں موجود افراد میں صدیقہ بیگم کے لیے احترام تو نظر آرہا تھا لیکن گرم جوشی اور بے تکلفی نہیں تھی۔
احسان احمد اور نفیسہ کو امی ابو کہنے والی آزمہ تھی تو ضامن احمد اور پروین کی بیٹی فریحہ عرف فری اور چھوٹا بیٹا شعیب جو شاید اسکول میں تھا۔ان دونوں کی عمر میں بہت فرق تھا۔ان سب کی باتوں سے پتہ چلا کہ آزمہ کی چھوٹی بہن آشبہ اپنے ماموں کے گھر گئی ہے۔

اسے حیرت اس وقت ہوئی جب رات میں شبّو جو ملازمہ تھی،اسے نانی کی دوائیں اور ان کی اوقات بتا کر گئی۔گھر کے کسی فرد نے اس کی بھی زحمت نہیں اٹھائی۔

www.novelsclubb.com

"آشبہ باجی آئیں گی تو وہ آپ کو بی پی اور شوگر چیک کرنا بھی سمجھا دیں گی۔ دادی صبح فجر پڑھ کر چائے لے کر سو جاتی ہیں، پھر وہ دس بجے ناشتہ کرتی ہیں، دوپہر میں سب کے ساتھ کھانا، شام میں پانچ بجے پھر چائے اور رات میں سب کے ساتھ کھانا۔" اس نے ذہن نشین کرتے ہوئے سر ہلا رہا تھا۔

عشاء کی نماز پڑھ کر صدیقہ بیگم کچھ دیر تلاوت کرنے کے بعد سو گئیں۔ اس نے ان کی دواؤں میں نیند کی وہ گولی بھی دیکھی تھی جو کبھی کبھی امی لیتی تھی۔ دس بجے کے بعد سے ہی سارے گھر میں سناٹا تھا۔ پتا نہیں وہ سب سو چکے تھے یا جاگ رہے تھے۔ وہ دوپہر میں سو گئی تھی اس لیے اب بالکل نیند نہیں آرہی تھی یا پھر یہ نئی جگہ کا اثر تھا۔ کچھ دیر کروٹیں بدلتے رہنے کے بعد اس نے آہستہ سے پچھلا دروازہ کھولا اور مختصر سا برآمدہ عبور کر کے کھلے حصے میں چلی آئی۔ یہ اس بنگلے کا دایاں حصہ تھا۔ گیٹ سے اندر آتے ہوئے اس نے دیکھا تھا بائیں طرف ایک گاڑی کھڑی تھی اور کافی جگہ خالی تھی۔ وہ جگہ شاید گیراج کے طور پر استعمال ہوتی تھی۔ احاطے کی دیوار سے بنی کیاریوں میں پودے لگے تھے اور بقیہ جگہوں پر بہت سارے گملے رکھے تھے۔ دن بھر کی حبس زدہ

www.novelsclubb.com

گرمی اس وقت مفقود تھی۔وہ پہلی سیڑھی پر بیٹھ گئی۔آسمان پر آدھا چاند جگمگا رہا تھا اگر وہ نہ بھی ہوتا تو سڑک پر لگے پول کی لائٹ نے بہت روشنی پھیلا رکھی تھی۔

"دیکھیں امی،آپ کے جاتے ہی کہاں آگئی ہے آپ کی سائرہ!"وہ امی کو مخاطب کر کے روتی رہی۔تنہائی اندر بھی تھی اور باہر بھی،ایسے میں اسے اپنا واحد رشتہ اور دوستی کیوں نہ یاد آتی۔

"میں ضرور آپ کا خواب پورا کروں گی اور بہت اچھی زندگی گزاروں گی۔بس میرا ایم اے مکمل ہو جائے پھر میں جاب کروں گی۔"بڑی دیر رو لینے کے بعد آخر میں اس نے ماں کو کہتے ہوئے خود کو بھی یقین دلایا۔

دوپٹے سے چہرہ صاف کرنے کے بعد اس نے یوں ہی پیچھے مڑ کر چھت تک جاتی سیڑھیوں کو دیکھا اور ذرا تامل کے بعد سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر آگئی۔اتنی بڑی چھت پر اس پچھلے حصے میں دو دروازوں کے پیچھے شاید دو کمرے بنے تھے۔کمروں کے آگے مختصر سا سائبان تھا جہاں سمینٹ کے بڑے سے گملوں میں لگے پودیں، مرجھائے اور سر جھکائے کھڑے تھے۔بے ساختہ اس کا دل کیا کہ نیچے سے پانی لا کر

ان میں ڈال دے تاکہ وہ سیراب ہو کر اکڑ جائیں۔نیچے کے سرسبز وشاداب گملوں کے مقابلے میں وہ بے توجہی کا شکار تھے اور یہ تضاد اسے بڑی شدت سے محسوس ہوا۔

"اگر دیکھ بھال نہیں کر سکتے تو یہاں لا کر رکھے ہی کیوں؟"وہ سوچتے ہوئے آگے بڑھی اور گملے کے پاس پہنچ کر ٹھٹھک گئی۔سنہری اور سفید رنگ والی ایک بلی گملے میں بیٹھی تھی۔اسے بلیاں بہت پسند تھیں اور انہیں پالنے کا شوق بھی بہت تھا لیکن امی کو گھر میں جانور پسند نہیں تھے۔اس لیے اس نے اپنا یہ شوق خود تک ہی محدود رکھا تھا کبھی ان سے اس کا اظہار نہیں کیا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"اس نے بآواز بلند سوال کیا۔وہ دم ہلاتے ہوئے اپنے بلوری آنکھوں سے اسے گھورنے لگی۔

"تمہیں بھی نیند نہیں آرہی؟"سائرہ گملے کے قریب بیٹھ گئی۔

"تم بھی میری طرح اکیلی ہو۔"سائرہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور وہ تیزی سے دم ہلا کر گویا اس کی تائید کرنے لگی۔وہ مسکرائی۔تبھی اسے پیچھے آہٹ محسوس ہوئی۔ وقت اور ماحول کے مطابق اس کے خیال کی رو پلٹی۔

"چور یا بھوت۔۔۔؟"اسکول میں سہیلیوں سے سنے سارے عجیب و غریب قصّے ذہن میں بھنور کی طرح گھومنے لگے۔ جن میں الٹے پیروں والی چڑیل سے لے کر جانوروں کے بھیس میں اتری بدروحیں بھی شامل تھیں۔بلی اب بھی دم ہلاتے ہوئے اسے گھور رہی تھی۔

"تت۔۔۔تو کیا یہ بلی۔۔۔۔؟"سائرہ نے یک لخت اپنا ہاتھ ہٹایا۔اسے اچانک محسوس ہوا دم ہلاتی بلی خباثت سے "ہممم" کر رہی ہے۔

اپنی دھن میں سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آیا آرِب چونک کر رکا۔وہ آشبہ نہیں تھی اور اس کے علاوہ کوئی دوسرا ادھر نہیں آتا تھا۔اتنی رات میں آشبہ کا یہاں موجود ہونا بھی تقریباً ناممکن تھا کیونکہ وہ جلدی سونے کی عادی تھی اور کل اتوار بھی نہیں تھا۔اس نے بازو والے بنگلے کی طرف دیکھا لیکن دونوں چھتوں کے درمیان اتنا فاصلہ تھا کہ اسے 'جیسن بارن' جیسا ہیرو ہی عبور کر سکتا تھا۔وہ پر خیال سا آگے بڑھا اور پیچھے سے قریب آتی آہٹ پر سائرہ کا حلق خشک ہو گیا۔اس سے پہلے کے پیچھے سے آتی مخلوق اسے دبوچ لیتی،وہ یوں کھڑی ہوئی جیسے کرنٹ لگا ہو اور پلٹتے ہی بالکل پیچھے کھڑے آرِب کو دیکھ کر اس کی چیخ نکل گئی،جسے روکنے کے لئے اس نے سرعت سے دونوں ہتھیلیوں

سے منہ دبایا۔ ساتھ ہی میکانیکی انداز میں آرِب نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر 'ششششش' کیا تھا۔ اس وقت چھت سے آتی چیخیں اچھا خاصا اسکینڈل ہو سکتی تھیں۔

اگلے ہی پل وہ دونوں دو قدم پیچھے ہٹے۔

"کک۔۔۔۔ کون ہیں آپ۔۔۔۔؟" اس نے منھ سے ہاتھ ہٹا کر کانپتی آواز میں بمشکل پوچھا۔ ساتھ ہی دماغ نے ڈانٹ لگائی کہ چور یا بھوت کو آپ بلانے کی کیا تک ہے بھلا۔۔۔۔۔

"آرِب، اس کمرے کا مکین۔" آرِب نے انگلی سے اس کے پیچھے دروازے کی سمت اشارہ کیا۔ وہ کام سے کام رکھنے والا اور صرف کام کی بات کرنے والا بندہ تھا۔

اپنے سوال کے جواب میں بنا بازپرس کے اس قدر دوٹوک جواب پر اس کی آنکھوں میں تحیر اترا۔ ذرا دیر پہلے والا خوف بھولے اب وہ ہونق بنی اسے دیکھ رہی تھی۔

اس کے بازو سے گزر کر آرِب نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ دروازہ بند کرتے ہوئے اس نے سائرہ کو دیکھا جو اب بھی اسی حالت میں کھڑی تھی۔ اس کی پشت پر

آسمانی دوپٹے کے نیچے لمبی چوٹی نمایاں تھی۔وہ پلٹتی اس سے پہلے ہی وہ دروازہ بند کر چکا تھا۔اس کے مطابق وہ بھی فری کی ان گنت کزنز میں سے ایک تھی۔

"لیکن یہ روئی کیوں؟"اس نے سوچا۔

"اتنے امیر ہیں پھر بھی کرائے دار رکھا ہوا ہے۔"سائرہ نے بند دروازے کو دیکھتے ہوئے سوچا۔اس کے مطابق زائد آمدنی کا یہ وسیلہ صرف غریب و متوسط طبقہ ہی اپناتا تھا۔دروازے سے ہٹتے ہی اس کی نظر پھر بلی پر ٹھہر گئی جو ٹکر ٹکر اسے دیکھ رہی تھی۔

"تو تم بلی ہی ہو!"اب کے اس نے اس غیر ناطق کو دل میں مخاطب کیا۔

پھر وہ بلی کو وہیں چھوڑ کر نیچے آگئی۔دروازہ بند کر کے بستر پر لیٹنے کے بعد بھی کتنی دیر تک وہ چھت کو گھورتی رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤

فجر کے الارم پر اس کی آنکھ کھلی تو صدیقہ بیگم پہلے ہی جاگی تھیں۔وہ اٹھ کر غسل خانے میں گئی اور سائرہ سوچنے لگی کہ بحیثیت کیئر ٹیکر اسے کیا کرنا چاہیے کیا انھیں پکڑ کر غسل خانے تک لے جائے؟وہ عمر رسیدہ تھیں لیکن لڑکھڑائے بنا اور بغیر سہارے

کے آہستہ آہستہ ٹھیک ٹھاک چل پھر رہی تھیں۔جب سبینہ نے کہا تھا کہ چوبیس گھنٹے نانی کے ساتھ رہنا ہو گا تو اس کے ذہن میں یہی خاکہ ابھرا تھا کہ وہ چلنے پھرنے سے معزور ہوں گی یا بالکل ہی بستر پر ہوں گی۔

فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اسے بہت نیند آ رہی تھی وہ واپس لیٹنے کے لیے صدیقہ بیگم کی منتظر تھی کہ وہ بھی بستر پر آئے تو وہ لیٹے۔بڑی دیر انتظار کرنے کے بعد شاید صدیقہ بیگم ہی بھانپ گئیں۔

"تم سو جاؤ بیٹا، میں جاگتی ہوں۔اشراق پڑھ کر ہی سوؤں گی۔"

اسے یوں سونا اچھا تو نہیں لگ رہا تھا لیکن نیند بھی بہت آ رہی تھی سو لیٹ گئی۔

دوبارہ اس کی آنکھ کھلی تو وہ چاشت کی نماز پڑھ رہی تھیں۔وہ منہ ہاتھ دھو کر ان کے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگی۔تبھی دھاڑ سے دروازہ کھول کر آشبہ اندر آئی۔

"السلام علیکم دادی آ گئی میں۔۔۔اوہ۔۔۔۔"اسے دیکھ کر وہ رکی۔"آپ سارہ ہیں؟ امی نے بتایا مجھے۔"

امی نے اس کا نام سائرہ رکھا تھا اور ساری دنیا میں وہ ہی اسے سائرہ بلاتی تھیں۔ باقی سب کے لیے وہ سارہ ہی تھی۔ یہاں بھی سبینہ نے اسے سارہ کہہ رہی متعارف کروایا تھا۔

"میں آشبہ ہوں۔" اس نے اپنا تعارف کروایا۔ تبھی صدیقہ بیگم دعا ختم کر کے کھڑی ہوئیں۔

"آ گئی تم۔"

"ہاں دادی اور آپ کو بہت مس کیا۔" وہ ان کے گلے لگتے ہوئے ٹھنکی۔

"ناشتہ کیا؟"

"نہیں، آپ کے ساتھ کروں گی۔"

www.novelsclubb.com

"چلو، یہ سارہ کو بھی سمجھا دو میرا ناشتہ اور باقی سب۔"

پھر ناشتہ تو آج شبّو نے بنایا لیکن آشبہ نے پہلے اسے سائرہ کو باورچی خانے کا ٹور کروانے لگا یا کہ کون سی چیز کہاں ہوتی ہے۔ پھر دادی کے ناشتے کے لوازمات، ان کی پسند ناپسند سمجھائی، بی پی لینا اور شوگر چیک کرنا سکھایا۔

"اصل میں شبّو گھر کی ٹیمپرری انچارج ہے۔اصل انچارج شمشاد بی،دو مہینوں سے اپنے گاؤں گئی ہیں۔یہ سب کچھ وہ ہی کرتی تھیں اور شبّو ان کی ہیلپر ہے۔اب اس بے چاری پر ساری ذمہ داری آگئی ہے اور ہوتا اس سے کچھ نہیں ہے۔"

"اب ایسا تو نہ کہیں باجی۔"شبّو نے دہائی دی۔"کرتی تو ہوں سب۔"

"ہاں بس کرتی ہو،وہ ہی تو میں بھی کہہ رہی ہوں۔"

"پھر بلا لیں آپ انھیں جلدی،وہیں کی ہو گئیں گئی تو۔"اس نے منھ پھلا کر کہاں۔وہ ہی شبّو کو گاؤں سے یہاں لائی تھیں۔چھ بہن بھائیوں میں سب سے بڑی شبّو کی تنخواہ گاؤں میں اس کے معذور باپ اور ماں کے لیے بہت بڑا سہارا تھی۔

اس نے نوٹ کیا آشبہ ہی دادی کے پاس آتی اور بات کرتی تھی اس کے علاوہ کوئی ادھر نہیں آتا تھا۔

www.novelsclubb.com

سبینہ نے اس کا حال پوچھنے کے لیے رات میں فون کیا تھا۔

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤

صدیقہ بیگم تہجد سے جاگتیں اور اشراق پڑھ کر سو جاتی تھیں۔ پھر دس ساڑھے دس بجے اٹھ کر چاشت پڑھنے کے بعد ناشتہ کرتیں۔ اس دوران اسکول کالج اور آفس والے سب ناشتہ کر کے جا چکے ہوتے تھے۔ سب کے اوقات صبح کے تھے شاید اسی لیے جلدی سونے اور اٹھنے کے عادی تھے۔

وہ فجر کے بعد وہ ان کے لیے چائے بنانے آئی تو وہاں نفیسہ پہلے سے موجود تھیں۔ اس کے سلام کے جواب میں انھوں نے بس سر ہلایا۔

"نانی کے لئے چائے بنانی ہے۔" اس نے باورچی خانے میں اپنی موجودگی کا جواز پیش کرنا ضروری سمجھا۔

"ہمم۔" دو کپ ٹرے میں رکھتے ہوئے انہوں نے ہنکار بھرا۔

www.novelsclubb.com

"بنالو۔" نفیسہ نے کپ میں چائے چھان کر پتیلی ایک طرف رکھتے ہوئے کہا۔

"رسک اور بسکٹ وہاں رکھے ہیں، ناشتہ تیار ہونے میں ابھی وقت ہے۔" انھوں نے ایک کیبنٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

پتیلی سنک میں دھوتے ہوئے اس نے سر ہلانے پر اکتفا کیا۔ وہ ٹرے لیے باہر نکل گئیں۔

صدیقہ بیگم کی پھیکی اور اپنی شکر والی چائے بنا کر وہ کمرے میں لے آئی۔

"بیٹا تم یہاں بھی اپنے گھر میں ہی ہو، بلا جھجک جو چاہے استعمال کرو، کھاؤ پیو، کوئی بندش نہیں ہے۔ یہ تمھاری نانی کا گھر ہے۔" اس کے ہاتھ سے کپ لیتے ہوئے وہ گویا ہوئیں۔ "میں تو سو جاتی ہوں، تمھیں بھوک لگے تو ناشتہ کر لیا کرو، میرا انتظار مت کیا کرو، جو لگے خود بنا لیا کرو۔ میں نے شبّو سے کہہ رکھا ہے۔"

"جی۔" وہ اور کیا کہتی۔

صدیقہ بیگم نماز پڑھ کر سو گئیں اور وہ اپنی نوٹس لے کر پڑھنے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔ ہال میں کھلنے والا دروازہ بند تھا پھر بھی ادھر سے ہلچل، باتوں اور برتنوں کی آوازیں آ رہی تھیں۔ پھر آدھے گھنٹے بعد آوازیں کم ہوتے ہوتے مکمل سناٹا چھا گیا۔ اسے آواز سے پڑھنے کی عادت تھی اس لئے کمرے میں پڑھنا تو ناممکن تھا۔ اس نے سوچا کہ وہ رات میں باہر بیٹھ کر پڑھ لیا کرے گی اور دن میں نانی کے ساتھ سو کر اپنی

www.novelsclubb.com

نیند پوری کرے گی۔ڈھائی تین مہینے میں امتحان متوقع تھا۔اور وہ بالکل بھی لائق طالبہ نہیں تھی۔اسے صرف پاس ہونے کے لیے بھی یہ وقت کم لگ رہا تھا۔اسے پڑھنے کا رتی برابر بھی شوق نہیں تھا۔لیکن اس کی امی کی خواہش تھی کہ ان کی بیٹیاں پڑھ لکھ کر اپنے پیروں پر کھڑی ہوں، کسی کی محتاج نہ رہے۔سبینہ اس کے مقابلے میں ذہین تھی لیکن سیکنڈ ائیر میں اسے دو گلی چھوڑ کر رہنے والے عاصم سے محبت ہو گئی تھی۔اس کا مزاج، بے باکی اور من مانیوں کو دیکھ کر ثروت نے مصلحتاً اور کچھ ڈر کر فوراً شادی کرنا مناسب سمجھا۔شادی کے بعد بی کام مکمل کر لینے کا دعویٰ کرنے والی سبینہ نے ابھی تک فائنل امتحان نہیں دیا تھا۔اور تب سے وہ امی کی خواہشوں کا دوگنا بوجھ اٹھائے تھی۔اسے لگتا تھا بی کام ہوتے ہی سبینہ نوکری کرنے لگے گی اور اس کی امی کو آرام ملے گا۔لیکن سبینہ کی شادی کے بعد یہ ذمہ داری جیسے خود بخود اس کے سر آگئی تھی۔بی ایڈ میں داخلے کی تاریخ گزر جانے کے وجہ سے اسے ایم اے کرنا پڑ رہا تھا۔وہ تو شکر تھا کہ اس نے کسی طرح ثروت کو فاصلاتی یونیورسٹی میں داخلہ کے لیے راضی کر لیا تھا۔آس پاس کوئی نہیں تھا جو اس کے ساتھ یونیورسٹی جاتا، آٹو اور رکشا میں تنہا سفر کرنے سے وہ گھبراتی تھی۔امی کی خواہش نہ ہوتی تو وہ دسویں کے بعد ہی پڑھائی کو خیر آباد کہہ دیتی۔

www.novelsclubb.com

ثروت کی سلائی مشین کو آرام دینے کی خواہش تو وہ پوری نہ کر سکی تھی لیکن اپنے پیروں پر کھڑی ہو کر وہ ان کی یہ خواہش ضرور پوری کرنا چاہتی تھی۔اسی لیے بڑی محنت سے رٹے لگا رہی تھی۔اسے پڑھنا اتنا ہی مشکل لگتا تھا۔نوٹس الٹ پلٹ کرتے اور سوچتے سوچتے اسے چائے کی طلب ہونے لگی۔ثروت سلائی کرتی تھیں اور اسے وقفے وقفے سے چائے لگتی۔ماں کو چائے بنا کر دیتے ہوئے اسے بھی ہر بار دو گھونٹ پینے کی عادت ہو گئی تھی۔صدیقہ بیگم کی ذرا دیر پہلے والی یقین دہانی یاد آئی تو وہ ہال والا دروازہ کھول کر باورچی خانے میں آئی۔فریج سے پانی کی بوتل نکالتے آرِب کو دیکھ کر وہ دہلیز پر ہی رک گئی۔

"کچھ چاہیے کیا باجی؟"پلیٹ میں آملیٹ نکال رہی شبّو نے اسے دیکھ کر پوچھا۔اسے وہیں سے گزر کر ہال میں جانا ہو گا یہ سوچ کر وہ جلدی سے شبّو کے قریب پہنچی۔آرِب بوتل لے کر دہلیز پھلانگتا ہال میں چلا گیا۔باورچی خانے اور ہال کے درمیان چوکھٹ تھی،دروازہ نہیں تھا۔

"تو یہ پے اینگ گیسٹ ہیں!"اس نے سوچا۔

شبّو آملیٹ اور روٹی کی پلیٹ میز پر رکھ آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میرے لیے بھی بنانا۔" وہ چائے رکھنے لگی تو سائرہ نے کہا۔

"باجی آرِب بھیا بہت پھیکی چائے پیتے ہیں، آپ کو۔۔۔۔۔۔"

"میں بھی میٹھی چائے نہیں پیتی۔" اسے اپنے لیے الگ سے چائے بنوانا یا بنانا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

"دادی سو رہی ہوں گی نا۔" شبّو چپ نہیں رہ سکتی تھی، ذرا دیر بعد بولی۔ "آپ بھی ان کے ٹائم ٹیبل کے حساب سے سویا کرو تو آسانی رہے گی۔ کچھ دن پہلے تہجد میں اٹھیں تو باتھ روم میں گر گئی تھیں اسی لئے فوراً آپ کو رکھا ہے ان کے پاس۔" شبّو نے اسے اس کی تعنیاتی کی وجہ اور مقصد بتایا۔

"شمشاد بی رات میں انھیں کے پاس سوتی تھیں، ان کے جانے سے اور پروبلم ہو گئی۔"

www.novelsclubb.com

"تو مجھے رات میں ان کے ساتھ اٹھ جانا چاہیے۔" اس نے دل میں سوچا۔

تبھی آزمہ اندر آئی۔ اس کی پیشانی پر بے شمار شکنیں تھیں۔ کچھ بولے بنا ہی اس نے رسک اور بسکٹ والا کیبنٹ کھول کر اسنیکس کے دو تین پیکٹ نکالے اور واپس پلٹتے ہوئے اس کی نظر مگ پر پڑی جس میں شبّو نے چائے نکالی تھی۔

"میرے مگ میں کسے چائے دے رہی ہو؟"اس کا انداز جارحانہ اور آواز اونچی تھی۔

"جی۔۔۔وہ۔۔۔"مگ کو دیکھ کر شبّو بھی گڑبڑائی۔ باتوں میں گم اس نے غلطی سے آزمہ کا مگ اٹھالیا تھا۔اس کی بات پوری ہونے سے پہلے ہی آزمہ نے جھپٹ کر مگ اٹھایا، چائے سنک میں انڈیل کر مگ کوڑے دان میں ڈالا جو زوردار آواز کے ساتھ اس کے کنارے سے ٹکرا کر زمین پر ٹکڑوں کی شکل میں بکھر گیا۔سائرہ نے گھبرا کر ہال میں دیکھا۔وہ یوں ناشتہ کررہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں، جب کہ فاصلہ اور آواز اتنی تھی کہ سب کچھ لفظ بہ لفظ سنا ہوگا۔آزمہ ایک قہر آلود نظر شبّو اور پھر آرِب پر ڈال کر باہر نکل گئی۔شبّو بیٹھ کر ٹوٹے مگ کے ٹکڑے اٹھا کر کوڑا دان میں ڈالنے لگی۔سائرہ نے ہال میں دیکھا، اس کی پلیٹ خالی تھی اور وہ پانی پی رہا تھا۔شبّو نے اس کے لیے بھی چائے نکالی تھی سائرہ نے وہ کپ اٹھالیا۔میز پر اس کے سامنے کپ رکھا تو آرِب نے اتنے تعجب سے اسے دیکھا کہ وہ گڑبڑا گئی۔

"چائے۔"کچھ نہ سمجھا تو اس کے آگے کی خالی پلیٹ اٹھا کر وہ کچن میں آگئی۔

"یہ فری کی کزن نہیں ہوسکتی۔"ذرا دیر پہلے کے منظر اور آواز سے زیادہ بڑا حادثہ اس کا وہاں کپ رکھنا اور پلیٹ اٹھانا تھا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن یہ کل کیوں روئی تھی؟"اس نے چائے کا کپ لبوں سے لگاتے ہوئے سوچا۔وہ متورم آنکھیں اسے ماضی کی یاد دلا گئی تھیں۔

"میں دوسری بنا دیتی ہوں۔"شبّو ندامت سے گویا ہوئی۔

"کوئی بات نہیں میں بنا لوں گی تم بھی پیو گی؟"

"نہیں باجی۔"

آرِب چائے ختم کر کے خالی مگ سنک میں رکھتے ہوئے باورچی خانے کے پچھلے دروازے سے باہر نکل گیا۔وہ اوپر گیا تھا۔

"اتنا بھی کیا غصہ! وہ بے چارے تو پیسے دے کر رہتے ہیں۔انہیں کیا علم کس کا مگ ہے،انہوں نے تھوڑی نہ کہا تھا کہ اس مگ میں چائے چاہیے اور مہمانوں کے ساتھ کوئی ایسا سلوک کرتا ہے؟ عجیب لوگ ہیں۔"سائرہ کی ہمدردیاں عروج پر تھیں۔

www.novelsclubb.com

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤

"نانی کیا میں باہر سیڑھیوں کے نیچے بیٹھ کر پڑھ سکتی ہوں؟"عشاء پڑھ کر وہ سونے کی تیاری کرنے لگیں تو سائرہ نے پوچھا۔

"کیا پڑھنا ہے؟ اور باہر کیوں، یہیں پڑھ لو۔"

"ایم اے کی پڑھائی، میں بلند آواز سے پڑھتی ہوں، آپ کی نیند خراب ہو گی۔"

"کالج تو نہیں جاتی تم؟"

"ریگیولر نہیں ہے نانی، صرف امتحان دینے جانا ہوتا ہے۔"

"اچھا، جہاں تمہیں اچھا لگے وہاں پڑھو۔"

ان کے سونے تک وہ اندر ہی بیٹھی رہی پھر باہر آ گئی۔ دروازے کے قریب ہی دو پلاسٹک کی کرسیاں رکھی تھیں، انھیں اٹھا کر وہ سیڑھیوں کے نیچے لے آئی۔ احاطے کی دیوار اور اوپر جاتی سیڑھیوں کے درمیان اتنی جگہ کھلی تھی کہ سڑک پر لگے الیکٹرک پول سے اتنی روشنی آ رہی تھی کہ اسے باہر کا لائٹ نہیں لگانا پڑا۔ دوسری کرسی سامنے رکھے اس پر پیر رکھ کر نوٹس کھولی ہی تھی کہ پھر اسے امی یاد آ گئیں۔ امتحانوں کے دن قریب ہوتے تو وہ اسی طرح اپنے چھوٹے سے صحن میں بیٹھ کر پڑھا کرتی تھی اور امی اندر سلائی کرتی رہتیں۔ امتحان کے دنوں میں وہ اسے کبھی چائے کے لیے آواز نہیں دیتی تھیں بلکہ ہر بار اپنی چائے کے ساتھ اسے بھی کپ تھما جاتیں۔ اسے پھر رونا آ گیا۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر آنسو بہانے کے بعد اس نے نئے عزم سے نوٹس پر توجہ مرکوز کی۔ ذرا دیر بعد ہی وہ آنکھیں بند کیے رٹا لگا رہی تھی۔

وہ معمول کی طرح باہر ہی انجن بند کر کے چھوٹے گیٹ سے بائیک اندر لے کر آیا تھا۔ بائیک گیراج میں کھڑی کر کے ادھر آیا تو آواز پر ٹھٹک کر رک گیا۔ سیڑھیوں کے نیچے سے کرسی پر رکھے دو زنانہ پیر نظر آرہے تھے۔

"پھر وہ ہی!"

گھر کی کسی بھی لڑکی کا اس وقت یہاں ہونا ناممکن تھا اور فی الحال ان کے علاوہ گھر میں یہی اجنبی لڑکی تھی جس کے متعلق اس کا پہلا اندازہ غلط ثابت ہوا تھا کہ وہ فری کی کزن ہے۔ وہ آج کھانا کھا کر نہیں آیا تھا اور اس وقت بہت بھوک لگی تھی۔ پیٹ دہائیاں دے رہا ہو تو نیند اس کے پاس پھٹکتی بھی نہیں تھی۔ باورچی خانے میں جانے کے لئے اس کے سامنے سے گزرنا ضروری تھا۔ کچھ دیر کے تذبذب کے بعد وہ آگے بڑھا۔ شمشاد بی اس کے لئے دروازہ مقفل نہیں کرتی تھیں اور یہی ہدایت انہوں نے شبّو کو بھی دے رکھی تھی۔ آہٹ پر آنکھیں کھولتے ہی آرِب کو دیکھ کر تیزی سے چلتی اس کی زبان کو بریک لگا اور کرسی سے پیر ہٹا کر وہ سیدھی ہوئی۔ دوپٹا درست کیا اور

موبائل میں وقت دیکھا ساڑھے بارہ بج رہے تھے۔ کوئی اس وقت یہاں آسکتا ہے یہ تو اس نے سوچا ہی نہیں تھا۔ باورچی خانے کی لائٹ جلا کر وہ چولھے پر رکھی پتیلی سے پلاؤ پلیٹ میں نکال کر ہال میں چلا گیا تھا۔ اس نے ہال کی لائٹ نہیں جلائی تھی باورچی خانے کی روشنی ہی کافی تھی۔ وہ ساکت بیٹھی سوچ رہی تھی اسے کیا کرنا چاہیے، وہیں بیٹھی رہے یا اندر چلی جائے۔ وہ کوئی فیصلہ کرتی اس سے پہلے ہی آرِب نے خالی پلیٹ سنک میں رکھی، فریج سے پانی کی بوتل نکالی پھر لائٹ اور دروازہ بند کرتا اس کے سامنے سے گزرتا ہوا سیڑھیاں چڑھ گیا۔ قدموں کی آواز معدوم ہونے تک وہ گردن اوپر کیے چھت کو گھورتی رہی۔

"واہ، اتنی تیز رفتار کھانے کی!" وہ حیران تھی۔

تبھی بلی کی میاؤں میاؤں نے اسے اپنی طرف متوجہ کیا۔

وہ اٹھ کر سیڑھیوں کے قریب آئی۔ بلی پہلی سیڑھی پر کھڑی تھی۔

"آجاؤ۔۔۔" سائرہ نے اسے پچکارا۔ وہ ذرا دیر دم ہلاتی وہیں کھڑی رہی پھر اس کے بلانے پر آگئی۔

"اچھی بلی۔" سائرہ نے اسے گود میں اٹھایا اور اپنی کرسیوں کے پاس لا کر چھوڑ دیا وہ وہیں بیٹھ کر دم ہلانے لگی۔

وہ مزید کچھ دیر بیٹھی رٹا لگاتی رہی پھر جب نیند سے آنکھیں بند ہونے لگیں تو اٹھ گئی۔ کرسیاں دروازے کے قریب رکھ کر اس نے بلی کو کرسیوں کے نیچے لٹا دیا تھا۔

اس نے صدیقہ بیگم کو جتایا تھا کہ وہ تہجد میں اٹھیں تو اسے بھی جگائے۔ لیکن انہوں نے اسے نہیں اٹھایا۔

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤

وہ صدیقہ بیگم کے استری کیے کپڑے الماری میں رکھ رہی تھی تب آشبہ چلی آئی۔

"آپ کالج نہیں گئیں آج؟"

www.novelsclubb.com

"دیکھیں، میں نے پہلے بھی کہا کتنی بار، اب لاسٹ ٹائم کہہ رہی ہوں، مجھے آپ نہیں تم کہیں۔" آشبہ نے ہاتھ اٹھا کر تنبیہہ کی۔ وہ مسکرا کر رہ گئی اس کا یہ اصرار پچھلے کئی دنوں سے جاری تھا۔

"آج چھٹی کر لی میں نے۔"

"اور کتنا وقت لگے گا دادی کو؟"اس نے جائے نماز پر دعا مانگتیں صدیقہ بیگم کو دیکھ کر پوچھا۔

"نانی کی دعائیں بڑی لمبی ہوتی ہیں۔"

"آج میں ناشتہ بناؤں گی، بتائیں کیا اسپیشل کھانا پسند کریں گی آپ؟"وہ اس کے پلنگ پر بیٹھ کر نوٹس الٹ پلٹ کرنے لگی۔

"تم جو بھی بنا دو۔"وہ تھی تو چھوٹی سی۔ پچھلے سال ہی اس نے دسویں پاس کی تھی۔ صدیقہ بیگم نے اسے کہا تھا کہ اسے اپنی چھوٹی بہن سمجھو اور آپ جناب مت سے مخاطب نہ کرو۔

"ارے واہ آپ نے تم کہا! اب تو اسپیشل بریک فاسٹ آپ کے لیے۔"

www.novelsclubb.com

"نانی کو دودھ، پراٹھا، انڈا یہی پسند ہے اور یہ ناشتہ میں ہی بنا رہی ہوں۔ جس دن میرا دل نہیں کرے گا، تم اس دن بنا لینا۔"

"دیکھیں اتنی جلدی آپ دادی کے بارے میں سب جان گئیں۔"

"اس میں میرا کمال کم اور تمہارا کمال زیادہ ہے، اتنی اچھی طرح جو سب سمجھایا تھا۔"

اتنے دنوں میں اس نے غور کیا تھا کہ واحد آشبہ ہی اپنی دادی کے قریب تھی۔ دونوں وقت کا کھانا ایک ساتھ میز پر کھانے کے باوجود آشبہ کی طرح کوئی اتنی بے تکلفی سے ان سے بات نہیں کرتا تھا۔ کالج سے آنے کے بعد وہ اکثر دوپہر ان دونوں کے ساتھ ہی گزارتی تھی۔ آزمہ یونیورسٹی جاتی تھی جب کہ فری نے گریجویشن کے بعد تعلیم ترک کردی تھی۔ شاید ہی کوئی دن جاتا تھا جب ان دونوں میں سے کسی کی سہلیاں گھر میں موجود نہ ہوں۔ وہ دونوں ڈرائنگ روم میں ٹی وی لگائے تو کبھی اپنے کمروں میں دوستوں کے ساتھ مصروف رہتی تھیں۔

"آشو!" صدیقہ بیگم نے اسے پکارا۔ "ذرا اوپر جا کر تو دیکھ۔"

"ہاں نانی میرا آج یہ ہی ارادہ ہے، انھیں پکڑ کر لانے کا، اسی لیے چھٹی کی ہے۔"

"تیرے میرے علاوہ کسی کو فکر بھی نہیں ہے وہ جیے یا مرے۔" جائے نماز تہہ کرتے ہوئے صدیقہ بیگم نے تلخی سے کہا۔

"اب ایسا بھی نہیں ہے دادی، یہ اپنی شبّو بہت خیال رکھتی ہے، شمشاد بی اسے اچھی طرح ٹرین کر کے گئی ہیں۔"

"لیکن وہ شبّو اور شمشاد بی کی ذمہ داری تو نہیں۔" صدیقہ بیگم نے سوچا، بول نا سکیں۔

ان دونوں کو باتیں کرتا چھوڑ، وہ کچن میں چلی آئی۔ چند لمحوں بعد ہی آشبہ بھی پچھلے دروازے سے نکل کر اوپر چلی گئی۔

وہ پراٹھا اور آملیٹ بنا کر فارغ ہوئی تب تک صدیقہ بیگم ہال میں آچکی تھیں۔ کچھ دیر بعد ہی آشبہ آرِب کا ہاتھ پکڑے سیڑھیوں سے اتری۔ وہ دونوں باورچی خانے سے گزر کر ہال میں گئے تھے۔

"پے اینگ گیسٹ۔۔۔؟ تو کیا میں نے غلط سمجھا؟" ان دونوں کی پشت کو دیکھتے ہوئے اس نے سوچا۔

آشبہ مسلسل بولے جا رہی تھی۔ اس نے دادی کو دیکھے بغیر سر جھکا کر سلام کیا۔ سلام کے جواب کے بعد اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے انہوں نے اسے کتنی ہی دعائیں دے ڈالیں۔

"کہاں رہتے ہو بیٹا؟ کبھی اپنی بوڑھی دادی کے پاس بھی آجایا کرو۔" صدیقہ بیگم کے جملے نے اس کی غلط فہمی دور کرنے کے ساتھ ہی سے حیران کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"دادی! بھائی بڑے مصروف ہیں۔ وہ آتے ہی ہیں رات میں گیارہ بارہ بجے۔"

"اتوار کے دن تو گھر میں رہا کرو، اس دن سب موجود ہوتے ہیں۔"

آرب سر جھکائے سن رہا تھا۔ ان کی بات میں ہی اس کے گھر میں نہ ہونے کا جواز بھی تھا۔

ان دونوں کی باتیں سن کر اس نے ایک فرد کا اضافہ کر لیا تھا۔ میز پر پلیٹیں رکھنے کے بعد وہ واپس آ کر چائے بنانے لگی۔

"آپ بھی آجائیں سارہ، چائے میں بعد میں لے آؤں گی یا شبّو کو آواز دیتی ہوں۔"

صدیقہ بیگم نے بھی بلایا تو اسے جانا پڑا۔ وہ ان کے بغل والی کرسی پر بیٹھی جس کے سامنے والی کرسی پر آرِب تھا۔

www.novelsclubb.com

"ارے مجھے خیال ہی نہیں رہا، آپ کو پیاز اور ہری مرچ والا آملیٹ پسند ہے۔ میں ابھی بنا دیتی ہوں۔"

"نہیں آشو۔۔۔" وہ اٹھی تو آرِب نے اسے واپس بٹھایا۔ "یہ پرفیکٹ ہے۔"

"ٹھیک ہے ناں کبھی کبھی چینج بھی ہونا چاہیے۔" وہ خوش دلی سے بولی۔

آشبہ نے وہیں سے شبّو کو آواز لگائی۔ وہ اس کی آواز سن کر دوڑتی آئی۔

"ذرا چائے نکال دو ہم سب کی۔" آج آرِب کا ناشتہ نہ بناتے ہوئے بس چائے سرو کرنی تھی اس لئے شبّو بی بی نے بڑی خوشی خوشی یہ کام کیا۔

ناشتے کے دوران ان تینوں میں صرف آشبہ باتیں کر رہی تھی۔ آرِب کی مسکراہٹ کے ساتھ ہوں ہاں کی آواز بھی اس میں شامل تھی۔ دادی بس اپنے پوتے کو دیکھے جا رہی تھیں۔ وہ اس کے، اس گھر کا فرد ہونے پر حیران تھی اور اس سے بھی زیادہ آزمہ کے اس دن والے رویے پر۔ وہ ایک آدھ نظر آشبہ پر ڈال لیتا تھا لیکن اس نے اپنی دادی کو بالکل نہیں دیکھا۔ شاید اسے خود بھی خبر نہ تھی کہ وہ بڑی باریکی سے اس کا جائزہ لے رہی تھی۔ www.novelsclubb.com

"سب بہت اچھا تھا۔" شاید اس کی نظریں خود پر محسوس کرتے ہوئے ہی آرِب نے اچانک اسے دیکھ کر کہا اور وہ اپنی اس غیر اخلاقی حرکت پر شرمندہ ہو گئی۔

"سب کیا؟ آملیٹ، پراٹھا اور چائے تھی بس۔" وہ سوچ کے رہ گئی۔

"دیکھا اچھا تھا ناں، میں نے کہا تو تھا سارہ بہت اچھا بناتی ہے۔" آشبہ اپنی بات کی صداقت ثابت ہونے پر خوش ہوئی۔

"سارہ بیٹا، کل سے تم ہی آرِب کے لئے ناشتہ بنا دیا کرنا۔" صدیقہ بیگم نے اعلان کیا۔

"جی۔"

"شبّو بھی ٹھیک ہی بناتی ہے، انکار کرتے ہوئے اس نے سوچا۔' تو یہ مہمان نہیں۔' رہنے دیں۔"

"آپ وہ فکر چھوڑیں، بس وقت بتا دیں کتنے بجے نیچے آئیں گے تاکہ سارہ کو آسانی ہو۔"

"اسی وقت۔۔۔۔۔۔ کے آس پاس۔" اسے بات جلدی ختم کرنے کی عادت جو تھی اس لیے اور بحث نہیں کی۔ اس کی بات سے اندازہ ہوا کہ اس کے لئے ایک وقت بتانا مشکل تھا۔

"مجھے کوئی مسئلہ نہیں، کبھی بھی آئیں۔" اس نے اپنی جانب سے گویا آسانی کا اعلان کیا
۔

www.novelsclubb.com

وہ خالی پلیٹیں اٹھا کر باورچی خانے میں چلی آئی۔ اس کا ذہن ابھی بھی الجھا تھا۔ وہ آشبہ سے پوچھنا چاہتی تھی لیکن جھجک آڑے آ رہی تھی۔ کیا پتہ کوئی بے آرام یاد کھی کرنے والی بات ہو۔ دادی، آشبہ اور آرِب ان تینوں کا رویہ ہی غیر معمولی تھا۔ نیچے اتنا خوبصورت گھر ہوتے ہوئے وہ اوپر کیوں رہ رہا تھا؟ رات میں اس کا کھانا بھی اسے یاد تھا۔ اگر وہ گھر کا حصہ تھا تو اس کے آنے پر کوئی جاگ کر اسے کھانا تو نہیں دے سکتا تھا۔ لیکن گھر والے تو دور وہاں تو ملازمہ بھی نہیں آئی تھی۔

اس دن کے بعد سے وہ بارہ بجے وہاں سے اٹھ جاتی تھی۔ اور پھر اس کے کان دیوار اور دروازے کی دوسری طرف کی آہٹوں کا انتظار کرتے۔ کبھی تو سو جاتی اور کبھی بڑی توجہ کے بعد کوئی آہٹ سنائی دے جاتی۔

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡

www.novelsclubb.com

صدیقہ بیگم نماز پڑھ رہی تھیں تب وہ سیڑھیوں پر نمودار ہوا۔ وہ پچھلے دروازے سے باہر دیکھتے ہوئے اس کے نیچے اترنے کا انتظار کر رہی تھی۔ آشبہ نے دادی کے بعد کل آرِب کے ناشتے پر بھی سیر حاصل گفتگو کی تھی۔ وہ فوراً باورچی خانے میں آئی۔ جہاں

شبّو دھونے والے برتن اکھٹا کر رہی تھی۔ وہ کچن سے گزر کر ہال میں جا کر کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ناشتہ آپ کو بنانا ہے باجی۔" شبّو نے اسے یاد دلایا۔

وہ ہنکار بھر کر جت گئی۔ شبّو صحن میں برتن دھونے چلی گئی۔

اس کے آگے پلیٹیں رکھنے کے بعد اس نے پانی کا گلاس بھی لے جا کر رکھا اور کچھ دیر بعد چائے۔ وہ ناشتہ بھی اسی رفتار سے کر رہا تھا جس رفتار سے اس نے کھانا کھایا تھا۔ وہ واپس صدیقہ بیگم والے کمرے میں آ گئی جو اس کا بھی تھا۔ کچھ منٹ بعد اس نے آرِب کو باہر جاتے دیکھا۔

"نانی سے پوچھوں، یہ کون ہیں؟" اس نے دعا مانگتیں صدیقہ بیگم کو دیکھتے ہوئے سوچا۔ "دادی تو وہ ان کو کہتے ہیں لیکن امی ابا۔۔۔؟"

"آرِب آیا نہیں ابھی تک؟" فارغ ہوتے ہی انھوں نے پہلا سوال کیا۔

"ناشتہ کر کے چلے گئے۔"

"چلا بھی گیا۔" ان کے لہجے میں آزردگی تھی۔انھوں نے کسی امید کے تحت اس کی ذمہ داری سائرہ کو سونپی تھی۔

اس کے ساتھ ناشتہ کرتے ہوئے وہ جو ادھر ادھر کی باتیں کیا کرتی تھیں، آج بالکل چپ تھیں۔

وہ کوشش کرتا تھا کہ دادی کی عبادت ختم ہونے سے پہلے فارغ ہو کر چلا جائے۔ وہ بہت سرعت سے کھاتا تھا اور خالی برتن سنک میں رکھتے ہوئے چلا جاتا تھا۔ اس نے غور کیا کہ اس وقت شبّو ہی باورچی خانے میں ہوتی تھی اور یہ شاید قصداً ہوتا تھا۔ نانی اور اس کے اپنے کمرے میں جانے کے بعد باورچی خانے میں دوپہر کا کھانا پکانے کی ہلچل شروع ہوتی تھی۔

وہ ابھی تک نیچے نہیں آیا تھا۔ صدیقہ بیگم کی نماز اور ناشتہ بھی ہو گیا تھا۔

"آرِب نہیں آیا ابھی تک؟" بار بار دروازے کے باہر دیکھتی سائرہ سے انہوں نے پوچھا۔

اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"وہ کبھی کبھی بنا ناشتے کے بھی چلا جاتا ہے۔" پھر ان کا وہی آزردہ اور دکھی لہجہ۔اب تو وہ سوچنے لگی تھی کہ واقعی ایسا ہے یا صرف اسے محسوس ہوتا ہے۔

"آپ دونوں نے ناشتہ کر لیا؟" ہال کی سمت والا دروازہ دھاڑ سے کھلا اور آشبہ اند آئی۔

"ابھی ہوا۔"

"یعنی میں لیٹ ہو گئی۔"

"کیوں تم کالج نہیں گئی آج؟ سو رہی تھی اب تک؟"

"نہیں دادی، جا کر آئی ہوں، جلدی چھٹی مل گئی آج۔"

"اچھا دیکھو آرِب ابھی تک نہیں آیا۔"

"یہ لیں، وہ حاضر ہیں۔" سیڑھیاں اترتے آرِب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آشبہ باہر نکلی۔

"جاؤ جلدی سے بنا دو اسے دیر ہو رہی ہو گی۔" صدیقہ بیگم نے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے جلدی کرنے کو کہا۔

"کیوں اتنی دیر کرتے ہیں۔۔۔۔"ان دونوں کی باتیں اسے صاف سنائی دے رہی تھی۔کیفے تو نو بجے ہی بند ہو جاتا ہے پتا نہیں آپ پھر کیا کرتے رہتے ہیں۔"

"تم نے کالج کیوں بنک کیا؟"

"بنک نہیں کیا،انجمن میں کسی کی ڈیتھ ہو گئی ہے اس لیے ہمیں چھٹی دے دی گئی۔
آپ یہ بتائیں کل کیوں اتنا لیٹ آئے؟"

"ظفر کی امی کی طبیعت اچانک بگڑ گئی تھی اسی کے ساتھ اسپتال میں تھا۔"

"اوہ!اب کیسی ہیں وہ؟"

"فلحال ٹھیک ہے۔"

اس نے پیاز اور مرچیں کاٹ کر رکھی تھیں لیکن اب آشبہ کے لئے مزید شامل کرنا پڑیں۔

"آپ کبھی کبھی صبح دادی کے ساتھ بھی شامل ہو جایا کریں ناں،ایک ہی تو وقت ہے، آپ تھوڑا دس پندرہ منٹ آگے پیچھے کر لیں تو دادی خوش رہا کریں گی۔"

www.novelsclubb.com

اس نے ٹالنے کے انداز میں سر ہلایا۔

"اچھا مجھے آئسکریم کھلانے کب لے چلیں گے؟ بہت دن ہو گئے ہیں۔" وہ بھی اسے مزید فورس نہیں کرنا چاہتی تھی اس لئے موضوع بدلا۔

"ابھی کچھ دن تو مشکل ہے کیونکہ ظفر ادھر مصروف ہو گا تو سب مجھے ہی دیکھنا ہے۔ تم فریج چیک کرتی رہنا میں لے آؤں گا۔"

ان دونوں کے سامنے آملیٹ اور روٹی رکھنے کے بعد وہ واپس باورچی خانے میں آ گئی۔

"چائے بھی لے آئیں سارہ۔" آشبہ کی آواز پر اس نے چائے کے تین کپ ٹرے میں رکھے اور ٹرے میز پر رکھنے کے بعد اپنا کپ اٹھا کر کمرے میں جانے لگی تھی کہ آشبہ نے روکا۔

www.novelsclubb.com

"یہیں ہمارے ساتھ پی لیں، دادی تو سو گئی ہوں گی۔" اس نے ساتھ ہی اپنے بازو والی کرسی پیش کی۔

"بیٹھیں۔" آرِب کے جھکے سر کو دیکھتے ہوئے وہ بیٹھ گئی۔ جانے کیوں اسے لگا گر وہ چلی گئی تو یہ سلوک بھی آزمہ کے رویے جیسا ہو گا۔

"کیوں، تم نے ناشتہ نہیں کیا تھا؟" اچانک نفیسہ کی آواز آئی۔ اور سائرہ نے آرِب کے چہرے کے بدلتے تاثرات محسوس کیے۔ اس کا جھکا سر مزید جھک گیا تھا۔

"کیا تھا امی لیکن پھر بھوک لگ گئی ہے۔" وہ ڈرائنگ روم اور دوسرے کمروں کی درمیانی راہداری میں کھڑی تھیں۔

"شبّو کہاں ہے؟"

"وہ باہر برتن دھو رہی ہے۔"

"اس کا کام ہو جائے تو ذرا ادھر بھجوا سے، کہو میرے ساتھ بازار جانا ہے۔" آشبہ کو حکم دے کر وہ پلٹ گئیں۔

چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے آرِب نے سر اٹھایا تو کچھ اخذ کر لینے والے تاثر کے ساتھ سائرہ کا چہرہ سامنے تھا۔ آرِب کے حساب سے اس وقت یہاں تعجب، تمسخر یا ہمدردی ہونا چاہیے تھی، لیکن وہاں نیا کچھ تھا۔ اس کی یہ نادانستہ نظر طویل ہو گئی تو سائرہ نے میز سے برتن سمیٹے اور باہر برتن دھو رہی ہے شبّو کو وہ جھوٹے برتن اور نفیسہ کا پیغام دے کر ادھر سے ہی اپنے کمرے میں آ گئی۔

"چلا گیا آرِب؟" اسے دیکھتے ہی، گاؤ تکیہ سے ٹیک لگا کر بیٹھی صدیقہ بیگم نے پوچھا۔

"نہیں، ہیں ابھی ادھر۔"

ان کی نظریں باہر والے دروازے سے ہٹ کر ہال والے دروازے پر ٹک گئیں۔

سائرہ نے آگے بڑھ کر وہ دروازہ پورا کھول دیا۔

وہ ان کی دوائیں اور دعاؤں کی کتب کی ترتیب درست کر رہی تھی کہ آشبہ آرِب کا ہاتھ پکڑ کر اند آئی۔

"بھائی جا رہے ہیں دادی۔" ان کا پژمردہ چہرہ کھل اٹھا تھا۔

"جاؤ بیٹا اللہ تمھیں اپنی امان میں رکھے۔ رات میں دیر مت کیا کرو۔" اسے لگا کہ وہ ان کے آگے سر جھکا کر دعائیں لے گا لیکن وہ اللہ حافظ کہتا باہر نکل گیا۔ آشبہ اس کے پیچھے بھاگی تھی اور صدیقہ بیگم نے دیوار کی طرف کروٹ لے کر منھ پر دوپٹہ ڈال لیا۔

دوپہر میں کھانے کے بعد آشبہ لکھنے کا کچھ کام لے کر ہال میں آئی تو اس نے پوچھ ہی لیا۔

"یہ۔۔۔" اس نے انگلی سے چھت کی سمت اشارہ کیا۔ "تمھارے کون ہیں؟"

www.novelsclubb.com

جواب تو مختصر تھا کہ وہ اس کا سوتیلا بھائی ہے لیکن آشبہ نے اسے تفصیل سے بتایا۔

نفیسہ، احسان احمد کی پسند اور ان کی دوسری بیوی تھیں۔ شازیہ دادی کی پسند، احسان احمد کی پہلی بیوی اور آرِب کی ماں تھیں، جو بہت سال قبل، جب آرِب اسکول میں ہی تھا، مالکِ حقیقی سے جا ملی تھیں۔

وہ جو ملازمہ ہونے کے باوجود، اس گھر میں ملنے والے پروٹوکول سے متاثر تھی، ایک دم متنفر ہو گئی۔ جن کے نزدیک محبت کی تقسیم کا پیمانہ سگا اور سوتیلا ہو، وہ کیسے مخلص ہو سکتے ہیں؟ اور جو محبت خود غرض ہو وہ محبت کیسی! گھر کی سربراہ اور بزرگ کو بھی ملازم کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا تھا۔ اسے بہت کچھ اب نمائش اور دکھاوا محسوس ہو رہا تھا۔

اپنوں کے ہوتے ہوئے بے اعتنائی اور تنہائی کا عذاب سہنا انسان کو مسافت سے زیادہ تھکا دیتا ہے۔ یہ عذاب سہتے آرِب میں اسے اپنی ماں نظر آئی۔ امی کا سگا رشتہ تو کوئی نہیں بچا تھا۔ ان کے دو بھائی جوانی میں ہی چل بسے تھے۔ والدین بھی ان کی شادی کے بعد زیادہ دن زندہ نہ رہے تھے۔ اور ابا کے انتقال کے بعد چاچا دادا اور پھوپو، سب نے انھیں ان کے حال پر چھوڑ دیا تھا۔ اس نے اپنی زندگی میں کسی کو نہیں دیکھا تھا۔ ملنا اور

خیر خبر لینا تو دور کبھی کسی نے فون تک نہیں کیا تھا۔ جوانی میں بیوہ ہوئیں اس کی امی نے دونوں بیٹیوں کی پرورش اپنے بل بوتے پر کی تھی۔ جس کا اسے بہت احساس تھا۔ امی کی مشقت، تنہائی اور مسلسل جدوجہد کی وہ گواہ تھی اور یہ سب وہ خود بھی محسوس کرتی تھی۔ آشبہ سے سچائی سننے کے بعد اس کے ذہن سے آرِب کا جھکا سر محو نہیں ہو رہا تھا۔

پیروں پر بلی کا لمس محسوس ہوتے ہی فراٹے سے چلتی اس کی زبان رک گئی۔ وہ اس کے پیر کے پاس بیٹھی اونگھ رہی تھی۔

"کتنا سوتی ہو تم سلیپی بلی!" اس نے جھک کر اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ وہ روز ہی اس کے پاس آجایا کرتی۔

وہ سیدھی ہوئی اور اسی وقت سامنے سے آرِب گزرا۔ کھانا لینے کی بجائے اس نے فریزر کھول کر ہاتھ میں پکڑی تھیلی اندر رکھی اور دوبارہ سامنے سے گزر کر اوپر چلا گیا۔ دم سادھے بیٹھی سائرہ سانس لے کر کھڑی ہو گئی۔

"کھانا کیوں نہیں کھایا آج؟" اس نے کمر پر ہاتھ رکھ کر سوچا۔ "کیا میری وجہ سے؟ لیکن اس دن تو کھا لیا تھا۔" اس نے فون اٹھا کر وقت دیکھا۔

"جلدی بھی تو آئے ہیں۔ایسا کیسے چلے گا، کسی بھی وقت آنے لگیں تو میرا کیا ہو گا؟ کوئی وقت فکس ہونا چاہیے نا!"

"ویسے یہ کرتے کیا ہیں؟آشبہ نے کیفے کہا تھا۔۔۔۔۔تو کیا یہ ویٹر۔۔۔۔۔۔توبہ اتنے امیر گھر کے بیٹے اور ایسا کام، سوتیلے بیٹے سائرہ۔۔۔"

اس نے دوبارہ پڑھنے کی بہت کوشش کی لیکن دل نہیں لگا تھک ہار کر وہ کمرے میں آگئی۔

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤

سبز آستینوں والے ہاتھ نے پلیٹ سامنے رکھی تو فون پر پیغام ٹائپ کرتا آرِب چونکا اور بے اختیار سر اٹھا کر اسے دیکھا۔یہ پہلی بار ہوا تھا۔اس کا جھکا سر شاذ ہی اوپر اٹھتا تھا۔

"تھینکس۔" یہ بھی پہلی بار تھا۔اسی وقت فری اندر آئی۔

"کتنی کام چور ہو شبّو تم۔"سائرہ کو دیکھتے ہوئے اس نے شبّو کو مخاطب کیا۔

"کیا ہوا باجی؟"شبّو نے باورچی خانے سے باہر جھانکا۔

"میں کام چور نہیں باجی، یہ کام دادی نے انہیں دیا ہے۔" آرِب کی پشت کو گھورتی فری کو دیکھ کر اسے معاملہ سمجھ آگیا۔ سائرہ واپس باورچی خانے میں آگئی۔ فری اندر آئی تب تک وہ چائے کپ میں نکال چکی تھی۔

"تم تو اس ٹیبل کے علاوہ کہیں نظر ہی نہیں آتی ہو۔" آج بہت کچھ پہلی بار ہو رہا تھا۔

"جی۔۔۔" اسے واقعی فری کی بات سمجھ نہیں آئی کہ اسے اور کہاں نظر آنا چاہیے؟

"اتنے کام تو نہیں ہوتے ہیں دادی کے کہ فرصت ہی نہ ملے۔" اب بھی اسے کوئی جواب نہیں سوجھا۔

"کیا کرتی ہو دن بھر؟ بور نہیں ہوتی؟" وہ کپ لیے ہال میں آئی تو پیچھے سے فری کا سوال آیا۔

www.novelsclubb.com

"پڑھتی ہوں۔" آخر کچھ تو کہنا تھا۔

"پڑھتی۔۔۔۔؟" آرِب نے دل میں سوچا۔

"کالج تو نہیں جاتی پھر کیا پڑھتی ہو۔" چائے دے کر اسے کمرے میں جانا تھا لیکن اب وہ میز کے قریب کھڑی اسے جواب دے رہی تھی۔

"اوپن یونیورسٹی سے ایم اے فائنل میں ہوں۔"

"میرے برابر ہی ہو تم۔"

آرِب نے چائے کے دو گھونٹ لے کر کپ رکھ دیا اور کرسی کا شور کرتا کھڑا ہوا، باہر جانے کے لئے باورچی خانے کی بجائے صدیقہ بیگم کے کمرے میں چلا گیا۔

"اس سے پہلے کب اس نے کپ ٹیبل پر چھوڑا تھا، یا دادی کے کمرے سے باہر گیا ہے؟" فری کی آواز میں بہت غصہ اور جھنجھلاہٹ تھی۔

"شاید کبھی نہیں۔" شبّو منمنائی۔

"پتہ نہیں کیا سمجھتا ہے خود کو۔" وہ باورچی خانے میں راستے کے وسط میں کھڑی تھی۔ آرِب کے وہاں سے گزرنے کے لئے اس کا ہٹنا ضروری تھا۔ وہ پھر کوئی سوال کرتی اس سے پہلے سائرہ کمرے میں چلی آئی۔ دادی سو رہی تھیں۔

پہلے آزمہ اور اب فری کا گھر کے فرد، اپنے کزن سے ایسا ذلت آمیز رویہ، نفیسہ کی آواز پر آرِب کا جھکا سر، اس کی خاموشی اور اوپر کا کمرہ، وہ کڑی سے کڑی جوڑتی گئی۔ بچپن سے سوتیلی ماں کے ظلم سہتا بچہ، اتنے برسوں بعد بھی اس خوف سے پیچھا نہیں چھڑا پایا

تھا، وہ دہشت اب بھی چھائی ہے۔اور سوتیلی ماں کی تقلید اور شہہ پر باقی رشتوں کا رویہ بھی سوتیلا ہو گیا تھا۔اللہ جانے کیا اور کیسے کیسے ظلم و ستم کیے ہوں گے جواب بھی ان کے اثرات قائم ہیں۔ایک بے چاری دادی جو محبت کے باوجود کوئی اختیار نہیں رکھتیں کہ کچھ کر سکے۔قصے کہانیوں میں پڑھے اور سنے سوتیلی ماں کے مظالم یاد آنے لگے تو وہ بے چین سی باہر نکل آئی۔صحن میں کپڑے پھیلا رہی شبّو نے اسے آواز دی۔

"فری باجی ہمیشہ ایسا ہی کرتی ہیں، آپ سمجھ جائیں۔" اسے لگا تھا وہ کام میں مدد کے لیے اسے بلا رہی ہے لیکن شبّو دوسری کام کی بات بتا رہی تھی۔

"جس دن آرِب بھائی نے سب کے سامنے ان سے شادی کے لئے انکار کیا تھا، اس دن سے وہ ایسی ہو گئی ہیں۔اس سے پہلے وہ بالکل ایسی نہیں تھیں۔" اب یہ تو واقعی بڑی خبر تھی۔

www.novelsclubb.com

"تب سے وہ دادی سے بھی ناراض رہتی ہیں۔آزمہ باجی ان سے کچھ مہینے چھوٹی ہیں، ان کی بات پکی ہو گئی ہے لیکن فری باجی کسی بھی رشتے کے لئے ہاں نہیں کرتی۔واجدہ پھوپھو نے اپنے بیٹے کا رشتہ دیا ہے، سارے گھر والے راضی ہیں لیکن فری باجی نے ابھی تک ہاں نہیں کی۔" اس کے پاس ساری معلومات تھی۔"آپ کسی کو بتائیے گا

مت کہ یہ سب میں نے کہا ہے۔میں نے بس اس لیے بتایا کہ آپ فری باجی کی باتوں کی عادت ڈال لیں۔آرِب بھیا سامنے ہو تو وہ ایسے ہی کرتی ہیں۔"

اس آگاہی کے لئے بطور شکریہ وہ صرف مسکرا سکی۔وہ صدیقہ بیگم اور آرِب کے ساتھ فری کے پچھلے برتاؤ اور رویے پر غور کرنے لگی تھی۔

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤

رات میں صدیقہ بیگم بڑی دیر تک اپنی بیٹیوں سے فون پر باتیں کرتی رہی تھیں اور فجر میں اسے بتایا کہ آج ان کی دونوں بیٹیاں اپنے بال بچوں کے ساتھ آنے والی ہیں۔

صبح صبح ہی ہال اور باورچی خانے میں بڑی افراتفری اور ہلچل تھی۔پھر اسے پتا چلا کہ کھانا بنانے کے لئے باورچی آنے والا ہے۔شبّو نے اسے بتایا کہ تین چار مہینے میں یہ دعوت ایک بار ہوتی ہے اور یہ ہی معمول ہے۔

www.novelsclubb.com

صدیقہ بیگم ناشتے کے بعد سو گئی تھیں۔وہ پچھلا دروزہ کھولے اس کے نیچے آنے کا انتظار کر رہی تھی اسی وقت سبینہ کا فون آگیا تو وہ ان کی نیند کا خیال کر کے باورچی خانے میں چلی آئی۔

حال چال پوچھنے کے بعد اس نے کہا۔

"دکان والے نے کرایہ دے دیا ہے اور کرایے دار نے بھی۔ میں جانتی ہوں تو پوچھے گی نہیں مگر تجھے بتانا میرا فرض ہے۔"

"ہممم "اسے تو کرایے کی رقم کتنی ہے، یہ بھی نہیں معلوم تھا۔ سبینہ وہ بتانا بھول گئی تھی۔ اسے فون پر باتیں کرتا دیکھ آرِب دادی کے کمرے سے گزر کر ہال میں آیا تھا۔

"اچھا تجھے ملی کیا تیری تنخواہ؟"

"نانی نے لفافہ دیا تھا اور میں نے انھیں واپس کر دیا کہ جب ضرورت ہو گی ان سے مانگ لوں گی۔"

"تو بھی ناں! اچھا سن تجھے کوئی فون تو نہیں آیا؟"

www.novelsclubb.com

"کس کا فون؟"

"چاچا یا پھوپی کا؟"

"وہ کیوں مجھے فون کرنے لگے؟"اس نے ناگواری سے کہا۔

"چاچا مجھے ملنے آئے تھے اور تیرا بھی پوچھ رہے تھے۔"

"اتنے سالوں بعد کیا کرنے آئے تھے۔"اب وہ غصے میں بول رہی تھی۔"جیسے اتنے سالوں خبر نہ لی ان سے کہیں اب بھی وہی روش اختیار کریں۔"اس کی آواز اونچی ہو گئی تھی۔

"انھیں ابھی امی کے انتقال کا پتا چلا تو آئے تھے۔"

"سب امی کو ان کے حال پر چھوڑ کر جس طرح بھول گئے تھے، میں یہ کبھی نہیں بھول سکتی نہ ہی معاف کر سکتی ہوں۔"اسے رونا آنے لگا تھا۔

"اچھا تو اتنا غصہ تو مت ہو۔"

"تم مجھے ان کا نمبر دے دو، میں اٹھاؤں گی ہی نہیں ان کا فون۔"خود کو سنبھال کر اس نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اب ایسا بھی نہیں ہے۔میں نے انہیں تیرا نمبر نہیں دیا ہے، چل رکھتی ہوں اب فون میں بعد میں کروں گی۔"

"اللہ حافظ۔" فون بند کر کے اس نے سلیب پر پٹکا۔ لمبی سانس لی اور بھیگی پلکیں خشک کیں۔ ذرا دیر میں خود پر قابو پایا تو سلیب پر رکھی پیاز اور مرچیں نظر آئیں۔ یونہی گردن گھمائی اور ہال میں بیٹھے آرِب کو دیکھ کر بری طرح چونکی۔

"یہ کب آئے؟ یہاں سے گزر کر گئے اور مجھے خبر ہی نہ ہوئی؟"

"ناشتہ۔" آرِب کی آواز پر اسے دیکھتی ساکت سائرہ حرکت میں آئی۔

سبینہ سے ہوئی بات پر پیشانی کی شکنیں جوں کی توں موجود تھیں۔ اس کے ساتھ اب اس کی آنکھوں اور چہرے پر سوال بھی تھا کہ اسے کیسے پتا نہیں چلا؟

جلدی جلدی ہاتھ چلاتے ہوئے اس نے ناشتہ تیار کر کے اس کے آگے رکھا۔ چائے کا کپ میز پر رکھ کر وہ اپنے کمرے میں جانے لگی تھی کہ آرِب کی آواز پر رک گئی۔

www.novelsclubb.com

"میں دادی کے کمرے سے ہو کر ادھر آیا تھا۔" اس کے چہرے پر درج سوال اتنا واضح تھا یا پھر آرِب آسانی سے سمجھ گیا تھا۔

"پہلے سے پریشان کو مزید کیا سوچنے کے لیے چھوڑنا۔" اس نے سوچا تھا۔

"اچھا۔۔۔۔۔"اس نے دل میں کہااور گردن کوذراسی جنبش دے کر کر کمرے میں آ گئی۔

"ایسے کیامسائل ہیں؟"آرِب نے سوچا۔اس کی رندھی آواز ذہن میں گونج رہی تھی۔

ذرادیر پہلے ہوئی بات اورہال میں تنہابیٹھاآرِب گڈمڈ ہونے لگے تھے۔کتنی مماثلت تھی۔خون کے رشتے،بے حسی،خودغرضی،تنہائی اوران سب کی گواہ سائرہ۔

دوپہر کے کھانے کے بعدہی صدیقہ بیگم کی دونوں بیٹیاں آگے پیچھے آگئیں۔بڑی بیٹی ناظمہ کی بہواوراس کے دوبچے تھے۔ایک بیٹے کی شادی کچھ دنوں بعدطے تھی۔جبکہ چھوٹی واجدہ کی دوبیٹیاں ساتھ تھیں۔بڑی شادی شدہ بیٹی شام میں آنے والی تھی اور بیٹایعنی فری کاطلب گارجسے سائرہ دیکھنے کی خواہش مند تھی وہ نہیں آیاتھا۔آج صدیقہ بیگم بھی سب کے ساتھ ڈرائنگ روم میں بیٹھی تھیں اوران کے ساتھ وہ۔انہوں نے بڑی محبت سے اسے اپنی بھانجی ثروت کی بیٹی کہہ کرسب سے ملوایاتھا۔ناظمہ بڑی باخبر خاتون تھیں۔انہوں نے اس سے سبینہ کے متعلق بھی پوچھاتھا۔

وہاں سب اپنی عمر کے حساب سے آپس میں گھل مل کر ہنسی مذاق اور باتیں کر رہے تھے لیکن ان سب میں بھی نفیسہ کا لیا دیا انداز اسے کھٹک رہا تھا۔

"یہ ظالم، خود غرض اور بے حس ہی نہیں مغرور بھی ہیں۔" اس نے سوچا۔

کچھ دیر ان سب کے درمیان بیٹھنے کے بعد وہ صدیقہ بیگم سے اجازت لے کر اور آشبہ سے پڑھائی کا بہانہ بنا کر اپنے کمرے میں آگئی۔ آشبہ کے علاوہ کوئی اس سے زیادہ بات بھی نہیں کرتا تھا نہ وہ کسی اور سے فری ہو پاتی تھی۔

پچھلے صحن میں اپنا چولھا لگائے باورچی اس کے دو تین کارندوں کے ساتھ مصروف تھا۔ خالی کمرے کا فائدہ اٹھا کر وہ دونوں دروازے بند کیے واقعی پڑھنے بیٹھ گئی۔ بہت دیر بعد شبّو نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

www.novelsclubb.com

"باجی کچن میں ذرا میری مدد کریں نا۔"

"چلو۔"

سب کے لئے چائے اور ریفریشمنٹ کا انتظام کرنا تھا۔

"میں چائے بناتی ہوں، آپ اس خانے سے بسکٹ اور چپس وغیرہ نکال کر پلیٹوں میں رکھ دیں۔"

کچھ دیر بعد آزمہ اور فری مدد کے لیے آئیں تب ان کے لیے سبھی ٹرے لے جانے کا کام ہی بچا تھا۔

"آپ ذرا باہر کھانا بنا رہے لوگوں کو بھی چائے دے دیں، میں یہ لے کر جاتی ہوں۔" شبّو نے فرائز کی آخری پلیٹ اٹھاتے ہوئے کہا۔

اس نے باہر جھانک کر دیکھا اور پھر چار کپ چائے نکال کر انہیں دینے باہر آئی۔

سائرہ ٹرے لیے کھڑی تھی اور وہ باری باری کپ اٹھا رہے تھے۔ تبھی چھینک کی آواز پر اس نے ادھر دیکھا۔ آرِب اس سے زیادہ باورچیوں کو دیکھ کر ٹھٹھکا۔

www.novelsclubb.com

"شٹ! غلط وقت پر آگیا۔" ظفر اسے باہر سے ہی چھوڑ کر چلا گیا تھا فی الحال بائیک بھی نہیں تھی ورنہ وہ لوٹ جاتا۔ آگے سب کھڑکیاں دروازے بند کیے اے سی کے مزے لوٹ رہے تھے۔ اس لیے نہ وہ کسی کو نظر آیا نہ اسے گھر میں مہمانوں کی موجودگی کا علم

ہو سکا۔اسے دوسری چھینک آئی۔سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس نے اوپر دیکھتی سائرہ کو دیکھا تھا۔

"یہ اندر بتانہ دے۔"

"شاید بیمار ہیں اس لیے جلدی آگئے۔"

وہ چائے لے کر اپنے کمرے میں واپس آگئی۔بہت دیر بعد ایک بار پھر شبّو نمودار ہوئی۔

"باجی ایک آخری کام!"

"کہو۔"وہ مسکرائی۔

"میرے ساتھ اوپر چلیں،اسٹور سے کچھ سامان لانا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"چلو۔"وہ کھڑی ہوگئی۔

آرِب کے کمرے کے دائیں طرف والا کمرہ کھول کر شبّو نے دو اسٹیل کے جگ، کچھ ڈسپوزیبل گلاس اور پیالیاں وہاں رکھی بڑی سی تھیلی میں ڈالے اور اسے دو دریاں اٹھانے کا کہا۔ شبّو دروازہ بند کر آگی بڑھی تبھی بلی اس کے پیر کے پاس منڈلانے لگی۔

"ارے، تم کہاں سے آئی؟" اس نے اوپر آتے ہی پہلے سب گملوں میں نظر داڑائی تھیں لیکن وہ کہیں نہیں تھی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور قریب پڑی کرسی پر دری رکھ کر نیچے بیٹھ گئی۔ شبّو سیڑھیاں پھلانگتی نیچے اتر رہی تھی۔

"چلو نیچے آج تمھیں بہت کھانا ملے گا، وہ بھی تمھاری پسند کا۔" اس نے اسے گود میں اٹھایا۔

"بہت چمک رہی ہو آج تو سنہری سنہری سی، کہیں پانی میں کود کر آئی ہو لگتا ہے۔" سائرہ نے اسے سہلاتے ہوئے بے زبان سے سوال کیا۔

تبھی آرِب نے دروازہ کھولا اور اسے اپنی غلطی احساس ہوا۔ بیمار کے آرام میں خلل ڈال دیا۔ اس نے جلدی سے بلی کو نیچے چھوڑا اور دریاں اٹھائی۔

"کسی کو بتانا نہیں کہ میں اوپر ہوں۔" آرِب کی آواز زکام کی وجہ سے بدلی ہوئی تھی۔

سرخ ناک اور متورم آنکھوں والے چہرے پر اسے 'پلیز' نظر آرہا تھا۔

اس نے سر ہلا کر 'سمجھ گئی' کا اشارہ دیا اور آرِب نے دروازہ بند کر لیا۔ وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی سیڑھیوں تک آئی جیسے اس کے قدموں کی آواز بھی اسے بے آرام کرے گی۔ بلی اس کے پیچھے پیچھے تھی۔

احسان احمد اور ضامن احمد کی آنے کے بعد کھانے کی تیاریاں شروع ہوئیں ان کے ساتھ ہی ناظمہ کا بڑا بیٹا، ساعد بھی تھا۔ اور اس نے پہلی بار آزمہ اور فری کو کام کرتے دیکھا۔ اسے بھی مہمانوں کی طرح بیٹھنا اچھا نہیں لگ رہا تھا اس لئے وہ بھی شامل ہو گئی۔ ہال میں دری بچھا کر فرش پر کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

"آرِب کہاں ہے؟" کھانے کے دوران جاری باتوں میں اچانک واجدہ نے پوچھا۔

"وہ لیٹ آتے ہیں پھوپو۔" ایک محسوس ہونے والے خاموش وقفے کے بعد آشبہ نے جواب دیا اور سائرہ نے یونہی گلاس اٹھا کر لبوں سے لگا یا۔

"اوپر ہوتا ہے تو اس کے آنے جانے کی کسی کو خبر بھی نہیں رہتی ہو گی۔" پھر وہی خاموشی۔

www.novelsclubb.com

"سب نے اسے بالکل ہی الگ تھلگ کر دیا ہے۔"

"اوپر رہنے کا فیصلہ آرِب کا ہی تھا آپا۔ وہ خود ہی الگ تھلگ رہنا چاہتا ہے تو کوئی کیا کر سکتا ہے۔" پروین نے کہا۔

"کل کو فری یا شعیب الگ تھلگ رہنا چاہے تو کیا انھیں یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا۔"

"اللہ نہ کرے، میرے بچے کیوں ایسا چاہیں گے۔"

سائرہ نے کنکھیوں سے نفیسہ کو دیکھا وہ بالکل لاتعلق سی کھانا کھا رہی تھیں۔

"اس کا ایک مطلب تو یہ بھی ہوا خالہ کی وہ گھر والوں کی شکل نہیں دیکھنا چاہتے اس لیے اوپر رہتے ہیں۔" زُہا نے بات ختم کر کے فری پر ایک نظر ڈالی تھی۔

"کسی کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں، وہ اپنی زندگی میں مست ہے۔ کوئی اور بات کریں۔" آزمہ کا لہجہ سپاٹ تھا۔

www.novelsclubb.com

"اس کا کیفے تو بہت مشہور ہو گیا ہے اور چلتا بھی خوب ہے۔" ساعد نے سب کی معلومات میں اضافہ کیا۔

"بھائی محنت بھی تو بہت کرتے ہیں۔" آشبہ کے لہجے میں فخر تھا۔

"اماں آپ اس کی شادی کے بارے میں کیوں نہیں سوچتیں؟" ناظمہ کی بات پر اچھی بھلی بریانی فری کو نیم کا ذائقہ دینے لگی۔

"نانی، میری نند بہت خوبصورت ہے اور آج کل گھر والے اس کے لیے رشتہ دیکھ رہے ہیں، آپ کہیں تو میں بات کروں۔" زُہا سے بڑی سوہا جو سب سے آخر میں آئی تھی، اسے یاد آیا۔ اس بے وقوفی پر اس کی امی اور خالہ نے اسے گھورا۔

"ارے اس سے قریب بھی تو کئی خوبصورت لڑکیاں موجود ہیں خاندان میں۔" مائرہ نے اپنی خالہ ساس کی گھورتی نظر کا مفہوم جان لیا تھا۔

"ان نواب صاحب کے معیار کا تو اللہ ہی جانے خاندان کی سب سے اچھی لڑکی کو تو منع کر چکا ہے۔" فری کو اپنی امی کی بات سب سے زیادہ بے موقع اور بری لگی تھی۔

"نانی آپ بھی تو کچھ کہیں۔" زُہا نے کہا اور اس کے اس موضوع پر منھ کھولنے پر واجدہ نے بیٹی کو گھورا۔

"وقت آنے پر دیکھا جائے گا۔" صدیقہ بیگم نے سیاسی جواب دیا۔

"ویسے نانی اس کے سارے دوستوں کی شادیاں ہوچکیں، اس کے بزنس پارٹنر کی بھی منگنی ہوگئی ہے۔" ساعد کو سب خبر تھی۔

کوئی اور کچھ کہتا اس سے پہلے ہی احسان احمد نے موضوع بدل دیا۔

"آپا، بلال کی شادی کب تک کرنے کا ارادہ ہے؟"

"اچھا یاد دلایا، منگل کو تاریخ طے کرنے جانا ہے، تم دونوں آ جانا۔"

پھر جلد متوقع شادی کی باتیں شروع ہو گئی اور کئی بگڑے چہروں پر رونق لوٹی۔

سب کے ساتھ کام کرتی وہ بہت تھک گئی تھی۔ اسے اس قدر کام کی بالکل عادت نہیں تھی۔ بارہ بجے کے بعد وہ سب جانے کے لیے نکلے۔ صدیقہ بیگم بھی بہت تھک گئی تھیں۔ ان سب کے جاتے ہی وہ بستر پر لیٹیں اور فوراً سو گئیں۔ وہ بھی لیٹنے کی تیاری کر رہی تھی کہ ہلکے سے دروازہ بجا کر آشبہ اندر آئی۔

www.novelsclubb.com

"نیند نہیں آ رہی تمہیں؟ سو جاؤ بہت دیر ہو گئی ہے۔"

"کل ویسے چھٹی ہے۔ باہر بھائی کی بائیک نہیں ہے، میں ان کا انتظار کر رہی ہوں۔ اگر آپ کو نیند آ رہی ہے تو سو جائیں، میں آگے بیٹھتی ہوں۔"

سائرہ ہونٹ کاٹنے لگی۔اوپر تنہا کمرے میں ایک بندہ بھوکا ہی نہیں بیمار بھی تھا۔اس کی خاموشی پر آشبہ باہر جانے لگی تو اس نے پکارا وہ پلٹی۔

"وہ۔۔۔۔اوپر ہیں اور۔۔۔۔بیمار بھی۔"

"ہیں۔۔۔۔بائیک تو ہے نہیں ان کی۔۔۔۔"

"وہ شام سے ہی آگئے تھے۔۔۔۔۔۔مجھے کہا تھا کہ کسی کو نہ بتاؤں۔"

"انہیں بھوک لگی ہو تو وہ بالکل سو نہیں پاتے ہیں۔"آشبہ کہتے ہوئے باہر نکلی۔سائرہ بھی اس کے پیچھے تھی۔ذرا دیر بعد کھانے کی ٹرے سجائے وہ اوپر جانے تیار تھی۔

"ایک منٹ۔۔۔۔"سائرہ نے اسے روکا۔"میرے پاس سردی زکام کی دوائی ہے۔"

وہ دوائی لے کر باہر آئی تو آشبہ سیڑھی پر کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آجائیں۔"اسے کہتے ہوئے وہ اوپر جانے لگی۔چند پل سوچنے کے بعد وہ بھی اس کے پیچھے تھی۔

آشبہ نے ٹرے اس کے ہاتھ میں تھما کر دروازہ کھٹکھٹایا۔کچھ توقف کے بعد دروازہ کھلا۔

"کتنی بری بات ہے، آپ کم سے کم مجھے ایک ٹیکسٹ تو کر سکتے تھے۔" اسے دیکھتے ہی آشبہ نے غلطی کا احساس دلانا چاہا۔

"کیا رات بھر جاگنے کا ارادہ تھا۔۔۔۔" آرِب کو اندر کرتے ہوئے وہ کمرے میں داخل ہوئی۔

"آپ کی بائیک نہ دیکھ کر میں آپ کا ویٹ کرنے ادھر آئی تھی۔ وہ تو اچھا ہوا سارہ نے بتا دیا ورنہ آپ ساری رات پیٹ پکڑے جاگتے رہتے۔"

"اب ایسا بھی نہیں ہے، سب کے جانے کے بعد میں نیچے آنے والا تھا۔" اس کی آواز اب بھی بدلی ہوئی تھی۔

"ارے آجائیں ناں اندر۔" وہ ٹرے پکڑے ابھی تک باہر ہی کھڑی تھی۔ آشبہ کے کہنے پر اندر داخل ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"کتنی آئسکریم کھائی میرے بغیر کے اتناز کام ہو گیا؟" وہ دونوں پلنگ پر بیٹھ گئے۔

"جتنی تمہارے لیے فریزر میں رکھی تھی، اس سے تو بہت کم۔"

"یہاں رکھ دیں سارہ۔"اس نے پیچھے کھڑی سارہ کو پلنگ پر دونوں کی درمیانی جگہ پر ٹرے رکھنے کو کہا۔سائرہ نے تعمیل کی اور اس کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔

"کھائیں اور دعائیں دیں۔"آرِب پیر اوپر سمیٹ کر بیٹھ گیا۔اسے واقعی اس وقت گرما گرم کھانے کی بڑی طلب ہو رہی تھی۔

"تھینک یو آشو۔"اس نے چمکتی آنکھوں کے ساتھ آشبہ کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"ٹھنڈا ہونے سے پہلے یہ سب ختم کریں جلدی جلدی۔"

"ارے واہ یہ بھی۔۔۔۔تم تو بہت سمجھدار ہو گئی ہو۔"آرِب نے ٹرے میں رکھی دوا کی اسٹریپ اٹھائی۔

"اس کے لیے مجھے نہیں سارہ کو تھینکس کہیں۔"

www.novelsclubb.com

"تھینکس۔"اس نے آشبہ کے پیچھے کھڑی سائرہ کو دیکھا۔ذرا دیر پہلے والی چمک اب بھی اس کی آنکھوں میں تھی۔وہ بمشکل مسکرا سکی۔

"میں جاتی ہوں۔"

"نہیں رکیں ناساتھ میں چلتے ہیں۔" آشبہ نے مڑ کر کہا اور پھر فوراً آرِب کو مخاطب کیا۔

"چھوٹی پھوپو آپ کا پوچھ رہی تھیں۔" آرِب کھانا شروع کر چکا تھا۔ "بلکہ دونوں پھوپھو آپ کا پوچھ رہی تھیں، نہیں سچ تو یہ ہے کہ وہ سب آج دادی کو آپ کی شادی کے لئے اکسا رہی تھیں۔" وہ کچھ کہے بغیر کھانے سے انصاف کر رہا تھا۔

"سو ہا باجی نے اپنی نند کا پروپوزل پیش کیا تو مائرہ بھابھی نے خاندان کی لڑکیوں کا مشورہ دیا۔ فرض کریں آپ سے پھر کسی کے بارے میں رائے لی جائے تو آپ کیا کہیں گے۔" آرِب نے معمول کی طرح اسے تبسم پرٹر خانہ چاہا۔

"دیکھیں، میں اس لیے پوچھ رہی ہوں کہ اس بار آپ کو انوالو کیے بغیر، میں آپ کی مدد کر سکتی ہوں۔ اگر آپ کو خاندان کی کسی لڑکی میں دلچسپی نہیں تو میں دادی سے کہہ دیتی ہوں، خوامخواہ سب کا وقت برباد ہونے سے بچ جائے گا اور اگر کہیں دلچسپی ہے تو وہ بھی بتادیں، مہینہ بھر میں شادی نہ کروادی تو دیکھنا۔" اس نے اپنے فرضی کالر کھڑ کھڑائے۔

آرِب نے تعریفی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلایا۔

"ان فضول باتوں میں سر کھپانے کی بجائے پڑھائی پر دھیان دو۔"

"آپ کو تو پتا ہے مجھے شوق نہیں ہے پڑھنے کا۔ مجھے نہیں لگتا میں گریجویشن بھی مکمل کر پاؤں گی اور ایسی نکمی لڑکیوں کی فوراً شادی کر دی جاتی ہے۔ میں چاہتی ہوں میرے یہاں سے جانے سے پہلے آپ کی زندگی میں کوئی آجائے تاکہ میں اپنے سسرال میں بے فکر رہوں۔" وہ بہت سنجیدگی سے کہہ رہی تھی اور آرِب مسکرادیا۔

"اچھی کوشش تھی۔" اس کی بات پر آشبہ نے منھ بنایا۔

"گریجویشن سے پہلے میں تمہاری شادی نہیں ہونے دوں گا اس لیے پڑھائی پر توجہ دو۔" اس استحقاق پر آشبہ کو اپنے اندر خوشی پھوٹتی محسوس ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"سچ کہیں آپ کا دل نہیں کرتا، اس کمرے میں آپ کے ساتھ کوئی اور بھی ہو۔"

آرِب کا ہاتھ لمحہ بھر کو رکا تھا۔

"میں کمرے میں رہتا ہی کتنا ہوں، تم کیوں اس غیر ضروری ٹاپک پر توانائی خرچ کر رہی ہو۔"

"وہ ہی تو۔۔۔۔۔"آشبہ نے جیسے اس کا دوسرا جملہ سنا ہی نہیں تھا۔"کوئی اور بھی ہوگا اس کمرے میں تبھی تو کمرے میں رہنے کا من ہوگا، تنہا بندہ ایسے ہی بھاگتا ہے۔"

"آشو۔۔۔۔۔"اس نے ہاتھ روک کر اسے دیکھا۔"جس دن شادی کا ارادہ کیا تمہیں ہی بتاؤں گا اور اس وقت ایک عدد لڑکی تلاش کرنے کی ذمہ داری تمہاری ہوگی۔"

"وہ تو اب بھی میری ہے۔"وہ ذرا متاثر نہیں ہوئی۔"اور میں اتنی دیر سے آپ کو یہی سمجھا رہی ہوں کہ اب وقت آگیا ہے۔"آرِب نے دوبارہ کھانا شروع کیا۔

"بھائی۔۔۔۔"آشبہ کا لہجہ بدلہ تھا۔"آپ شادی کرلیں اور کہیں اچھی جگہ گھر لے کر رہیں، میں بھی آپ کے پاس آجاؤں گی۔"آرب تھم گیا۔

"ایک بھرپور، خوشیوں والی نارمل زندگی پر آپ کا پورا پورا حق ہے، زندگی کا یہ سنہرا دور کام اور تنہائی کے سپرد کرکے آپ اپنے ساتھ بہت غلط کر رہے ہیں۔"آشبہ نے یوں سر جھکا کر کہا مانو یہ اس کا جرم تھا۔ آرِب جو جھک کر بیٹھا تھا سیدھا ہوا۔ سر اونچا کرتے ہی سامنے سائرہ تھی، اس نے نظر پھیر کر آشبہ کا سر اپنے پنجے میں جکڑ کر اوپر کیا۔

www.novelsclubb.com

"تم واقعی آج بہت فضول بول رہی ہوں۔ایک بات اچھی طرح ذہن نشین کرلو، میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا اور تم پڑھائی پر توجہ دو، گریجویشن کیے بغیر تمہاری جان نہیں چھوٹنے والی۔"

"اچھا اتنا تو بتادیں، آپ کو خاندان کی لڑکیوں میں دلچسپی ہے یا نہیں؟ سوہا باجی کے سسرال میں سچ میں بہت پیاری لڑکیاں ہیں اور اپنی مائرہ بھابھی کی بہنیں، کزنز بھی بہت خوبصورت ہیں۔"

"مجھے خاندان کے کسی لڑکی میں نہ دلچسپی ہے نہ شادی کرنی ہے۔" آرِب نے حتمی انداز میں کہتے ہوئے بات ختم کی۔

"او۔۔۔کے۔۔۔۔۔" وہ مسکرائی، کچھ تو اگلوالیا تھا۔ "اس کی سب سے زیادہ خوشی فری باجی کو ہوگی۔"

www.novelsclubb.com

آرِب نے پانی کی بوتل اٹھائی۔ پانی پی کر بوتل رکھتے ہوئے اس نے سائرہ کی سمت اشارہ کیا۔

"تم نے بیٹھنے کے لیے بھی نہیں کہا۔"

"اوہ!"آشبہ پیچھے مڑی۔"رئیلی سوری، مجھے سچ میں خیال نہیں رہا بیٹھیں ناں۔"اس نے دور رکھی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

"کوئی بات نہیں، اب چلیں۔۔۔۔"

"ہاں جاؤ، تمہیں صبح کالج بھی جانا ہے۔"

"کل سنڈے ہے بھائی۔"وہ ٹرے سمیٹتے ہوئے بولی۔"آپ یہ دوائی لے لیں۔"

"ظفر نے مجھے ٹیبلیٹ دی تھی اسی لئے اب کافی بہتر ہوں، ویسے شکریہ۔"اس نے اسٹریپ اٹھا کر پھر سائرہ کو دیکھا۔آسمانی دوپٹے کے ہالے میں اس کا چہرہ اور آنکھیں نیند سے بوجھل تھیں۔اس کے شکریے پر ایک تھکی سی مسکراہٹ نے اس کے لبوں کو چھوا تھا۔

www.novelsclubb.com

آشبہ ٹرے لے کر کھڑی ہو گئی۔

"کل آپ بھی چھٹی کریں۔ویسے بھی آپ کا کون سا آفس اور باس ہے۔"

"اسی لئے تو چھٹی نہیں کر سکتا۔"

سائرہ نے آشبہ کے ہاتھ سے ٹرے لی اور باہر نکل گئی۔

"آپ وقت پر دوائی لیں اور طبیعت نا سنبھلی تو مجھے کال کریں۔"

"طبیعت سنبھل گئی ہے میری۔"آرِب کو ہنسی آگئی۔"آج کل تم بہت دادی ماں بننے لگی ہو۔"

سائرہ کا دل کیا وہ پلٹ کر اسے ہنستا دیکھے۔

"آپ بیوی لے کر آئیں، پھر میں صرف بہن بنی رہوں گی پرامس۔"اب کے آرِب کا ہلکا سا قہقہہ بے ساختہ تھا۔اس آواز پر، اپنی مرغوب غذا کی دعوت اڑا کر گملے میں سوئی بلی جاگ گئی۔

"آجاؤ۔"اس کی میاؤں پر سارہ نے چٹکی بجا کر اسے ساتھ چلنے کو کہا۔

www.novelsclubb.com

آرِب سیڑھیوں تک ان کے ساتھ آیا تھا۔

"اب آپ سو جائیں، صبح ناشتہ ساتھ کریں گے۔"

سائرہ آخری سیڑھی پر تھی۔

"گڈ نائٹ۔" آشبہ اس کے پیچھے تیزی سے سیڑھیاں پھلانگ کر نیچے آئی۔

"ارے یہ بلی تو پیچھے آگئی۔"

"میں رات میں پڑھائی کرتی ہوں تب یہ روز آتی ہے، مجھے پہچانتی ہے۔"

"یہ مجھے دے دیں ورنہ کچن میں بھی آپ کے پیچھے چلی آئے گی۔" اس کے ہاتھ سے ٹرے لے کر وہ کچن کا دروازہ کھول کر اندر چلی گئی۔ سائرہ نے جھک کر بلی کو اٹھایا اور صدیقہ بیگم کے کمرے کے باہر رکھی کرسیوں کے نیچے بٹھا دیا۔

"یہاں سو جاؤ۔" وہ اس کی پیٹھ سہلانے لگی اور بلی نے آنکھیں بند کر لیں۔ اس کی پشت پر ہاتھ پھیر کر وہ کھڑی ہوئی تو نظر بے ساختہ اوپر اٹھی۔ وہ ادھر ہی دیکھ رہا تھا وہ اس سے نظر ہٹاتی اس سے پہلے ہی وہ وہاں سے چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

بستر پر لیٹ کر آنکھیں بند کرتے ہی سامنے نیند سے بوجھل آنکھوں کے ساتھ مسکراتا چہرہ تھا۔ اس نے آنکھیں کھول کر یہ منظر بدلنے کی کوشش نہیں کی۔

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡

صبح نیچے آنے کا اس کا کوئی وقت نہیں تھا۔ وہ آتا تب صدیقہ بیگم کبھی نماز پڑھ رہی ہوتیں، کبھی سو جاتیں تو کبھی اس کے انتظار میں جاگتی رہتیں لیکن وہ کسی بھی دن ان سے ملنے یا بات کرنے کمرے نہیں آیا تھا۔ آشبہ ہوتی تو وہ اسے کھینچ لاتی۔ سائرہ کو یہ بھی نفیسہ کا خوف لگتا تھا۔ اسے سب سے زیادہ ہے حیرت احسان احمد کے رویے پر ہوتی تھی۔ وہ تو اس کے سگے باپ تھے اور آرِب ان کا اکلوتا بیٹا پھر وہ کیسے اس قدر غافل ہو سکتے تھے۔ اسے پہلے شک ہوا کہ نفیسہ کا بھی بیٹا ہو گا اور وہ اعلیٰ تعلیم کے لیے دوسرے شہر یا دوسرے ملک میں ہو گا۔ لیکن ایسا نہیں تھا۔ اس کے استفسار پر شبّو نے اسے بتایا تھا کی آرِب اور شعیب دو ہی بیٹے ہیں اس گھر کے۔

صبح شبّو کبھی کبھی وہاں موجود ہوتی اور اکثر صرف وہ دونوں، لیکن کسی نے بھی ایک دوسرے کو مخاطب کرنے میں پہل نہیں کی تھی۔ وہ ناشتہ اس کے آگے رکھ کر کمرے میں آجاتی اور آرِب جاتے ہوئے خالی برتن سنک میں رکھنا نہیں بھولتا تھا۔ چھٹی والے دن آشبہ بھی ساتھ ہوتی اور اس کی کوشش ہوتی تھی کہ دادی اور وہ ساتھ میں ناشتہ کریں، جیسے آج ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آرِب کو اُپما بہت پسند ہے، ایسا کرو آج ناشتے میں وہ ہی بنالو۔" آشبہ اسے بلانے اوپر گئی تب دادی نے اس سے کہا۔ "روز ایک ہی چیز کھا کھا کر وہ بھی اکتا جاتا ہو گا۔"

وہ جی کہتی باورچی خانے میں آگئی۔

آشبہ اکیلی نیچے آئی تھی وہ سیڑھیوں پر کھڑا کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔

"واہ۔۔۔کیا بن رہا ہے۔" وہ باہر سے ہی سوجی کی خوشبو لیتی اندر آئی۔

"نانی نے اُپما بنانے کو کہا ہے۔"

"اُپما۔۔۔۔لیکن بھائی کو ناشتے میں آملیٹ ہی پسند ہے۔"

"تو آملیٹ بھی بناؤں؟"

"ہمم۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"آملیٹ کیوں بنایا؟ اسے رہنے دو، آرِب اُپما کھائے گا۔" میز پر جب اس نے آرِب کے سامنے آملیٹ کی پلیٹ رکھی تو دادی نے وہ ہٹا کر اُپما والی پلیٹ اس کے آگے کی۔

"میں نے کہا تھا دادی، بھائی روز صبح یہ ہی تو کھاتے ہیں۔"

"آرِب کو بچپن سے یہ بہت پسند ہے۔اب بچے کو کوئی بنا کر دے تو کھائے گا نا۔" دادی نے اُپما کی پلیٹ مزید اس کے قریب کھسکائی۔

"اچھا یہ میرے لیے نئ خبر ہے۔" آشبہ نے کہا۔

"تم بھی آجاؤ سارہ۔" انھوں نے اسے آواز دی۔

صدیقہ بیگم کے بازو میں بیٹھتے ہوئے اس نے آرِب کے لیے بنائے آملیٹ کی پلیٹ اپنے آگے کھینچی۔

"وہ رہنے دو، تم بھی یہی لو۔" انہیں لگا آملیٹ برباد نہ ہو اس لیے وہ آملیٹ کھا رہی ہے۔

"نانی مجھے اُپما بالکل نہیں پسند۔" اس نے آہستہ سے وجہ بیان کی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا پھر کھاؤ۔"

آرِب اس ساری گفتگو سے بے نیاز اپنی پلیٹ پر جھکا تھا۔

"آشو۔۔۔۔۔۔۔۔" آزمہ اپنے کمرے سے ہی آواز دیتی آرہی تھی لیکن میز پر آرِب کو دیکھ کر راہدری میں ہی رک گئی۔

"میں اور فری بھی امی کے ساتھ جا رہے ہیں، ادھر سے مارکیٹ جائیں گے، دادی اور تمھیں کچھ منگوانا ہے؟" اس کی پیشانی پر شکنیں نمودار ہو گئی تھیں۔

"میرے لئے دو لونگ نوٹ بک اور کاٹن کا سفید دوپٹہ لے لینا، دادی آپ کو کچھ منگوانا ہے؟"

صدیقہ بیگم نے نفی میں سر ہلایا۔

"واش روم کے لئے سلیپرز۔" سارہ نے جلدی سے کہا۔

"سلیپرز ہیں تو بیٹا۔"

www.novelsclubb.com

"سول بہت چکنا ہو گیا ہے، کہیں پھسل نہ جائیں یہ خدشہ لگا رہتا ہے۔"

"میں آپ کو دادی کی سلیپر کا سائز ٹیکسٹ کرتی ہوں۔" آشبہ نے کہا اور آزمہ پلٹ گئی۔

"دادی۔۔۔۔" تبھی شبّو ڈرائنگ روم سے باہر نکلی۔

"آپ اپنی ساری تسبیح سنبھال کر رکھ لیں، عبداللہ آرہا ہے۔آخری دفعہ اس نے کیا کیا تھا یاد ہے نا۔"

صدیقہ بیگم نے سوالیہ نظروں سے آشبہ کو دیکھا۔

"امی آنسہ آپی کو لینے جارہی ہیں۔"

"کیوں،اس کی طبیعت تو ٹھیک ہے؟"

"ڈاکٹر نے انہیں کمپلیٹ ریسٹ کا کہا ہے اسی لئے انھیں گھر لارہی ہیں۔"

"اللہ خیر کرے۔"

آرِب کے چہرے پر بہت نڈھال سا تاثر پھیل گیا تھا۔

"میں چلتا ہوں۔" وہ اچانک کھڑا ہوا۔آشبہ کچھ کہتی یا اُٹھتی،اس سے پہلے ہی وہ باہر نکل گیا۔لیکن سائرہ اس کا چہرہ دن بھر اپنے ذہن سے نہ ہٹا سکی۔

رات کے کھانے پر آنسہ سے بھی ملاقات ہو گئی اور اسے دیکھ کر کمپلیٹ ریسٹ کا مطلب سمجھ میں آیا۔ وہ امید سے تھی۔ جلد ہی ڈیلیوری متوقع تھی۔ آنسہ کا چھ سالہ بیٹا عبداللہ بہت باتونی تھا جو آزمہ کو زی آنٹی اور آشبہ کو شی آنٹی بلا رہا تھا۔

وہ رات میں اپنی مخصوص جگہ آکر بیٹھی تو بھی نوٹس کھولے اس کے صبح والے تاثر کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی، جو اسے بھول نہیں رہا تھا۔ بلی کی میاؤں اسے خیالوں سے باہر لائی۔

"آ گئی تم!" اس نے جھک کر اسے اٹھایا۔ ذرا دیر اس کا سر سہلاتی رہی پھر کچھ سوچ کر اسے نیچے اتارا اور باورچی خانے میں جانے لگی تو بلی بھی اس کے پیچھے پیچھے دروازے تک پہنچ گئی۔ اس نے پلٹ کر ڈانٹا۔

"تم یہیں رکو۔۔۔" اس نے بلی کو اٹھا کر دوبارہ کرسی کے پاس بٹھا دیا اور پھر باورچی خانے میں داخل ہوئیں تو بلی اس کے پیچھے نہیں تھی۔

"محبت جانوروں کو بھی فرمانبردار بنا دیتی ہے۔" اس نے سوچا۔ "اور شاید خوف بھی۔"

باورچی خانے میں چاروں طرف نظر دوڑا کر استعمال نہ ہونے والا پلاسٹک کا پیالا ڈھونڈا جس پر بہت دھول جمی تھی۔اسے دھویا اور پھر اس میں دودھ نکال کر باہر لے آئی۔

"میں صبح نانی کو بتادوں گی کہ بلی کو تھوڑا سا دودھ دیا تھا اور روز دینے کی اجازت بھی لے لوں گی۔"اپنی اس غیر اخلاقی حرکت سے پہلے اس نے دل میں سوچ لیا تھا۔

بلی کے آگے پیالہ رکھ کر وہ اس کے سامنے بیٹھ گئی۔پیالے میں زبان چلاتی بلی کو دیکھنے میں وہ اس قدر منہمک تھی کہ آرِب کے آنے کی خبر بھی نہ ہوئی۔آرِب اسے دیکھ کر رک گیا تھا۔اسے صرف سائرہ نظر آرہی تھی جو گھٹنوں کے گرد ہاتھ لپیٹے بڑے غور سے کچھ دیکھ رہی تھی۔خالی پیٹ نے اسے سیڑھیاں چڑھنے سے روک رکھا تھا۔ قریب آہٹ ہوئی تو سائرہ چونکی۔وہ اس کے پیچھے سے گزر کر باورچی خانے میں چلا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آج اتنی جلدی؟"اس نے فون میں وقت دیکھا۔

کچھ دیر وہ شش و پنج میں مبتلا رہی کہ پڑھائی جاری رکھے یا اندر چلی جائے۔پھر اس کی طرح پڑھائی چور جو فیصلہ کرتا اس نے بھی وہی کیا اور سب سمیٹ کر کمرے میں آگئی۔

آرِب باہر آیا تو وہاں کوئی نہیں تھا۔بلی صدیقہ بیگم کے دروازے کے باہر کرسیوں کے نیچے بیٹھی تھی۔

"کیا میری وجہ سے پڑھائی سمیٹ لی؟"سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اس نے خود سے سوال کیا۔

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤

باورچی خانے سے ہال میں داخل ہوتا آرِب دہلیز پر ہی رک گیا۔سامنے کرسی پر بیٹھی آنسہ بھی بری طرح ٹھٹھکی لیکن اگلے ہی پل بے نیاز بن گئی۔وہ خود کو گھسیٹتا ہوا اندر داخل ہوا اور اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔سائرہ پہلے ہی اس کے لیے ناشتہ بنا رہی تھی اور شبّو آنسہ کے لئے کافی تیار کر رہی تھی۔

سائرہ نے دونوں پلیٹیں آرِب کے آگے رکھی تو فون پر جھکی آنسہ نے سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔وہ چائے بنانے واپس باورچی خانے میں آئی تھی۔ذرا دیر بعد چائے لے کر میز تک پہنچی تو اس کے پیچھے کافی لیے شبّو بھی تھی۔

"لیں باجی۔"اس نے دونوں ہاتھ میں پکڑا بڑا سا مگ آنسہ کے آگے کیا۔اس نے زور سے ہاتھ مارا اور مگ دور جا گرا۔اس افتاد پر بے اختیار ہی کی چیخ نکل گئی۔

"لے جاؤ اسے یہاں سے۔۔۔۔"اس کا ہذیانی انداز سائرہ کا دل دہلا گیا۔پل بھر میں سارا گھر ہال میں جمع تھا۔

"کیا ہوا بیٹا؟"احسان احمد سب سے پہلے آنسہ کی سمت لپکے تھے،جواب گہری گہری سانسیں لے رہی تھی۔

"اسے لے جائیں یہاں سے۔"وہ پھر اسی انداز میں چیخی اور ہال میں اکھٹا ہوئے سبھی افراد کی نظریں آرِب پر ٹھہر گئیں۔

"کافی کی بات نہیں ہے یہ تو۔۔۔۔۔"اس نے آرِب کے جھکے سر کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"تم چلو کمرے میں۔"نفیسہ ہوش میں آکر آگے آئیں۔

"تم ادھر ہال میں آیا ہی مت کرو،شبّو کو آواز دے کر ادھر ہی بلا لیا کرو۔۔"انھوں نے اسے پکڑ کر کھڑا کیا۔

"آرِب!"احسان احمد نے اسے پکارا جو پہلے ہی کھڑا ہو چکا تھا۔

"کل سے ناشتہ اوپر ہی کر لیا کرو۔" ان کی بات پوری ہوتے ہی وہ لمبے ڈگ بھرتا ہال سے باہر نکل گیا۔

اس نے بے یقینی سے احسان احمد کو دیکھا۔ اس کے سامنے انھوں نے پہلی بار بیٹے کو مخاطب کیا تھا اور وہ بھی یہ کہنے کے لئے۔

"جب سگے باپ کا یہ حال ہے تو۔۔۔۔۔" اس کا دل دکھ سے بھر گیا۔ نفیسہ آنسہ کو لیے کمرے کی طرف جا رہی تھیں۔

"آپ شمشاد بی کو بلائیں، یہ شبّو سے کوئی کام ڈھنگ سے نہیں ہوتا ہے۔" آنسہ کہہ رہی تھی۔

"تم فکر نہ کرو، میں آج ہی انھیں فون کرتی ہوں۔" نفیسہ نے اسے تسلی دی۔

www.novelsclubb.com

شبّو فرش پر بیٹھی مگ کے ٹکڑے اٹھا رہی تھی۔ سائرہ نے میز سے خالی برتن اٹھائے، چائے وہ یونہی چھوڑ گیا تھا اور انھیں باورچی خانے میں رکھ کر کمرے میں آئی۔ وہاں ایک اور حیرانی منتظر تھی۔ صدیقہ بیگم باقاعدہ رو رہی تھیں۔ وہ گئی تب وہ سوئی تھیں۔

"آپ کیوں رو رہی ہیں؟ پریشان نہ ہوں۔" اس نے جلدی سے انہیں پانی دیا۔

"اس طرح آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی۔"اس کے ہاتھ سے گلاس لے کر انہوں نے پانی پیااور آنکھیں صاف کرتیں پلنگ سے اترنے لگیں۔

"کہاں جارہی ہیں؟آپ آرام کریں۔"

"میں ذرا نماز پڑھوں گی۔"وہ وضو کے لیے غسل خانے میں چلی گئیں۔

"اتنی بے بسی اور لاچاری۔۔۔"پھر اسے گھر والوں کی بے حسی اور خود غرضی کا احساس ہونے لگا۔

وہ پلنگ پر بیٹھ گئی۔آرِب کا جھکا سر اور اس کا تیزی سے باہر جانا اس کے سامنے آگیا۔

"آنسہ کے آنے کی خبر سن کر ہی اس طوفان کی آہٹ سنائی دی گئی تھی تبھی اس دن ان کا چہرہ ایسا تھکا اور نڈھال تھا اور ظاہر ہے یہ پہلی بار نہیں ہوا ہو گا،وہ مائیکے میں آتی ہی رہتی ہوں گی۔"

www.novelsclubb.com

بہت کچھ ان دیکھا،انجانا،ان سنا اسے مزید اداس کر گیا۔وہ تپتے صحرا میں تنہا کھڑا تھا اور صحرا بھی ایسا جہاں ہر سمت سانپ بکھرے تھے،پھنکارتے سانپ۔

صدیقہ بیگم کی سسکیوں کی آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔

"ہاں،ان کے سر پر دو ننھے ننھے بادل کے ٹکڑے بھی ہین، صدیقہ بیگم اور آشبہ۔"اس نے انھیں دیکھتے ہوئے سوچا اور تبھی اس کے دل میں چپکے سے بادل بننے کی خواہش جاگی۔

بہت دیر تک دعا کرنے کے بعد صدیقہ بیگم دیوار کی طرف کروٹ کیے جانے سو رہی تھیں یا پھر رو رہی تھیں۔انھوں نے دوپہر کے کھانے سے بھی انکار کر دیا تھا کہ بھوک نہیں ہے۔

اس کا پورا وقت احسان احمد، نفیسہ اور باقی گھر والوں پر غصہ کرتے گزرا تھا۔

وہ دوپہر میں ان خیالات سے باہر نکلنے کے لیے ہال میں آئی تو عبداللہ کھانے کی میز پر چڑھ کر بیٹھا تھا۔اس کے آگے ڈرائنگ بک کھلی تھی اور کلرز پھیلے تھے۔اسے ذہن بٹانا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہو رہا ہے؟"وہ اس کے قریب آئی۔ماں کی بہ نسبت بیٹا بڑا معصوم اور پیارا تھا۔

"کلرنگ۔"اس نے سر اٹھائے بغیر جواب دیا۔

"یہ ہوم ورک ہے آپ کا؟"

"نہیں ہوم ورک دوسرا ہے۔"

"پہلے آپ کو ہوم ورک مکمل کرنا چاہیے۔"

"آپ ہیلپ کریں گی؟"

"ہمممم۔۔۔کیسے کرتے ہیں ہوم ورک میں ہیلپ؟"وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

"مماہیلپ کرتی ہیں تو بار بار اریزر سے رب کر دیتی ہیں اور نیٹ لکھنے کو کہتی ہیں اور میں جو جو لکھتا ہوں وہ بول کر لکھنا ہوتا ہے۔"

"یہ تو آسان ہے۔"

عبداللہ نے سامنے کھلی کتاب ایک طرف کھسکائی اور پاس رکھے بیگ سے دوسری نکالی۔

www.novelsclubb.com

اسے تین لفظی رائمنگ ورڈس اوپر کی سطر سے دیکھ کر نیچے نقل کرنے تھے۔وہ دونوں ہوم ورک میں مشغول تھے جب آشبہ آئی۔

"عبداللہ آپ یہاں ہیں،میں کب سے ڈھونڈرہی ہوں۔"

"آنٹی نے میرا ہوم ورک کروادیا ہے۔"عبداللہ نے خوشی خوشی بتایا۔پھر جیسے اسے یاد آیا تو سائرہ کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"آنٹی آپ کا نام کیا ہے؟"

آنٹی کا نام سارہ ہے اور خبردار جو تم نے شارٹ کٹ سی آنٹی بنایا۔"جواب آشبہ نے " دیا۔

"سارہ آنٹی ایزی ہے۔"وہ فوراً مان گیا۔

"میں روز آپ کے ساتھ ہی ہوم ورک کروں گا آپ بار بار ایریز نہیں کرتیں۔"کام چور طالب علموں کو کام چور استاد ہی پسند آتے ہیں۔

"ارے نہیں سارہ کو مت ستاؤ، میں کروادیا کروں گی۔"

www.novelsclubb.com

"کوئی بات نہیں آشو، اس وقت ویسے بھی نانی سوتی ہیں اور مجھے کوئی کام نہیں ہوتا ہے۔"

"آپ دونوں تیار ہیں تو مجھے کیا اعتراض، لیکن اگر عبداللہ پریشان کرے تو آپ مروت مت کیجئے گا۔"

"اچھا کل تم کالج جاؤ گی؟"

"ہاں، کیوں کوئی کام ہے؟"اللہ جانے اسے صبح والے حادثے کی خبر تھی یا نہیں۔اسے تو یہ بھی علم نہیں تھا کہ یہ بات اس گھر کے لیے حادثہ تھی یا معمول۔

"نہیں،ایسے ہی پوچھا۔"

جب کہ اس کی پریشانی کل آرِب کو اوپر ناشتہ پہنچانے کی تھی۔

رات وہ دیر تک پڑھتی رہی لیکن وہ نہیں آیا۔آج وہ بار بار وقت دیکھ رہی تھی۔اس کے کان آہٹوں پر لگے تھے۔آنکھیں بند ہونے لگیں تو اسے اندر آنا پڑا۔وہ دروازہ بند کرنے تک امید کر رہی تھی کہ کاش وہ آجائے۔نیند کے باوجود چھت کو تکتے ہوئے وہ بہت دیر تک سو نہیں سکی تھی۔نیند کی وادی میں ڈوبنے سے پہلے کسی نے سر گوشی کی کہ وہ کیوں آج اس کی منتظر تھی؟اور اس نے غنودگی میں خود کو یقین دلایا کی اسے صبح ناشتے کے متعلق پوچھنا تھا۔امی کے بعد زندگی میں کوئی دلچسپی نہیں بچی،ماننے والی سائرہ کو کب ایک زندگی اور ایک بندے میں اتنی دلچسپی ہو گئی کہ مسلسل اسی کا خیال غالب تھا،اسے خود اس کا علم تھا نہ احساس نہیں تھا۔

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤

صبح صدیقہ بیگم کو اوپر ناشتہ بھیجنے کی فکر تھی۔انھوں نے اپنا ناشتہ بھی آج کمرے میں کیا تھا، وہ بھی بڑا مختصر۔دو بار ان کے یاد دلانے پر اسے کہنا پڑا کہ ابھی وقت ہے لیکن جب تیسری بار بھی انھوں نے کہا تو وہ باورچی خانے میں چلی آئی۔

ٹرے تیار کرنے کے بعد اس نے باہر جھانکا، شبّو کے برتن دھونا ہو گئے تھے۔

"تم یہ اوپر دے آؤ، برتن میں رکھ دیتی ہوں۔"

شبّو کے جانے کے بعد وہ برتن جگہ پر رکھ رہی تھی کہ نفیسہ اندر آئیں۔

"شبّو کہاں ہے؟"انہوں نے پوچھا۔

"اوپر گئی ہے۔"اس نے آہستہ سے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

وہ کچھ کہے بغیر چائے بنانے لگیں۔ذرا دیر بعد ہی شبّو واپس آ گئی۔

"شمشاد بی کو فون کیا تھا۔وہ جلدی آنے کی کوشش کر رہی ہیں، شاید اگلے ہفتے تک آ جائیں۔تم کمرے کی اچھی طرح صفائی کر لینا۔"

"جی۔"

"اور یہاں جن چیزوں کی جگہ تم نے بدل دی ہے، انھیں واپس پرانی جگہوں پر رکھ دینا ورنہ ان کی باتیں سننا آنے کے بعد۔"

شبّو برتن رکھنے لگی تو وہ اپنے کمرے میں آگئی۔

"دے دیا ناشتہ؟" صدیقہ بیگم نے بڑی بے صبری سے پوچھا۔

"جی، شبّو دے آئی ابھی۔"

وہ اب کسی اور بات پر غصہ تھی۔

ایک ملازمہ کی اتنی فکر اور گھر والوں کو لاوارث چھوڑ رکھا ہے۔ مسلسل اس کا جھکا سر، آنسہ، احسان احمد اور نفیسہ کو سوچ سوچ کر اس کا ذہن اسے کچھ کرنے پر اکسا رہا تھا لیکن وہ اپنی محدود حیثیت میں کیا کر سکتی تھی؟ دن بھر وہ یہ ہی سوچتی رہی۔

"وہ یہاں ناشتہ کرتے ہی کیوں ہیں؟ باہر کر لیں۔۔۔ کیا وہ اتنے مفلس ہیں؟ یا یہ بھی یہاں کا حکم ہے کہ گھر میں ہی ناشتہ کھانا ہونا چاہیے۔۔۔؟" وہ الجھتی رہی۔

www.novelsclubb.com

رات میں بلی کے لئے دودھ نکالتے ہوئے چولہے پر ڈھکی پتیلی دیکھ کر اسے نیا خیال آیا۔ اس نے آرِب کو ٹھنڈا کھانا کھاتے دیکھا تھا اور وہ یہ تبدیل کر سکتی تھی۔

کیبینٹ کھنگالتے ہوئے اسے مطلوبہ ہاٹ پاٹ مل گئے۔ ایک بہت چھوٹا تھا اور ایک بہت بڑا تھا۔ بڑی دیر تک غور و خوص کے بعد اس نے چھوٹے والے میں چاول گرم کر کے رکھے۔ سالن گرم کر کے ایک پیالے میں نکالا اور وہ پیالہ گرم روٹی کے ساتھ بڑے ہاٹ پارٹ میں رکھ دیا۔ بڑی احتیاط سے وہ دونوں ہاٹ پاٹ اٹھا کر ہال میں میز پر رکھ آئی۔ باہر آ کر نوٹس سے صفحہ پھاڑ کر اس پر 'ڈائننگ ٹیبل' لکھا اور واپس باورچی خانے میں آئی۔ سلیب پر وہ کاغذ کا ٹکڑا رکھ کر اس پر گلاس رکھ دیا۔

"لیکن وہ تو معمول کی طرح سیدھا پلیٹ اٹھا کر پتیلی کھولتے ہیں۔ ان کا ادھر ادھر دیکھنا مشکوک ہے۔"

www.novelsclubb.com

پتیلی کے ڈھکن پر رکھا تو اڑنے کا ڈر تھا۔ پھر خیال آیا کہ کاغذ کو چسپاں کر دینا چاہیے لیکن اب اس وقت چسپاں کرنے کا سامان کہاں سے لائے۔ ذرا دیر سوچنے کے بعد اس نے چاولوں کی پتیلی کا ڈھکن کھول کر کاغذ اس میں رکھ دیا۔

"یہ تو نظر آجائے گا، لیکن اگر آج چاول کھائے ہی نہ تو؟" وہ پھر باہر آئی اور ایک اور پرزے پر ڈائننگ ٹیبل لکھا اور کاغذ کا وہ پرزہ اس نے روٹی کے ڈبے میں رکھ دیا۔

"اب سالن پینے سے تو رہے۔" اس کے اندر بچوں جیسا دبا دبا سا جوش ابھر رہا تھا۔ اس نے کمر پر ہاتھ رکھ کر پہلے میز پر رکھے برتنوں کو دیکھا پھر چولہے پر رکھے برتنوں کو۔

"مجھے کند ذہن کہنے والے آج دیکھ لیں میری ذہانت!" اس نے غائبانہ اپنی پیٹھ تھپتھپائی۔

سائرہ بی بی کو کون خبر کرتا کہ یہ ذہانت نہیں 'ت' پر ختم ہوتا کوئی اور جذبہ ہے۔

اب پڑھائی کیا خاک ہونا تھی۔

"کل ڈبل پڑھ لوں گی۔" اس نے خود کو دلاسہ دیا اور سب سمیٹ کر اندر آ گئی۔ لیکن کان ہال اور باورچی خانے کی آہٹوں پر لگے تھے تو نظر گھڑی کی سوئیوں پر۔

www.novelsclubb.com

ساڑھے بارہ بجے کے قریب اسے آہٹ سنائی دی اور وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ دل کیا دروازے کی جھری سے ہال میں جھانکے لیکن چپ کیے بیٹھی رہی۔ اب وہ وقت دیکھ رہی تھی۔ جب یقین ہو گیا کہ وہ کھا کر جا چکا ہو گا، تب اس نے آہستہ سے ہال میں کھلنے

والا دروازہ ذرا سا کھولا۔ہاٹ پاٹ میز پر نہیں تھے۔اس نے جھٹ پورا دروازہ کھولا اور باورچی خانے میں آئی۔دونوں برتن سلیب پر رکھے تھے اور پلیٹ معمول کی طرح سنک میں۔اس نے چولہے پر رکھے برتنوں میں جھانکا،ان میں کاغذ نہیں تھا۔بغیر آواز کیے اس نے برتن دھو کر خشک کیے اور واپس جگہ پر رکھ دیے۔جب وہ واپس آکر بستر پر لیٹی تو دل بری طرح دھڑک رہا تھا جیسے ساری دنیا سے چھپا کر کامیاب چوری کر کے آئی ہو۔

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡

اگلی صبح پہلی بری خبر یہ ملی کہ اس کے امتحان کی تاریخ کا اعلان ہو گیا تھا۔فون میں پیغام دیکھ کر اس کا دل ڈوبنے لگا تھا۔اس نے خود کو تسلیاں دے کر سنبھالا کہ کافی پڑھائی ہو گئی ہے اور بقیہ جو وقت بچا ہے اس میں ہو جائے گی۔

www.novelsclubb.com

خود کو ڈھارس دیتی وہ آرِب کا ناشتہ بنانے آئی تو شبّو باورچی خانے سے باہر نکل رہی تھی۔

"باجی آج آپ اوپر چلی جانا۔"اس کے ہاتھ میں کافی کا مگ تھا۔"مجھے آنسہ باجی کا کچھ کام کرنا ہے۔"

"یہ کام آج ہی کرنا تھا۔" اس نے دل میں سوچا۔ کل والی ذہانت کے مظاہرے کے بعد آج صبح اس کا سامنا، سوچ کر ہی سائرہ کے ہاتھ پیر پھول رہے تھے۔

ناشتہ بناتے ہوئے وہ مسلسل دعا کر رہی تھی کہ کوئی آجائے اور اسے اوپر نہ جانا پڑے۔ لیکن ایسا نہیں ہوا آخر کو ٹرے لئے وہ ہی دروازے کے باہر پہنچی۔ دستک کے جواب میں دروازہ کھولتا آرب نظر جھکائے کھڑی سائرہ کو دیکھ کر حیران ہوا۔ اس کے ہاتھ سے ٹرے لیتے ہی سائرہ پلٹ کر سیڑھیاں پھلانگ گئی۔ پہلی بار وہ اتنی تیزی سے سیڑھیاں اتری تھی۔

آرِب کا شکریہ دل میں ہی رہ گیا۔ چند لمحوں میں ہی اس نے کئی جملے سوچ ڈالے تھے۔

سانسیں درست کرتی وہ باورچی خانے میں داخل ہوئی اسی وقت آشبہ ہال میں پہنچی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ذرا پہلے آتی تو۔" اس نے دل ہی دل میں آشبہ کو مخاطب کیا۔

"دادی اور آپ کا ناشتہ ہوا؟ "

"نہیں ابھی۔"

"آپ بیٹھیں، آج ناشتہ میں بناتی ہوں۔"

"کالج نہیں گئی؟"

"سمسٹر ٹیسٹ کی ڈیٹ شیٹ آگئی ہے، کلاسس نہیں ہیں اب۔"

"میرا ابھی امتحانوں کا ٹائم ٹیبل مل گیا۔"

"ارے واہ! چلیں ساتھ میں پڑھائی کرتے ہیں۔"

"تمھیں پتا تو ہے میں کسی کے ساتھ یا کوئی میرے ساتھ پڑھ ہی نہیں سکتا۔"

"یہ بھی ہے۔"

آشبہ کا تیار کردہ ناشتہ کرتے ہوئے، ان تینوں کو خبر ہی نہ ہوئی کہ ٹرے واپس رکھنے کے بہانے ادھر آیا آرِب ان تینوں کو دیکھ کر ٹرے دروازے کے باہر رکھ کر وہیں سے پلٹ گیا تھا۔

رات میں کھانا گرم کرتے ہوئے وہ سوچ رہی تھی۔

"روزا تنی جلدی کمرے میں چلی جاؤں گی تو پڑھائی بالکل نہیں ہو گی میری۔" اوون کا استعمال اسے نہیں آتا تھا اس لیے وہ چولہے پر ہی کھانا گرم کر رہی تھی۔

"ان کے جانے کے بعد میں پھر باہر آجایا کروں گی۔" چولھا بند کرتے ہوئے اس نے ارادہ کیا۔

ایک مسئلہ حل ہوا تو دوسرا خیال موجود تھا۔

"اگر کسی دن پکڑی گئی تو؟"

"میں کیا چوری کر رہی ہوں جو پکڑی جاؤں گی۔"

"تو پھر کیا ہے یہ۔۔۔۔؟"

"یہ تو مدد ہے۔"

www.novelsclubb.com

ہاٹ پاٹ کے ساتھ پلیٹ اور گلاس رکھ کر وہ لائٹ بند کر کے باہر آئی۔ کرسیاں اور بلی وہیں سیڑھیوں کے نیچے چھوڑ کر کمرے میں چلی گئی کہ آرِب کے جانے کے بعد دوبارہ پڑھنے بیٹھنا تھا۔ پھر وہی آہٹوں کا انتظار۔

جب اسے یقین ہو گیا کہ اب آرِب چلا گیا ہو گا،اس نے پہلے ہال کا دروازہ کھولا۔سب کچھ میز پر ہی رکھا تھا۔وہ ذرا سا الجھی لیکن پھر جھوٹی پلیٹ نے بتایا کہ وہ کھانا کھا کر جا چکا ہے۔وہ بنا آواز اور آہٹ کیے میز تک آئی۔گلاس کے نیچے دبا کاغذ دیکھ کر دل بری طرح بے قابو ہوا۔اس نے گلاس ہٹا کر کاغذ اٹھایا اس پر 'تھینک یو' لکھا تھا۔وہ کئی انوکھے اور نو مولود احساسات میں گھری کرسی پر بیٹھ گئی۔کچھ دیر کے لئے وہ بالکل بھول گئی تھی کہ آدھی رات میں گھر کا کوئی فرد ادھر بھی آ سکتا ہے۔ذرا دیر بعد وہ سرخ چہرہ لیے اپنی ذہانت کے نشان مٹا رہی تھی۔

باورچی خانے کی لائٹ اور دروازہ بند کرنے کے بعد وہ اپنی نوٹس لے کر پھر اپنی جگہ پر آ گئی اور اوپر اپنا شکریہ اس تک پہنچتا دیکھ آرِب بھی کمرے میں چلا گیا۔

بہت دیر تک کوشش کرنے کے بعد بھی دل،ذہن،توجہ سب پڑھائی پر مرکوز ہونے سے انکاری تھے۔اچانک ہی وہ رونے لگی۔

"ایسے کس طرح میں امی کی خواہش اور خواب پورا کر سکوں گی۔۔۔یا اللہ میری مدد کر،یہ میرا آخری امتحان ہو،اس کے بعد مجھے بالکل نہیں پڑھنا،ان کی کتابوں اور

پڑھائی سے مجھے چھٹکارا دے۔" ذرا دیر بعد ہی وہ نالائق اور کام چور طالب علموں کی طرح پڑھائی چھوڑ کر دعاؤں میں مشغول ہو گئی تھی۔

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤

عبداللہ روز دوپہر میں اس کے ساتھ ہوم ورک کرنے چلا آتا۔ اس کی عادت تھی میز پر چڑھ کر بیٹھتا۔

"آپ کرسی پر بیٹھ کر کیوں نہیں لکھتے؟" سائرہ نے میز پر تقریباً لیٹ کر ورک شیٹ مکمل کرتے عبداللہ سے کہا۔

عبداللہ نے سر اٹھا کر بڑے پر سوچ انداز میں اسے دیکھا۔

"دیکھیں۔۔۔۔" وہ میز سے اٹھ کر کرسی پر بیٹھا۔ "اس لیے۔"

www.novelsclubb.com

عبداللہ کے قد کے لحاظ سے میز بہت اونچی تھی۔

"تو اس کا حل ہے ناں رکیں۔۔۔۔۔۔" وہ اٹھ کر کمرے میں آئی اور وہاں سے دو کشن لا کر کرسی پر رکھے۔

"اب بیٹھیں یہاں۔" اس نے عبداللہ کو اٹھا کر کرسی پر بٹھایا۔

"ٹھیک ہے ناں۔"اب میز اس لیول پر تھی کہ وہ کرسی پر بیٹھ کر لکھ سکتا تھا۔

"ہمم۔"عبداللہ نے سر ہلایا۔سائرہ نے ورک شیٹ اور پنسل اس کے آگے کی۔

"اب لکھیں۔"وہ گھوم کر دوسری کرسی پر بیٹھی ہی تھی کہ ٹھٹھک گئی۔

ڈرائنگ روم کے دروازے پر آنسہ کھڑی تھی اس کا دل بیٹھ گیا۔

"اب یقیناً ڈانٹ پڑے گی۔ "

"تمہیں تنگ تو نہیں کرتا عبداللہ؟"خلاف توقع وہ عام سے لہجے میں کہتی میز کی طرف آنے لگی۔

"بالکل نہیں۔"

"مما! آپ سب سے یہ ہی کوئیشن کیوں کرتی ہیں؟"عبداللہ نے منھ پھلایا۔

"کیوں کہ آپ مما کو بہت تنگ کرتے ہو۔"آنسہ نے قریب آکر ورک شیٹ میں جھانکنے کی کوشش کی تو عبداللہ نے ورک شیٹ چھپائی۔

"آپ مت دیکھیں ورنہ ایریز کر کے مجھے دوبارہ لکھنے کہیں گی۔" آنسہ نے ہنستے ہوئے اس کی بال بگاڑے۔

وہ دونوں وقت کھانے کی میز پر سب کے ساتھ نظر آتی تھی۔ اس دن کے بعد سے سائرہ نے اس کا وہ روپ دوبارہ نہیں دیکھا تھا۔ اس نے غور کیا تھا کہ وہ اپنی دادی کو بھی حتی الامکان نظرانداز کرتی ہے اور سائرہ نے یہ بھی نوٹ کیا تھا کہ صدیقہ بیگم چپکے چپکے اسے دیکھتی رہتی تھیں۔ اتنے دنوں میں اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ اپنے باپ کی بے انتہا لاڈلی ہے۔ جب سے وہ آئی تھی، نفیسہ بھی وقت بے وقت باورچی خانے میں اس کے لئے کچھ نہ کچھ تیار کرتی نظر آتیں۔ اس دوران کئی بار اس کا شوہر عالم بھی آچکا تھا۔ وہ جب آتا رات کا کھانا کھانے کے بعد ہی اس کی واپسی ہوتی تھی۔

"بہت شکریہ، تم نے میری بہت بڑی مشکل آسان کر دی۔" وہ سائرہ سے مخاطب ہوئی۔ "ورنہ اس کے لئے ٹیوٹر رکھنا پڑتا جو مجھے بالکل پسند نہیں۔"

وہ بس مسکرا کر رہ گئی۔

"کچھ چاہیے آپ کو؟" اسے اچانک خیال آیا کہ وہ کسی کام سے آئی ہو گی۔

"نہیں، میں عبداللہ کو دیکھنے آئی تھی، مزید ڈسٹرب نہیں کروں گی۔"

"رائٹ پر اپر لی۔" وہ عبداللہ کو تنبیہ کر کے واپس چلی گئی۔

"ساری تلخی اور کڑواہٹ تو بس۔۔۔۔۔" اس نے بہت برے دل سے سوچا۔ اسے بھی علم نہیں ہوا تھا کب وہ 'مخالف خیمے' میں چلی گئی تھی۔

شمشاد بی آ گئیں اور اسے بڑی خوشی ہوئی کہ وہ 'ٹیم آرِب' کا حصہ تھیں۔

آرِب کے جانے کے بعد اپنے کارنامے کے نشانات مٹا کر وہ دوبارہ بڑی دلجمعی سے پڑھنے بیٹھ جاتی۔ خیالات ہاتھ چھڑا کر بھٹک بھٹک جاتے اور دل و ذہن مچل مچل کر نئی راہگزر کی طرف لپکتے۔ وہ بار بار سب کو ڈانٹ ڈپٹ کر اپنی منزل اور امی کی خواہش یاد دلاتی۔ سرکشی پر آمادہ جذبات کبھی کبھی اسے رلا دیتے۔ ایسے وقت میں وہ اور اونچی آواز میں رٹا لگانے لگتی۔ اس رسہ کشی میں برا حال اس کے گلے کا تھا۔ صبح اٹھتے ہی اکثر اسے نیم گرم پانی میں نمک ڈال کر غرارے کرنے پڑتے۔

اس نے موبائل اٹھا کر وقت دیکھا اور پھر نوٹس سامنے والی کرسی پر رکھتے ہوئے کھڑی ہو گئی۔ بلی اس کے پیچھے آنے لگی تو اس نے پلٹ کر انگلی اٹھا کر اسے ڈپٹا۔

www.novelsclubb.com

"یہیں بیٹھو، لا رہی ہو۔" لیکن آج وہ کچھ ماننے کو تیار نہ تھی۔ وہ باورچی خانے میں دودھ نکال رہی تھی تب بلی اس کے پیروں کے پاس آن کھڑی ہوئی۔

"ارے۔۔۔ تم اندر کیسے آ گئی؟" اس نے فوراً جھک کر اسے گود میں اٹھایا۔ اگر وہ ابھی یہاں دوڑنا یا آواز نکالنا شروع کر دیتی تو سارے راز عیاں ہو جانے تھے۔

"اب اندر نہیں آنا تم نے۔" اس نے باہر کرسی کے پاس دودھ کا پیالا رکھتے ہوئے اسے نیچے اتارا۔ پہلے وہ اندر جاتی تو دروازہ بند کر لیا کرتی تھیں لیکن جب بلی فرمانبرداری سے وہیں بیٹھی رہتی تو اس نے یہ احتیاط ترک کر دیا تھا اور آج وہ اس کے پیچھے اندر آ ہی گئی۔

"یہ لکشمن ریکھا ہے تمہاری اس کے آگے نہیں آنا۔" اس نے دوسری کرسی آگے رکھتے ہوئے کہا۔ باورچی خانے کے دروازے کے پاس آ کر وہ کچھ دیر اسے دیکھتی رہی کہ کہیں پھر پیچھے نہ آ جائے۔ بلی دودھ چھوڑ کر اب کہیں نہیں جا سکتی تھی اور پیٹ بھرتے ہی وہ سستی سے وہیں پڑی رہتی۔

"شاید اسے آج زیادہ ہی بھوک لگی تھی اس لیے اندر آ گئی تھی۔" وہ مطمئن سی اپنا کام کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

آرِب بائیک کھڑی کر کے اس طرف آیا تو باورچی خانے سے آتی روشنی دیکھ کر رک گیا۔ پھر دبے قدموں سے آگے بڑھا۔ سیڑھی کے نیچے کرسیاں خالی تھیں۔ بلی نے آہٹ پر سر اٹھایا، پھر جانا پہچانا چہرہ دیکھ کر واپس پیالے میں زبان چلانے لگی۔

"تو آج۔۔۔۔۔۔" اس نے آگے جا کر احتیاط سے باورچی خانے میں جھانکا، سائرہ کی اس طرف پشت تھی۔

وہ اسی احتیاط سے پیچھے آ گیا۔ کرسی پر رکھی نوٹس اٹھائی۔ سب سے اوپر اس کا نام تحریر تھا۔

"سائرہ عبدالقدیر۔"

اس نے آہستہ سے نام دہرایا۔ وہ فوٹو کاپی کیے کاغذوں کا پلندہ اپنے 'اوور یوز' کی کہانی بیان کر رہا تھا۔ وہ اسے الٹ پلٹ کر دیکھنے لگا۔

سائرہ ڈائننگ ٹیبل سجا کر باورچی خانے کا لائٹ بند کرتی باہر نکلی اور دوسرے قدم پر ہی حیرت سے جامد ہو گی۔ آرِب آہٹ پر پلٹا تھا۔ یہ کہنا غلط ہو گا کہ اس اتفاق کے لیے اس نے کوشش نہیں کی تھی۔

بلی کی میاؤں میاؤں پر وہ حرکت میں آکر آگے بڑھی پھر رک گئی۔ کہاں جائے، کیا کرے فی الحال اسے سمجھ نہیں رہا تھا۔

آرِب قریب آیا اور نوٹس اس کی طرف بڑھائی جو اس نے لے لی۔

"اس اہتمام۔۔۔۔۔۔۔" اس نے باورچی خانے کی طرف اشارہ کیا۔ "۔۔۔کے لئے بہت احسان مند ہوں۔" اس کی ہتھیلیاں یوں بھیگی جیسے رنگے ہاتھوں پکڑی گئی ہو۔

"اپنی پڑھائی چھوڑ کر اس کام میں وقت برباد۔۔۔۔۔۔۔۔۔" سائرہ نے بے اختیار کہا۔

"نہیں۔۔۔۔۔" اور آرِب کے چہرے کو دیکھتے ہی وہ بھول گئی کہ کیا کہنے جا رہی تھی۔

"نہیں کیا۔۔۔۔۔۔؟" وہ اس صورتحال سے محظوظ ہو رہا تھا۔ وہ نوٹس سینے سے لگائے نیچے دیکھنے لگی۔ بلی نے پھر آواز نکالی۔

www.novelsclubb.com

"اس کا کوئی نام رکھا ہے؟"

"کس کا۔۔۔۔بلی کا؟" اس نے بلی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہمم، بلی کا۔"

"نہیں۔"

"اب یہ تمہاری بلی ہے اور پالتو جانوروں کے نام ہوتے ہیں۔"

'تمہاری' سنتے ہی نوٹس پر اس کی انگلیاں اور مضبوط ہو گئیں۔

"مم۔۔۔۔میں جاؤں؟"زیادہ پرانی بات نہیں تھی کہ سینے میں قید بدن کا وہ رئیس حصہ چپ چاپ اپنا کام کیے جاتا تھا جو فلحال کسی طرح اس کے قابو میں نہیں آ رہا تھا۔

"میرے جانے کے بعد بھی باہر نکل کر پڑھنا ہی ہے۔اس لئے آرام سے بیٹھو، میں ابھی چلا جاؤں گا۔"سائرہ نے نظروں کا رخ اس کی طرف کیا۔بے قابو دھڑکنوں کے ساتھ ایک خوش گوار سا احساس اس کے اندر اترا، بڑی دل رُبا مسکراہٹ تھی آرِب کی۔

www.novelsclubb.com

"ہو۔۔۔ہو گئی۔۔۔۔میری پڑھائی۔"

"اچھا!"آرِب کی نظروں نے اسے پھر سر جھکانے پر مجبور کیا۔

چند لمحے یوں ہی گھبرائی اور گڑبڑائی سائرہ کو دیکھتے رہنے کے بعد وہ اس کے بازو سے گزر کر باورچی خانے میں چلا گیا۔سائرہ کی جان میں جان آئی۔سرعت سے اپنی نوٹس

اور فون اٹھا کر وہ کمرے میں چلی آئی۔بلی اور کرسی اس نے سیڑھیوں کے نیچے ہی چھوڑ دی تھی۔

"یہ کیا ہوا؟"وہ کبھی خوش ہوتی اور کبھی اس خوش ہونے پر حیران۔

رات بھر چھت کو گھورتی بڑی دیر تک وہ سونے کی کوشش ہی کرتی رہی۔رات کے آخری پہر شاید آنکھ لگی تھی۔ صبح دیر سے ہڑبڑا کر اٹھتے ہی اسے پہلا خیال کرسی اور بلی کا آیا۔پچھلا دروازہ کھول کر باہر آئی تو کرسیاں دروازے کے باہر اپنی جگہ پر رکھی تھیں اور بلی غائب تھی۔بلی کا پیالہ نلکے کے پاس دیکھ کر جو مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر پھیلی،اس کا اثر چہرے پر دن بھر تھا۔

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡

www.novelsclubb.com "عبداللہ۔۔۔۔"

"ہمم۔۔۔۔"

"اگر آپ کے پاس ایک پیٹ کیٹ ہو تو آپ اس کا نام کیا رکھیں گے؟"

"میرے پاس تو کوئی پیٹ کیٹ نہیں۔"اس نے پنسل روک کر سر اٹھایا۔

"اگر ہو تو۔۔۔؟"

"کیا ہو رہا ہے؟" آشبہ دوڑتی ہوئی اندر آئی۔

"ٹیسٹ ختم؟" اس کی خوشی دیکھ کر سائرہ نے مسکرا کر پوچھا۔

"ہاں۔۔۔ ختتتم۔" اس نے ہاتھ پھیلا کر اپنا اطمینان ظاہر کیا۔ "اب آپ اپنی پڑھائی پر توجہ دیں، عبداللہ کو میں دیکھ لوں گی۔"

"لیکن مجھے سارہ آنٹی سے ہی پڑھنا ہے۔"

"سارہ آنٹی کے ایگزامز ہیں جلد ہی۔ اس لیے انھیں اپنی اسٹڈیز کرنی ہیں۔"

"پھر اوکے۔" عبداللہ نے سر ہلایا۔

"یعنی تم مجبوری میں مجھ سے پڑھو گے؟" آشبہ نے آنکھیں پھاڑیں۔ "کیا جادو کیا ہے سارہ آپ نے اس پر؟"

سائرہ کو ہنسی آگئی۔

"شی آنٹی آپ انھیں پیٹ کیٹ کا نام سجیسٹ کریں۔" وہ آشبہ کو کام سونپ کر دوبارہ ورک بک پر جھک گیا۔

"ہیں۔۔۔۔؟" آشبہ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے باری باری دونوں کو دیکھا۔

"کس کی پیٹ کیٹ بھئی؟" اسے امید نہیں تھی بات یوں عبداللہ اور اس کے درمیان سے آگے نکل جائے گی۔

"اچھا وہ، بھائی کے کمرے کے باہر والی بلی؟" اسے یاد آگیا کہ اس نے پہلے بھی آشبہ کو بلی کے بارے میں بتایا تھا۔ سائرہ نے سر ہلایا۔

"ہاں وہ آپ سے زیادہ مانوس ہے، آپ کی اسٹڈی پارٹنر۔۔۔"

"بلی کا نام۔۔۔۔ ہمم۔۔۔ عبداللہ آپ ہی بتاؤ کوئی نام رکھیں؟"

www.novelsclubb.com

عبداللہ پینسل ٹھڈی پر مارتے ہوئے سوچنے لگا۔

" اس کا کلر کیسا ہے؟"

"وائٹ۔۔۔ اینڈ گولڈن۔"

"موٹی ہے؟"

"ایوریج، نہ موٹی نہ پتلی۔"

"بے بی ہے یا۔۔۔۔۔۔"

"رکو، اتنے سوال جواب سے اچھا ہے میں یہیں لے آکر آتی ہوں اسے۔" آشبہ کھڑی ہوئی۔

سائرہ روکتی رہ گئی لیکن وہ باورچی خانے سے باہر نکل گئی۔ اتفاق کہ اس وقت بھی بلی گملے میں بیٹھی تھی۔ وہ اسے گود میں اٹھائے سیڑھیاں اتر رہی تھی کہ اوپر چڑھتے آرِب سے ملاقات ہو گئی۔

"ارے آپ اس وقت گھر کیسے؟"

www.novelsclubb.com

"کچھ ڈاکیومینٹس بھول گیا تھا وہ لینے آیا ہوں۔"

"ڈاکومنٹس کیوں؟ سب خیریت؟"

"ہاں سب خیریت ہے، تم اسے لے کر کہاں جا رہی ہو؟"

"نیچے اس کا 'نام کرن' ہو رہا ہے۔" وہ ہنسی۔ "اسے دیکھ کر عبداللہ اس کا نام تجویز کرنے والا ہے۔"

"یہ تو آسان ہے، سلیپی یا سنہری ہی ہو سکتا ہے اس کا نام۔" وہ مسکرایا۔

"ہا۔۔۔ بالکل صحیح نام بتایا آپ نے، یہ سوتی ہی رہتی ہے۔"

"چلو، مجھے دیر ہو رہی ہے۔" اس نے آشبہ کو نیچے اترنے کا راستہ دیا۔

"ہاں جائیں، ویسے میرے ٹیسٹ ختم ہو گئے ہیں، کسی رات آئس کریم کھانے چلیں پلیز۔" اس نے سیڑھیاں اترتے ہوئے کہا۔

"چلیں گے جلد ہی۔" اس نے یقین دلایا۔

"آرِب بھائی نے دو نام بتائے ہیں، اس میں سے کوئی ایک چوز کر لیں۔" بلی کے ہمراہ ہال میں داخل ہوتے ہوئے اس نے اعلان کیا۔

"بی انکل آئے ہیں۔۔۔۔" عبداللہ کرسی چھوڑتا اس سے پہلے آشبہ نے اسے روکا۔

"وہ کام سے آئے ہیں، واپس جائیں گے۔ آپ نام بتائیں، سلیپی یا سنہری؟"

www.novelsclubb.com

سائرہ آرِب کی اس وقت آمد اور پھر دونوں نام سن کر حیران رہ گئی۔اس نے سنا تھا اور اسے یاد بھی تھا۔

"بتائیں بھی۔۔۔۔۔"آشبہ نے پھر کہا۔وہ جو کسی اور منظر میں لوٹ گئی تھی اس کی آواز پر واپس حال میں آئی۔

"سنہری۔"اس کے جواب پر آشبہ نے عبداللہ کو دیکھا۔

"اوکے،سنہری۔ "وہ بھی مان گیا۔

"آج سے تمھارا نام سنہری۔"آشبہ نے بلی کو پکڑ کر سامنے کرتے ہوئے اطلاع دی۔

"ارے یہ بلی کو کیوں اندر لے آئے۔" تبھی ہال میں داخل ہوتیں شمشاد بی نے کہا۔

"اب یہ بلی نہیں سنہری ہے۔"آشبہ نے تصیح کی۔

www.novelsclubb.com

"جو بھی ہے اسے باہر لے جاؤ ورنہ روز کچن میں دھوم مچائے گی۔"

"بڑی اچھی بلی ہے اندر نہیں آتی ہے۔اس کا گھر بھائی کے دروازے کے باہر ہے۔"

"اچھا،پہلے تو کبھی نہیں دکھائی دی وہاں۔"

"آپ کے جانے کے بعد ہی آنے لگی ہے۔" ان دونوں کی طویل گفتگو شروع ہو چکی تھی۔

کسی کے لیے اہم اور خاص ہونے کا احساس یا اپنی معمولی باتیں کسی کو یاد رہنے کی خبر، سائرہ وہاں ہوتے ہوئے بھی وہاں نہیں تھی۔ وہ ایک اجنبی مگر خوبصورت شہر میں داخل ہو چکی تھی۔

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤

اس رات کے بعد آرِب اسے پھر نظر نہیں آیا تھا۔ وہ واقعی مصروف تھا یا اس کی پڑھائی کا خیال اسے دیر کرنے پر مجبور کرتا تھا، سائرہ کو یہ سوچنے کی فرصت نہیں تھی۔ اس کی تیاری اور امتحانوں کی فکر دیکھ کر عبداللہ کی پڑھائی بھی آشبہ نے سنبھال لی تھی۔

وہ صدیقہ بیگم کو دوائیاں دے رہی تھی تب آشبہ چلی آئی۔

"دادی آرِب بھائی آرہے ہیں، آئس کریم کھانے چلیں گے۔"

"تم جاؤ بیٹا۔"

"چلیں دادی، ہم پہلے بھی تو گئے ہیں، اس بار تو سارہ اور عبداللہ بھی ہیں۔"

"میں۔۔۔۔۔؟نہیں۔۔۔۔پڑھنا ہے ابھی، دو دن بعد پیپر ہے۔"

"جاؤ بیٹا پڑھ پڑھ کر بھی دماغ خشک ہو جاتا ہے۔ تھوڑی تفریح ہو جائے گی۔"

"آپ بھی چل رہی ہیں دادی، ہم سب جائیں گے۔"

"ضد نہ کرو آشو، میرا بالکل دل نہیں ہے۔ شمشاد بی کو میرے پاس بھیج دو۔" انھوں نے لیٹتے ہوئے حتمی اعلان کیا۔

"چلیں نا دادی، شمشاد بی کو بھی ساتھ لیے چلتے ہیں۔"

"سارہ کو لے کر جاؤ۔" وہ نہیں مانیں بلکہ اسے جانے پر تیار ہونا پڑا۔

شمشاد بی کو بلایا تو وہ بھی فرش پر تکیہ لگا کر لیٹ گئیں۔ آشبہ نے بتایا یہ ان دونوں کا مخصوص انداز ہیں اب وہ اس طرح نیند آنے تک باتیں کرتی رہیں گی۔

ذرا دیر بعد وہ آشبہ اور عبداللہ کے ساتھ گیٹ پر کھڑی تھی۔

"بائیک پر ہم سب کیسے بیٹھیں گے؟" عبداللہ اس سے قبل بائیک پر گیا تھا۔

"ظفر بھائی کی کار لے کر آ رہے ہیں بھائی۔"

"ہمارے پاس بھی تو ہے کار، پھر ان کی کیوں؟"

"لو آگئے بھائی۔" قریب آتی کار کو دیکھ کر آشبہ نے کہا اور عبداللہ کا ہاتھ پکڑے گیٹ کے باہر نکلی جبکہ وہ وہیں کھڑی رہی۔ کار کے رکتے ہی وہ دونوں اندر بیٹھ گئے، تب وہ جیسے ہوش میں آئی اور گیٹ بند کر کے پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی جہاں عبداللہ اگلی دونوں سیٹ کے درمیان سے تقریباً آدھا آرِب پر جھکا تھا۔

"چلو اب ٹھیک سے بیٹھو۔" آشبہ نے اس کی جاری بات درمیان سے کاٹ کر اسے پیچھے کیا۔

"آج مجھے آپ کا کیفے دیکھنا ہی دیکھنا ہے۔" سائرہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے اس نے اعلان کیا۔

www.novelsclubb.com

آرِب نے مسکراتے ہوئے کار آگے بڑھائی۔

آئس کریم پارلر پہنچنے تک ان تینوں کی باتیں جاری تھی۔ وہ خاموش سامع بنی ان تینوں کی بے تکلفی پر کچھ حیران اور زیادہ خوش ہوتی رہی۔

دوکان تو چھوٹی تھی لیکن اس کے باہر کھلے حصے کا رقبہ کافی بڑا تھا جہاں میزیں اور کرسیاں رکھی تھیں۔ وہاں موجود لوگوں کی تعداد بتا رہی تھی کہ کافی مقبول جگہ ہے۔ آشبہ نے اس کے ساتھ ایک میز سنبھال لی تھیں جبکہ عبداللہ آرِب کا ہاتھ تھامے اچھلتے کودتے اندر چلا گیا تھا۔

آشبہ نے اسے بتایا کہ وہ آرِب کے ساتھ اکثر وہاں آتی ہے۔ کبھی دادی کو بھی ساتھ گھسیٹ لیتی ہے اور اگر آنسہ آئی ہو تو عبداللہ بھی۔ وہ اسی کے پاس سوتا تھا اس لیے اسے اکثر خبر ہی نہیں ہوتی کہ وہ ان دونوں کے ساتھ گیا ہے۔ آرِب کو آشبہ کی پسند کا علم تھا اور عبداللہ نے اپنی پسند کا انتخاب کیا تھا۔ آرِب نے اسے کون تھمایا جو اس نے شکریہ کے ساتھ لے لیا۔ اس کی امی کو آئس کریم بہت پسند تھی وہ بھی مینگو فلیور والی۔ اسے ہر جگہ امی یاد آجاتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے کون سا فلیور لیا ہے؟" باتوں کے دوران آشبہ نے آرِب سے پوچھا۔

"کسٹرڈ ایپل۔"

"اور آپ کا؟" آشبہ نے سائرہ سے پوچھا۔

"سیم۔"جواب آرِب کی طرف سے آیا۔

"اچھا،آپ کو ایک بات بتانا تو بھول ہی گئی۔"اسے اچانک یاد آیا۔

"بڑی پھوپو کے یہاں شادی ہے اور آپ انکار نہیں کریں گے۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ پھر اپنی باتوں میں مگن ہو چکے تھے لیکن سائرہ کی دھڑکنوں کی رفتار بدل گئی تھی۔وہ اس مقام پر تھی جہاں چھوٹی سی بات، معمولی سا اتفاق،خواب و خواہش کی بلیک اینڈ وائٹ دنیا کو یک بیک رنگین کر دیتا ہے اور ان رنگوں کی کشش خوش فہمی کی تتلیوں کو کھینچ لاتی ہے۔

آشبہ اور عبداللہ نے اس کے بعد مزید آئس کریم لی تھی۔وہ سب وہاں سے آرِب کے کیفے پہنچے،جہاں ظفر کا انتظار کر رہا تھا۔یہ فلموں اور ڈراموں والا،خوابناک ماحول اور خوبصورت انٹیریئر والا کیفے تھا۔اپنے خیال پر اسے ہنسی آئی کہ اس نے اسے ویٹر تصور کیا تھا۔

"خیر! یہاں کا ویٹر ہونا بھی معولی بات نہیں ویسے۔"انگریزی حروف 'سی' یا کافی کا 'سی' کے ساتھ لکھے بورڈ پر 'دی سی کیفے' پڑھتے ہوئے اس نے سوچا۔

وہ عبداللہ کو کیفے کی سیر کرا رہا تھا اور آشبہ اس کی معلومات بڑھا رہی تھی۔

"اپنا کافی ہاؤس کھولنا بھائی کا بڑا پرانا خواب تھا۔ وہ اپنے فرسٹ ائیر سے ہی چھٹیوں میں کوئی نہ کوئی جاب یا کام کیا کرتے تھے، ان کے لیے گھر میں رہنا مشکل تھا اس لیے اس طرح خود کو مصروف رکھتے تھے۔ گریجویشن کے بعد انہوں نے جاب کے ساتھ پارٹ ٹائم ایم بی اے کیا اور پھر ظفر بھائی کے ساتھ مل کر یہ کیفے اسٹارٹ کیا۔ انہی دنوں ابو اور چاچا نے پرانے میٹل فرنیچر کے علاوہ لکڑی کے فرنیچر کا نیا کام بھی شروع کیا تھا اور وہ دونوں چاہتے تھے کہ بھائی وہ سنبھال لیں لیکن انھوں نے صاف انکار کر دیا۔ دونوں پھوپو نے بھی انہیں بہت سمجھایا لیکن وہ نہیں مانیں۔ کچھ سالوں میں ہی ان کا 'ڈی سی کیفے' بہت کامیاب اور مشہور ہو گیا ہے کہ اب کوئی انھیں کچھ نہیں کہتا۔" وہ اداسی سے مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

سائرہ نے دور عبداللہ اور ظفر کے ساتھ کھڑے آرِب کو دیکھا۔ چھ سالہ عبداللہ کے چہرے جیسا ہی جوش و خروش اور خوشی اس کے چہرے پر بھی تھی۔

"خوابوں کی تعبیر سامنے ہو تو چہرہ ایسا ہوتا ہے۔" اس نے سوچا۔

"آپ خودکار کیوں نہیں خرید لیتے؟"واپسی میں آشبہ نے سوال کیا۔

"شی آنٹی۔۔۔۔۔"عبداللہ نے نیند سے بوجھل آنکھیں بمشکل کھولیں۔"گیراج میں سے صرف دو کار کی جگہ ہے اس لیے۔"

"تم جاگ رہے ہو؟"آشبہ نے مڑ کر اسے دیکھا۔

"آپ اتنی باتیں کر رہی ہیں کہ نہیں سو سکتا۔"

"ہاااا۔۔۔۔بہت بولنے لگے ہو عبداللہ۔۔"وہ دونوں شروع ہو گئے تھے۔سائرہ رئیر ویو مرر میں اس کی آنکھیں دیکھ رہی تھی، جن میں اداسی در آئی تھی۔ تبھی آرِب نے بھی مرر میں دیکھا۔اسے خبر ہی نہیں تھی کہ وہ ہی اداسی اس کی اپنی آنکھوں سے بھی جھلک رہی ہے جو ایک اداس بندے کو بے چین کر گئی۔چند لمحے تھے لیکن ان کی نظریں ایک دوسرے کو پڑھتیں اطراف سے کٹ گئی تھیں۔

"بولیں ناں بھائی۔۔۔۔"آشبہ کی قدرے اونچی آواز پر وہ دونوں اس ٹرانس سے باہر آئے تھے۔

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤

ان کی گلی میں مجید چاچا رکشا چلاتے تھے۔امتحان کے دنوں میں اسے امتحان گاہ پہنچانے اور پھر وہاں سے واپس گھر چھوڑنے کا کام وہ ہی کیا کرتے تھے۔ہر بار امی ان سے بات کیا کرتی تھیں اس بار اسے اس کام کے لیے سبینہ کو کہنا پڑا۔دو دن لگاتار یاددہانی کے بعد تیسرے دن سبینہ نے ان سے بات کی اور ان کا فون نمبر اسے دیا۔مجید چاچا سے خود بات کرنے کے بعد اس کی ایک بڑی فکر ختم ہوئی تھی۔اس کے پیپر لگاتار تھے بس آخری پیپر سے پہلے تین دن کی چھٹی تھی۔

"سارہ کل تمھارا پیپر ہے ناں؟"آرِب کے ساتھ ناشتہ کرتے ہوئے صدیقہ بیگم نے پوچھا۔

"جی نانی۔"اس کا ستا اور سنجیدہ چہرہ وہ پچھلے کئی دن سے دیکھ رہا تھا۔

"بیٹا،سارہ کے امتحان ہیں،تم ذرا اسے روز چھوڑ دیا کرو اور لے بھی آیا کرو۔امتحانوں کی فکر میں اس نے تو خود کو بے حال کر لیا ہے۔"ان کی بات پر آرِب نے بغور ان کا چہرہ دیکھا۔

کیا وہ اس کا ارادہ بھانپ گئی تھیں؟ وہ آج آنسہ سے سامنا ہونے کا رِسک جانتے ہوئے بھی اسی نیت سے ان کے ناشتے کے وقت نیچے آیا تھا کہ ان کے سامنے اسے یہ آفر کرے۔

"آؤ بیٹھو تم بھی۔" وہ سائرہ سے کہہ رہی تھیں۔

"نانی میں نے مجید چاچا سے کہہ دیا ہے۔ وہ ہمارے پڑوسی ہیں۔ میں ہر امتحان میں ان کے ساتھ ہی آتی جاتی رہی ہوں۔"

"اچھا، اگر وہ جانا پہچانا ہے تو ٹھیک ہے۔ ناشتہ کر لو اب۔"

وہ ان کے بازو والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ جیسے جیسے امتحان قریب آ رہے تھے اسے امی کی یادیں اور باتیں بھی اتنا زیادہ تنگ کرنے لگی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"امتحان کا وقت کیا ہے؟"

"پیپر کا ٹائم دس بجے کا ہے۔ میں نو سوا نو بجے نکلوں گی یہ ہی وقت مجید چاچا کو بھی دیا ہے۔"

"اچھا ہے۔" صدیقہ بیگم نے سر ہلایا۔

"ناظمہ کے یہاں شادی ہے۔" اب وہ آرِب سے مخاطب ہوئیں۔

"جی، آشو نے بتایا تھا۔"

"تو بیٹا غائب مت رہنا اس دوران، ناظمہ بھی کہہ رہی تھی تمہیں کئی دن سے فون لگا رہی ہے، تم اٹھاتے ہی نہیں ہو۔"

"میرے پاس ان کا نمبر نہیں ہے ورنہ ضرور اٹھاتا۔" یہ سچ تھا یا بہانہ لیکن آرِب نے جھکے سر اور دھیمی آواز میں یوں کہا کہ صدیقہ بیگم لمحہ بھر کو ہاتھ روک کر اسے دیکھنے لگیں۔

"اپنی دادی کی یہ بات مان لو۔۔۔۔" ان کے دھیمے لہجے میں التجا تھی یا حسرت کہ سائرہ ان کی سمت دیکھنے پر مجبور ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"۔۔۔۔اور شادی میں شرکت کرو۔" اتنا کہہ کر وہ پلیٹ پر جھک گئیں۔

سائرہ نے سامنے دیکھا اور اس کی نظر کا اثر تھا کہ اس نے نوالہ منہ میں رکھتے ہوئے سر اٹھایا۔ سائرہ کے چہرے پر ہلکا سا تاسف تھا۔

اگلے دن کے لیے اس نے الارم یوں سیٹ کیا تھا کہ تیار ہو کر نو بجے نیچے پہنچ سکے پھر بھی اسے دیر ہو گئی۔ نیچے اتر کر اس نے دادی کے کمرے میں جھانکا، وہ پلنگ پر لیٹی تھیں اور سائرہ کہیں نہیں تھی۔ وہ گیٹ کی سمت بڑھا اور باہر سے آشبہ کی آواز سن کر ذرا تسلی ہوئی۔

"اللہ نے چاہا تو پیپر اچھا ہو گا، فکر نہ کریں۔"

"تم دعا کرنا پلیز۔"

"دادی نے پڑھ کر دم کیا ہے اور وہ دعا بھی ضرور کریں گی اور میرا تجربہ ہے ان کی دعاؤں سے پیپر بہت اچھا جاتا ہے بلکہ راز کی بات بتاؤں تو میرا رزلٹ میری پڑھائی نہیں بلکہ دادی کی دعاؤں کا نتیجہ ہوتا ہے۔" آشبہ اسے ریلکس کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

آرِب باہر پہنچا تو وہ رکشا میں چڑھ رہی تھی۔ بیٹھتے ہی اس نے آرِب کو دیکھا۔

"چاچا جی آپ وقت پر انھیں لینے پہنچ جانا۔" آشبہ نے تاکید کی۔

"بیٹا میں امتحان ختم ہونے تک وہیں رکوں گا، اس کے بعد کوئی سواری نہیں لوں گا۔"

"بہت اچھے۔۔۔۔۔۔ارے! آج جلدی جا رہے ہیں۔" وہ آرِب کو دیکھ کر چونکی۔ وہ جواباً عادتاً مسکرایا۔

"گڈ لک۔" اس نے نروس سی سائرہ سے کہا۔

"تھینک یو۔" اس ٹینشن میں بھی خوش فہمی کی تتلیاں مچلنے لگی تھیں۔

"چلوں بیٹا؟" مجید چاچا نے پوچھا۔

"ہاں چلیں۔اللہ حافظ۔" اس نے باری باری دونوں کو دیکھا۔

چاچا نے پیڈل مارا اور رکشا آگے بڑھ گیا۔رکشا کو دور جاتے دیکھ کر آرِب کے ذہن میں ایک خیال کوندا اور اگلے ہی لمحے اس نے خود کو ڈپٹا۔

"یہ بڑی فضول حرکت ہو گی۔"

www.novelsclubb.com

"آج آپ جلدی جا رہے ہیں؟ کوئی خاص کام؟"

"ہممم۔" دور جاتی رکشا کو تکتے ہوئے آرِب کی اس پر سوچ ہممم نے پہلی بار آشبہ کو مشکوک کیا۔

اس کے پرچوں کے دوران گھر والے سبھی ناظمہ کے یہاں شادی میں مصروف تھے۔ آنسہ گھر میں ہوتی تھی اور اس کے لیے شمشاد بی بھی۔اس کے پرچے اتنے اچھے گئے تھے کہ اسے پاس ہونے کی امید بندھ گئی تھی۔

رات میں آرِب کو میز پر گرم کھانا برابر مل رہا تھا لیکن وہ نظر نہیں آ رہی تھی۔ناشتہ بھی شبّو اوپر پہنچا رہی تھی۔آشبہ سے اسے اس کا ٹائم ٹیبل پتا چل چکا تھا۔اسی لیے وہ آج پھر ایک خطرناک سامنے کا متوقع رسک لیے کر ہال میں آشبہ اور دادی کے ساتھ موجود تھا۔

سائرہ نے شمشاد بی کے ہاتھوں اس کا ناشتہ ہال میں بھجوا دیا اور خود باورچی خانے میں مصروف رہی۔

www.novelsclubb.com

"لگتا ہے آج صبر نہیں ہوا۔"شمشاد بی نے پلیٹیں اس کے آگے رکھتے ہوئے کہا۔

اس لیے نیچے چلے آئے۔"

"جی۔۔۔"وہ مسکرایا۔

"جاؤ تم بھی بیٹھ جاؤ۔" شمشاد بی نے واپس آکر اس سے کہا۔

"آپ بیٹھیں، میں چائے لے کر آتی ہوں۔"

"تمھیں تو پتا ہے میں صبح ہی کر لیتی ہوں پھر اس کے بعد سیدھا کھانا۔"

"آجائیں سارہ۔" آشبہ نے اسے آواز لگائی۔

"جاؤ۔ ویسے بھی تم نے چائے تو چڑھا دی ہے۔"

اسے ہال میں آکر کرسی سنبھالنی ہی پڑی۔

"میں نے آشو سے کہا تھا ناں کہ مصروف ہوں، نہیں آپاؤں گا۔" وہ صدیقہ بیگم کی کسی بات کا جواب دے رہا تھا۔

"آج چلیں بھائی۔ ابو یا چاچا دونوں میں سے کوئی ایک ہی ساتھ ہوتا ہے اور ایک ڈرائیور کی وجہ سے ایک گاڑی میں سب کو ٹھونس کر جانا پڑتا ہے۔" اس نے مسئلہ گڑھا۔

"آپ کو شوق نہیں لیکن ہمیں ڈرائیور کی ضرورت ہے۔"اس نے مسکین شکل بنائی۔

آرِب نے مسکراہٹ چھپائی۔ سیون سیٹر میں ٹھونس کر جانے کا سوال ہی نہیں تھا۔

"آج کی جو بھی مصروفیت ہے ملتوی کر دو یا جلد نپٹا کر چار بجے تک آ جانا گھر۔"صدیقہ بیگم نے حتمی انداز میں کہا۔

"ہاں دادی اور آج سارہ کو بھی ساتھ لے چلتے ہیں۔ "

"میں۔۔۔۔۔؟ نہیں آشو۔۔۔۔۔۔"

"کیا نہیں، دو دن کی چھٹی ہے ویسے بھی، فریش ہو جائیں گی وہاں۔ "

"نہیں میں۔۔۔۔"

"چلو بیٹا۔ یہ مہندی ہلدی کی رسمیں تو لڑکیوں بالیوں کے لیے ہی ہوتی ہیں۔ پڑھائی کل کر لینا۔"

"کچھ گھنٹے کی تو بات ہے اور پڑھنے کے لیے آپ کے پاس آج شام تک کا وقت بھی تو ہے۔"

www.novelsclubb.com

چائے ختم کر کے آرِب جانے کو کھڑا ہوا تو آشبہ نے پوچھا۔

"آرہے ہیں نا آپ؟"

"شام میں میسج کرتا ہوں، تیار رہنا۔"

آشبہ نے 'یاہو' جیسا کوئی نعرہ لگایا لیکن سائرہ کو وہ بھی 'تیار رہنا' ہی سنائی دیا تھا۔

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡

اس کے پاس اس وقت جو سب سے اچھا جوڑا تھا، وہ زیب تن کیے وہ تیار تھی۔

"آپ تیار نہیں ہوئیں ابھی تک؟" آشبہ تیار ہو کر آئی تو پوچھا۔

"ہو تو گئی ہوں۔" آشبہ نے اسے سر سے پیر تک بغور دیکھا۔ گلے، آستین اور دوپٹے پر ایمبریڈری والا وہ گلابی انار کلی ٹھیک ٹھاک تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہمم، آپ یہاں شادی کی تیاری سے تو نہیں آئی تھی۔" اس نے اس کا ہاتھ پکڑا۔ "آئیں میرے ساتھ۔" وہ اسے اپنے کمرے میں لے آئی۔

پھر اس کے لاکھ انکار کے باوجود آشبہ کا کاجل، لائنر، لپ اسٹک، جھمکے اور آشبہ کے جوتے پہن کر وہ بقول آشبہ، اب تیار تھی۔

"میں اس میں چل نہیں پاؤں گی آشو۔" دو قدم چلتے ہی اس نے احتجاج بلند کیا۔

" اتنی سی تو ہیل ہے۔"

"میرے لیے اتنی سی نہیں، گر جاؤں گی دیکھنا تم۔"

"کچھ نہیں ہوتا۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کمرے سے باہر لے آئی۔

صدیقہ بیگم، آشبہ، عبداللہ اور وہ ہی باقی تھے۔ باقی سب کب کے جا چکے تھے۔

" کتنی دیر کر رہے ہیں بی انکل!" اس انتظار سے عبداللہ سب سے زیادہ تنگ تھا۔

" چلیں، وہ باہر آ گئے ہیں۔" آشبہ جو فون میں اس کا پیغام پڑھ رہی تھی کھڑی ہو گئی۔

"شمشاد بی سے کہہ دو کہ ہم جا رہے ہیں۔" صدیقہ بیگم نے آشبہ دے کہا۔

"دادی رکیں، وہ سیدھا کیفے سے آئے ہیں، ایسے حلیے میں کیسے جا سکتے ہیں۔" آشبہ کو اچانک خیال آیا۔ وہ باہر نکل گئی اور پھر ذرا دیر بعد واپس آئی۔

"وہ دس منٹ میں ریڈی ہو کر آ رہے ہیں۔ چلیں ہم تب تک کار میں بیٹھتے ہیں۔"

"پہلے شمشاد بی سے کہہ دو ہم جا رہے ہیں۔" دراصل انھیں تنہا آنسہ کی فکر تھی۔

"جی۔" آشبہ شمشاد بی کو اطلاع دینے چلی گئی جو شاید اس وقت اپنے اور شبّو کے مشترکہ کمرے میں سو رہی تھیں۔

سائرہ نے پلنگ سے نیچے اترنے میں ان کی مدد کی پھر وہ ہال اور ہال سے ڈرائنگ روم ہوتے ہوئے باہر گیراج تک آئے۔

"آپ بھی اپنی مما سے کہہ دو۔" انھوں نے عبداللہ سے کہا۔

" انھیں پتا ہے۔" وہ سب سے پہلے کار میں بیٹھا تھا۔

وہ اپنی تیاری سے باخبر خوامخواہ سر جھکائے بیٹھی رہی۔ آج اس میں رئیر ویو مرر میں دیکھنے کی ہمت نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

ناظمہ پھوپو کے گھر رنگ و بو کا سیلاب تھا۔ وہاں سب کو دیکھ کر اسے تو آشبہ کی تیاری بھی پھیکی لگ رہی تھی اس کا تو خیر شمار ہی نہ تھا۔

وہ صدیقہ بیگم کے ساتھ چپکی رہی۔ آشبہ بھی رسموں اور کزنز میں گم ہو گئی تھی۔ صدیقہ بیگم اپنی ہم عمر خواتین میں گھری، پرانے قصے اور آج کی باتیں کرتیں، بہت خوش لگ رہی تھیں۔ وہ کچھ دیر ان کی باتیں سنتی رہی پھر کھڑکی سے نظر آرہے لان کے سنسان گوشے میں چلی آئی۔ دو منزلہ عمارت کا یہ دایاں حصہ سرگرمی اور آوازوں سے خالی تھا۔ وہاں احاطے کی دیوار کے ساتھ نیم اور گل مہر کے گھنے درخت تھے۔ وہ وہاں ٹہل رہی تھی کہ سبینہ کا فون آگیا۔ پہلے تو وہ بہت حیران ہوئی کہ ایک پرچہ باقی ہے اور وہ شادی میں آئی ہے پھر غصہ اور افسوس کہ اسے کیوں نہیں بتایا ورنہ وہ بھی آتی۔ آخری پرچے کے بعد وہ اس سے ملنے آئے گی کیونکہ ایک خاص بات کرنا ہے یہ کہہ کر اس نے فون رکھ دیا۔ سائرہ نے اس خاص بات پر دماغ نہیں لگایا۔ بات کرتے ہوئے مسلسل چلنے سے اب جوتا اسے بری طرح پریشان کر رہا تھا۔ قریبی کیاری کی دیوار پر بیٹھ کر اس نے پیر آزاد کیے۔ جوتے نے کاٹ لیا تھا اور چھالا پھٹ چکا تھا۔ اسے دیکھ لینے کے بعد دوبارہ جوتے پیر میں ڈالنا اس کے لیے بہت مشکل تھا۔ ذرا دیر بعد وہ اندر آئی تو اس نے جوتے ہاتھ میں پکڑ رکھے تھے۔ آرِب، دادی کے بازو میں بیٹھا تھا۔ جسے صدیقہ بیگم نے خاص اپنی کسی دیرینہ سہیلی سے ملوانے بلایا تھا۔ سامنے کرسی پر

www.novelsclubb.com

بیٹھتے ہوئے اس نے ہاتھ میں پکڑے جوتے فرش پر رکھے تو آرِب نے اس کے پیروں کو دیکھا۔

"میں جاؤں دادی۔" اس نے بڑے احترام سے اجازت مانگی۔

"ہاں ہاں جاؤ بیٹا، ہم بڑھیوں میں بور ہو رہے ہو گے۔" دادی کی بجائے ان کی سہیلی نے جواب دیا۔

وہ سعادت مندی سے وہاں سے اٹھ گیا۔

"اب پوتے کی شادی کا سوچو صدیقہ۔" ان کی سہیلی نے کہا۔

"ہاں۔" انھوں نے موضوع بدل دیا۔

کچھ دیر بعد آشبہ آ گئی۔

www.novelsclubb.com

"چلیں کھانے کے لیے۔ بھوک نہیں لگی آپ سب کو۔" اس نے سب سے پہلے دادی کو ہاتھ پکڑ کر اٹھایا۔

"بھوک تو بہت لگی ہے۔" مائرہ بھابھی کی دادی سب سے پہلے کھڑی ہوئی تھیں۔

"میں آتی ہوں، آپ سب چلیں۔"

"جلدی آئیں۔"

آشبہ کے اصرار پر اس نے سر ہلانے پر اکتفا کیا وہ دراصل سوچ رہی تھی کہ جوتے ہاتھ میں لے کر جائے یا جوتے یہاں چھوڑ کر ننگے پیر؟

اس نے جھک کر پیروں کا معائنہ کیا۔ سرخی تو کئی جگہوں پر تھی لیکن چھالا بائیں انگوٹھے کے قریب ایک ہی تھا۔

"پہن لیتی ہوں، بس تھوڑا لنگڑاؤں گی اور کیا!" وہ سیدھی ہوئی اور دروازے سے اندر داخل ہوتے آرِب کو دیکھ کر بے اختیار کھڑی ہو گئی۔ کمرے میں اس کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹھو۔" قریب آ کر آرِب نے کہا اور کچھ نہ سمجھنے کے باوجود اس نے تعمیل کی۔

آرِب نے جیب سے بینڈ ایڈ نکالی اور پنجے موڑ کر فرش پر بیٹھا۔ سائرہ نے اس کا اگلا عمل سمجھتے ہی پیر پیچھے کھینچ لیے۔

"پلیز۔" آرِب نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ پیر پکڑ کر خود ہی سامنے نہ کر لے، یہ خیال آتے ہی اس نے جھجھکتے ہوئے پیر آگے کیا۔

آرِب نے اس کے چھالے پر بینڈ ایڈ لگائی۔ چند سیکنڈ لگے تھے اور اتنی دیر سائرہ کا دل دھڑکنا اور وہ سانس لینا بھول گئی تھی۔ کھڑے ہو کر آرِب نے جیب سے مزید بینڈ ایڈ نکالی۔

"جہاں جہاں شوز تنگ کر رہا ہے لگا لو۔" اس نے ہاتھ آگے کیا اور سائرہ نے خاموشی سے ساری بینڈ ایڈ مٹھی میں بھینچ لی۔ وہ رکا نہیں تھا فوراً باہر نکل گیا تھا۔

بڑی توجہ سے بینڈ ایڈ لگاتی سائرہ کے گرد آج خوش فہمی کی تتلیاں منڈلا نہیں رہی تھیں بلکہ وہ پورے وثوق سے محو رقص تھیں۔

www.novelsclubb.com

اگلے دن پڑھائی کے دوران ذہن و دل بھٹک بھٹک کر ناظمہ پھوپو کے گھر کے اس کمرے میں پہنچ جاتے اور گدگداتے جذبات اسے خوابوں کے انوکھے جہان میں لیے پھرتے لیکن جلد ہی وہ لوٹ آتی اور خود کو پھٹکارتی کہ اتنا خوش نہیں ہوتے ورنہ

رزلٹ کے بعد کہیں رونا ہی نہ پڑ جائے۔اسے کہاں خبر تھی کہ یہ نوبت امتحان کے نتائج سے پہلے ہی آجائے گی۔

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤

سبینہ کی بات سن کر مارے حیرت اور غصے کے اس کی قوت گویائی ہی سلب ہو گئی تھی اور اس کے بھینچے لب سے بے نیاز سبینہ بدستور جاری تھی۔

"آج اگر امی زندہ ہوتیں تو بے انتہا خوش ہوتیں۔غیر اور اجنبی خاندان میں شادی سے لاکھ درجہ اچھا ہے کہ تم میری دیورانی بنو گی۔"

سائرہ کو سمجھ نہیں آیا اس بات پر قہقہہ لگائے یا سر پیٹے۔امی کے ہوتے سبینہ یہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی، کجا اس طرح فیصلہ سنانا۔یہ خیال آتے ہی غصہ اور حیرت زائل ہو گئے۔یہ ہی تو اس کی سچائی تھی کہ امی نہیں تھیں اور سبینہ اپنی مرضی کے ساتھ ساتھ اب اس کی بھی مالک تھی۔اس نے جس طرح اسے یہاں بھیجا تھا بالکل اسی طرح وہ اسے اپنے گھر لے جا سکتی ہے،اس ادراک پر اس کا دل ڈوبنے لگا۔لیکن یہ کسی کی دیکھ بھال کے لیے دوسرے گھر بھیجنے جیسا معاملہ نہیں تھا کہ وہ احتجاج نہ کرتی۔اس کی زندگی،اس کہ مرضی اور۔۔۔۔۔۔۔اور۔۔۔۔۔

"آپا۔۔۔۔" اسے اپنی آواز ہی اجنبی لگی۔" مجھے ابھی شادی نہیں کرنی اور آپ کے دیور سے تو بالکل نہیں۔" اس کا لہجہ ناگواری اور ناپسندیدگی عیاں کر رہا تھا۔

"عمر ہوگئی ہے تیری شادی کی۔" سبینہ کا لہجہ بھی اسے اس کی 'حیثیت و مقام' جتانے والا ہو گیا تھا۔

"اور کون ہے جو تیرے لیے سوچے گا، رشتہ دیکھے گا، شادی کروائے گا؟ یہ سب مجھے ہی کرنا ہے۔ نہ ماں نہ باپ نہ کوئی اور رشتہ دار، نہ تو کوئی حسین پری نہیں، نہ ہمارے پاس کوئی جائداد ہے، تو ہی سوچ ایسی لڑکی سے کون کرے گا شادی؟ اور پھر میں اکیلی جان کہاں کہاں دیکھو؟ میرے ساتھ بھی ہزاروں جھمیلے ہیں، کب تک تیرے لیے فکر کرتی رہوں؟ تجھے نظر کے سامنے رکھنے کا اس سے اچھا طریقہ کیا ہے بتا بھلا؟ اور مان لیں کہ کہیں تیرا رشتہ پکا کر دوں میں، تو شادی اور جہیز کا خرچہ کون پورا کرے گا؟ امی کچھ نہیں چھوڑ کر گئی ہیں۔ یہ تو میرا احسان کے اپنے سسرال والوں کو راضی کر لیا اور وہ بنا جہیز اور بارات کے سادگی سے نکاح اور رخصتی کے لیے مان بھی گئے ہیں ورنہ یتیم اور غریب لڑکی کو کوئی نہیں پوچھتا۔" سبینہ کے احسانات سن کر اس کا دم گھٹ رہا تھا۔

"میں ابھی صدیقہ نانی اور دونوں ممانیوں سے بات کر کے جاؤں گی، تیرے امتحانوں کی وجہ سے رکی تھی۔ تیرے یہاں سے جانے سے پہلے انھیں کوئی دوسری لڑکی کا انتظام بھی تو کرنا ہو گا۔ ہفتہ دس دن کے بعد ہی کوئی تاریخ رکھ لیتے ہیں۔"

وہ ہمیشہ کی طرح سب طے کر چکی تھی۔ اسے سبینہ کا مقصد سمجھ آ رہا تھا۔ سائرہ نے آنکھیں پونچھتے ہوئے سر اٹھایا اور دروازے کے باہر کھڑے آرِب کو دیکھ کر ساکت ہو گئی۔

"ایک دو دن میں میرے ساتھ چل کے اپنی شاپنگ کر لینا۔ صدیقہ نانی اور ممانی آ گئے ہیں ناں، میں وہیں ان سے بات کرتی ہوں۔" سبینہ اپنی بات کہہ کر کھڑی ہوئی اور ہال والے دراوازے سے باہر نکل گئی۔

آرِب وہیں کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔ اُس کے چہرے کے تاثرات تھے یا اپنے سینے سے اٹھا درد، سائرہ کی آنکھیں چھلک پڑیں۔ دونوں میں اس نے پہلے نظر ہٹائی اور سر جھکا کر آنکھیں رگڑیں۔ آرِب باورچی خانے کے دروازے سے ہال میں جانے کی بجائے دادی کے کمرے میں داخل ہوا۔ بنا سوچے سمجھے یوں بے اختیار ہونے کا آرِب کا پہلا موقع تھا۔ ساری احتیاط بالائے طاق رکھ کر وہ اندر کیوں جا رہا ہے، اس نے سوچا نہیں

تھا۔اسے قریب پا کر ذرا دیر پہلے رگڑ کر خشک کی گئیں آنکھیں پھر بھیگ گئیں۔وہ نخلِ تمنا مجسم سامنے تھا،ابھی ابھی جس سے دستبردار ہونے کا حکم جاری ہوا تھا تو اس جیسی کمزور سی لڑکی اور کر بھی کیا سکتی تھی۔آرِب پلنگ کے قریب کھڑا اس کی لرزتی بھیگی پلکیں دیکھ رہا تھا۔یہ فیصلہ کرنا مشکل تھا کہ سامنے کا منظر زیادہ تکلیف دہ ہے یا ذرا دیر پہلے سنی بات۔

"ارے،آپ ادھر سے آرہے ہیں، جلدی آئیں،آج بریک فاسٹ میں نے بنایا ہے۔" ہال سے آئی آشبہ کی آواز پر سائرہ نے جھٹ چہرہ صاف کیا۔کچھ بعید نہ تھا کہ وہ اندر آجاتی اور اسی خیال نے آرِب کو فوراً ہال میں آنے پر مجبور کیا۔

"کیا بنایا ہے؟"آرِب اس کا ہاتھ تھام کر میز کی سمت بڑھا۔

اس نے بے دردی سے آنکھیں رگڑیں۔

ساری ہمت مجتمع کر کے وہ کھڑی ہوئی تھی کہ پیچھے سے شبّو کی آواز ابھری۔

"باجی! دادی کو چائے چاہیے۔"

"ہمممم۔"شکر تھا کہ ہال کی طرف اس کی پشت تھی۔

"آپ کی بہن کے لیے بھی بنا لینا، میں آنسہ باجی کا کام کر رہی ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔" اس نے حتی الامکان آواز کو سنبھال کر جواب دیا اور واش روم میں گھس گئی۔ منھ دھو کر باہر آئی اور میز پر نظر ڈالے بنا باورچی خانے میں آ گئی۔

چائے بناتے ہوئے وہ خود کو رونے سے روکنے کی کامیاب کوشش کرتی رہی۔ اس نے کن انکھیوں سے دونوں بہن بھائی کو بھی دیکھا اور آرِب کی صورت پر نظر پڑتے ہی سرگوشی ابھری 'تم تنہا نہیں!' لیکن یہ احساس خوشی اور حوصلہ دینے کی بجائے اسے پھر رلا گیا۔

"دو مجبور و بے بس انسان ساتھ ہوں بھی تو کیا۔" اس کے بعد اس نے ادھر دیکھنے کی غلطی نہیں کی۔ ٹرے میں چائے کے چار کپ رکھے وہ ہال میں آئی تو آشبہ نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے دادی کے ساتھ ناشتہ کر لیا تھا نا؟"

وہ اثبات میں سر ہلا کر سرعت سے وہاں سے نکل گئی۔ پیچھے آشبہ کا فون بجا تھا۔

ڈرائنگ روم میں اسی کا ذکر تھا۔

"پہلے سارہ کی مرضی تو پوچھ لو۔۔۔" اسے دیکھتے ہی صدیقہ بیگم نے کہا۔

اس کے دل میں شدت سے خواہش ابھری کہ ابھی سب کے سامنے انکار کر دے لیکن اس میں اتنی ہمت نہیں تھی، دوسرے سبینہ نے کہاں وقفہ لینا تھا کہ اسے یا کسی اور کو کچھ کہنے کا موقع ملتا۔

"نانی، سارہ بہت سمجھ دار اور فرمانبردار ہے ماشاءاللہ۔ وہ بھی جانتی ہے امی کے بعد اب بہن ہی سب کچھ ہے اور بہن کے ساتھ، ایک ہی گھر میں رہنے سے اچھی کوئی اور بات ہو ہی نہیں سکتی، امی تو بہت خوش ہوتیں اس فیصلے پر۔" اس کے لہجے کا بناوٹی پیار کیا کم تھا کہ اس پر آخری جملے کا جھوٹ! وہ چائے کے کپ سب کو تھما کر وہاں سے کچھ کہے بنا واپس ہو گئی۔

ہال میں آشبہ نہیں تھی۔ وہ آہٹ اور آواز پیدا کیے بغیر آرِب کے پیچھے سے گزر کر صدیقہ بیگم کے کمرے کی طرف جا رہی تھی کہ پیچھے سے آرِب نے پکارا۔ وہ اسی کا منتظر تھا۔

"سائرہ!" اس کے قدم خود بخود تھم گئے۔

"سائرہ۔۔۔۔" اسے اس پکار میں اس کی فریاد صاف سنائی دے رہی تھی۔'رکو، پلٹو، میری طرف دیکھو۔'لیکن وہ یونہی کھڑی رہی۔آرِب اس کے سامنے آیا۔وہ نظر جھکائے اپنے پیروں کو دیکھ رہی تھی۔

"سائرہ۔۔۔" اب کے اس نے بہت دھیرے سے کہا تھا۔سائرہ کے آنسو ٹپکنے لگے۔ کب سوچا تھا کہ کسی کے لبوں سے ادا ہوا اس کا نام اسے اس قدر رلائے گا۔

"روؤمت پلیز۔۔۔۔۔۔" یہ بھیگی آنکھیں اسے کسی اور منظر میں لے جاتی تھی۔وہ ایک قدم آگے آیا۔سائرہ کو اس کے جوتے نظر آرہے تھے۔اس کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی کہ نفیسہ شبّو کو آواز دیتی ہال میں آئیں اور سامنے کا منظر دیکھ کر ٹھٹھک کر رک گئیں۔نفیسہ کی آواز سنتے ہی سائرہ بھاگ کر صدیقہ بیگم کے کمرے میں بند ہو گئی۔آرِب نے آنکھ بند کر کے ایک گہری سانس لی اور ادھر ادھر دیکھے بنا باورچی خانے سے باہر نکل گیا۔

اندر سبینہ کی باتیں اور یہاں یہ منظر، شبّو کو کیوں آواز دی تھی، نفیسہ بھول گئیں۔وہ خود بھی کبھی اس صورتحال سے گزر چکی تھیں۔دل اور مرضی کہیں اور ہو اور شادی

www.novelsclubb.com

کی بات کہیں اور تو کیا حالت ہوتی ہے، انھیں اس کا تجربہ تھا۔ وہ واپس ڈرائنگ روم کی طرف مڑ گئیں۔ اچانک سبینہ کی باتوں میں ان کی دلچسپی بڑھ گئی تھی۔

بند دروازے سے ٹیک لگائے سائرہ کا دل یوں دھڑک رہا تھا آج تو وہ چوری کرتے رنگے ہاتھوں پکڑی ہی گئی تھی۔ سبینہ کا دیور اور اپنا مسئلہ کہیں دور چلے گئے تھے، اب اس پر نفیسہ نے کیا دیکھا اور سوچا اور وہ آرِب کے ساتھ کیا کریں گی، یہ خوف طاری تھا۔

سبینہ، صدیقہ بیگم کے ساتھ کمرے میں آئی تب تک وہ بمشکل خود کو سنبھال سکی تھی۔

"میں بھی آؤں گی شام میں ولیمے میں۔" سبینہ نے اسے اطلاع دی۔

www.novelsclubb.com

"ارے، ناظمہ خالہ کے یہاں۔" اس کے کچھ نہ سمجھ آنے والے تاثر پر سبینہ نے وضاحت دی۔

اس نے شادی اور دیور کا قطعی ذکر نہیں کیا تھا۔جب یک طرفہ فیصلہ سنا دیا تو پھر بار بار اس کا تذکرہ نہیں کرتے کہ یہ مقابل کو رائے دینے کا موقع بن جاتا ہے اور وہ سائرہ کو اتنی اہمیت نہیں دیتی تھی کہ پہلا موقع بھی دیتی۔

"چلتی ہوں نانی، شام میں ملاقات ہو گی۔" وہ صبح ہوتے ہی اسے یہ خبر سنانے آئی تھی۔

"میں نہیں آرہی وہاں۔"اس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یہ تو ایسی ہی ہے، کہیں آتی جاتی نہیں لیکن نانی آپ ضرور ساتھ لائیں اسے۔"سبینہ نے مسکراتے ہوئے صدیقہ بیگم کو مخاطب کیا۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں۔اب تو پر چے بھی نہیں ہیں، ضرور آئے گی سارہ بھی۔"

www.novelsclubb.com

وہ چلی گئی۔صدیقہ بیگم نے اس سے بات کرنا چاہی لیکن اس کے ماتھے کی شکنیں دیکھ کر رک گئیں۔

"لگتا ہے اپنی شادی کا ذکر اچھا نہیں لگا سارہ کو۔"انھوں نے دل میں سوچا۔

وہ نفیسہ کے ان دونوں کو دیکھنے اور سبینہ کے یوں فصیلہ سنانے پر کڑھتی ڈرتی اور سوچتی رہی۔ سبینہ کی باتیں اسے بری لگی تھیں لیکن حقیقت تو یہ ہی تھی کہ وہ تنہا تھی، غریب تھی، عام سی شکل وصورت والی تھی۔ یہ حقائق وہ بدل نہیں سکتی تھی لیکن وہ سبینہ کا اس کی مالک بن کر اس کے فیصلے کرنے کا اختیار اس سے چھین سکتی تھی۔ اپنی زندگی کے فیصلے خود کرنے کا حق بہر حال اسی کا تھا لیکن کیا یہ حق کافی تھا؟ نفیسہ کا ہال میں آنا اور آرِب کا جھکا سر نگاہوں میں گھومنے لگتا اور دل بیٹھ جاتا۔

صدیقہ بیگم سو گئی تھیں اور اسے پتا ہی نہیں چلا اس ادھیڑ بن میں کتنا وقت گزر گیا ہے۔ آشبہ آئی تو وہ اپنے خیالات سے باہر نکلی۔

"آئیں میرے ساتھ۔ اس نے ہاتھ پکڑ کر سائرہ کو اٹھایا۔ میری ہیلپ کریں ذرا۔"

وہ اسے لیے اپنے کمرے میں آئی اور دو ہینگر اس کے آگے کیے۔

"یہ ریڈ والا میں نے ولیمے کے لیے بنایا تھا لیکن اب وہ بہت اوور لگ رہا ہے، ایسا لگے گا میرا ہی ولیمہ ہے۔ آپ بتائیں ریڈ پہنوں یا یہ عید والا پنک؟"

"دونوں اچھے ہیں، لیکن جو ولیمے کے لیے بنایا ہے وہ ہی پہنو۔ اوور تو نہیں، اچھا ہے بہت۔"

"پکا؟"

"ہمم۔"

"اوکے تو یہ فائنل۔" اس نے سرخ جوڑے والا ہینگر کھڑکی کی پردے والی سلاخ میں ٹنگا دیا۔

"یہ بلیک سینڈل یا گولڈن شوز؟" اس نے اس کی جوتے والی دراز کھول کر اشارہ کیا۔

"گولڈن۔"

"یہ چوڑیاں آزمہ آپی لائی تھیں لیکن مجھے اچھی نہیں لگ رہی۔" اس نے بڑا سا چوڑیوں کا ڈبہ سامنے رکھا۔ "اور یہ پرانی ہیں۔" اس نے مزید چوڑیاں پلنگ پر پھیلائیں۔

"اچھی تو ہیں، رکو میں ان سب کو ملا کر سیٹ بنا دیتی ہوں۔"

وہ نئی پرانی چوڑیاں ملا کر اس کے جوڑے سے ملتا سیٹ تیار کرنے لگی۔

"واؤ، آپ تو ایکسپرٹ ہیں۔ میں اتنی دیر سے کچھ بھی ڈیسائیڈ نہیں کر پا رہی تھی اور آپ نے منٹوں میں سب کر دیا۔"

"میرا اڈریس بھی بتائیں آنٹی کو۔" عبداللہ دوڑتا ہوا اندر آیا۔

"دور۔۔۔دوو۔۔۔۔۔" آشبہ نے جھٹ جھک کر ہاتھ پھیلائے اور پلنگ پر بکھری چوڑیوں کے گرد حفاظتی حلقہ بنایا۔

"آنٹی کو میرا سوٹ اور شوز بھی بتائیں، جلدی جلدی۔۔۔۔" وہ کود رہا تھا۔

اس کے لبوں پر تبسم کھل گیا۔

"آشو کا کام کر لوں پھر آپ کا بھی دیکھوں گی۔"

www.novelsclubb.com

"بن گیا یہ سیٹ، باقی سب اٹھالو۔" اس نے چھوٹے ڈبے میں ہاتھ میں پکڑی چوڑیاں ترتیب سے رکھتے ہوئے کہا تو آشبہ نے سب سمیٹ لیا۔ اس کے بعد عبداللہ کے سیاہ تھری پیس سوٹ اور شوز کی رونمائی ہوئی۔

"واؤ! بہت اچھا، آپ تو ہیرو لگے گے پورے۔"اس کی بات پر عبداللہ کھل اٹھا۔

"اب آپ اپنے بتائیں۔"اس نے سائرہ سے کہا۔

"میں۔۔۔۔؟؟"اس نے تو ولیمے میں جانے کا سوچا ہی نہیں تھا لیکن اب وہ سبینہ کو جلد سے جلد انکار کرنے کے لیے وہ وہاں جانا چاہتی تھی۔

"سب سے اچھا ڈریس میں نے اس دن پہن لیا تھا اب۔۔۔۔۔ایک ہے گرے، وہ پہن لوں گی۔"

"ادھر آئیں آپ۔"آشبہ نے پھر اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور الماری کے سامنے کھڑا کیا۔

"ان میں دیکھیں کون سا اچھا لگ رہا ہے آپ کو۔۔"اس نے الماری کھول کر سامنے ٹنگے ہینگرز کی طرف اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"میں بتاتا ہوں۔"عبداللہ آشبہ کے ہاتھ کے نیچے سے نکل کر الماری میں گھسا۔

"نہیں آشو، جو ہے وہ پہن لوں گی میں۔۔۔"

"آپ کا اور میرا سائز ایک ہی ہے۔" وہ اس کی بات نظر انداز کر کے کپڑے ٹٹولنے لگی۔

"یہ والا آنٹی۔۔۔۔۔" عبداللہ نے ہینگر سے بلیو دوپٹہ کھینچا۔ "یہ میرا فیورٹ کلر ہے۔"

"پلیز آشو، عبداللہ۔۔۔۔۔۔"

"دیکھیں، آپ کے پاس دو آپشن ہیں، ان میں سے کوئی چوز کر لیں یا پھر ابھی چلیں مارکیٹ ہم نیا لے آتے ہیں۔" اس کا انداز قطعی تھا۔

"آنٹی یہ پرپل والا۔۔۔۔۔" عبداللہ نے دوسرا ہینگر کھینچا۔

"عبداللہ آنٹی کو چوز کرنے دیتے ہیں۔" آشبہ نے اسے پیچھے کھینچا۔

www.novelsclubb.com

"اگر آنٹی نے کوئی اچھا چوز نہیں کیا تو پھر میں نکالوں گا۔" اسے سائرہ کی طرف سے خدشہ تھا۔

"اوکے۔" آشبہ نے اسے پلنگ پر بٹھایا اور سائرہ کو آگے کیا۔

ان دونوں کو باری باری دیکھنے کے بعد وہ الماری کی طرف مڑی۔ ہینگر ہٹاتے ہوئے وہ دائیں طرف جارہی تھی کہ آشبہ نے روکا۔

"ادھر کے نہیں۔"اس نے دائیں طرف کے سارے کپڑے کونے میں کیے۔"یہ میرے کالج اور روز کے کپڑے ہیں، آپ کو ادھر سے سیلیکٹ کرنا ہے۔"اس نے بائیں طرف کے ہینگرز سامنے کیے۔

"یہ سب بہت زیادہ۔۔۔۔"

"ایگزیکٹلی، ہمیں شادی میں جانا ہے۔"

اس نے سب دیکھنے کے بعد نسبتاً ہلکا پھلکا سفید جوڑا نکالا جس پر سلور کام تھا۔

"گڈ چوائس!"پیچھے ہاتھ باندھ کر کھڑے عبداللہ اور آشبہ نے تالیاں بجائی۔اسے ہنسی آگئی۔

www.novelsclubb.com

پھر اس کی نہ نہ کے باوجود چوڑیوں، ائیر رنگز اور جوتوں کا بھی سوئمبر رچایا گیا۔ پچھلے تجربے سے سبق لیتے ہوئے اس نے قدرے استعمال شدہ اور فلیٹ سینڈل منتخب کی تھی۔

آج آنسہ بھی پہلی بار ادھر جا رہی تھی۔ وہ، شبّو، شعیب، نفیسہ، پروین، احسان احمد اور ضامن احمد جا چکے تھے۔

آرِب کو آج بار بار یاد دہانی اور فون کی ضرورت نہیں پڑی تھی۔ دوپہر میں آشبہ نے ایک بار کال کی تھی۔

"آج بھی پھوپو کی طرف جانا ہے، یاد ہے ناں؟"

"ہمم، کون کون ہیں؟"

"آزمہ اور فری آپی تو وہیں ہیں۔ باقی سب ابو اور چاچا کے ساتھ جائیں گے، آپ کے ساتھ دادی، شمشاد بی، میں، عبداللہ اور سارہ ہوں گے۔"

اس کے بعد وہ وقت سے پہلے پہنچ کر، تیار ہو کر نیچے آگیا تھا۔

www.novelsclubb.com

سب تیار تھے، آج دیر اس نے کر دی تھی۔

"اب چلیں ناں!" عبداللہ نے منھ بنایا۔

"ہو گیا بس یہ چوٹی بنا لوں۔" اس نے کنگھا اٹھایا۔

"ایسے ہی رہنے دیں سارہ۔"آشبہ نے اس کے ہاتھ سے کنگھا لے کر واپس رکھا۔" اتنے اچھے بال ہیں آپ کے اور آپ ہیں کہ چھپا لیتی ہیں۔میرے ہوں تو کبھی نا باندھوں۔"

"بالکل نہیں، میں کھلے نہیں چھوڑ سکتی۔"اس کی امی نے کبھی اسے بال کھلے نہیں چھوڑنے دیے تھے کہ نظر لگ جائیں گی۔

"اچھا پورے کھلے نہ چھوڑیں، بس اوپر یہ ہیئر بینڈ لگا لیں۔"اس نے اپنے کلچ سے موتیوں والا فینسی ہیئر بینڈ نکال کر اس کے بال اس میں قید کیے۔

"ہو گیا، کتنے اچھے لگ رہے ہیں۔اب چلیں سب۔"اس نے آواز لگائی۔

باورچی خانہ اور صدیقہ بیگم کے کمرے کا دروازہ بند کر کے وہ سب سے آخر میں پہنچی تھی۔سب اپنی جگہ سنبھال چکے تھے۔اس اتفاق کے بعد پھر نفیسہ کا سامنا نہیں ہوا تھا اور اب آرِب کی نظریں خود پر محسوس کر کے پھر وہ ہی حالت ہونے لگی تھی جو صبح تھی۔

www.novelsclubb.com

"چلیں بھائی۔" اس کے بیٹھتے ہی آشبہ نے رئیر ویو مرر ایڈجسٹ کرتے آرِب سے کہا اور اس نے کار شروع کی۔

تمام راستہ باقی سب گپ شپ کرتے رہے لیکن وہ دونوں خاموش تھے۔

آج ماحول مہندی والے دن سے مختلف تھا۔ باہر شامیانہ لگا تھا، افراتفری تھی، بھیڑ تھی۔

عبداللہ سب سے پہلے اتر کر بھاگا۔ شمشاد بی اور صدیقہ بیگم کے اترنے کے بعد اس نے باہر پیر رکھا ہی تھا کہ ہلکی آواز کے ساتھ موتیوں والا ہیئر بینڈ ٹوٹا اور اس کے بال پشت پر بکھر گئے۔ وہ واپس اندر ہو گئی۔

"آشو!" اس نے جھک کر آشبہ کو پکارا جو اس کے لیے رکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آئیں ناں۔"

"ہیئر بینڈ ٹوٹ گیا، میرے بال کھل گئے ہیں۔" وہ جھک کر موتی سمیٹنے لگی۔

"آ جائیں کچھ نہیں ہوتا، اندر کسی سے مل جائے گا۔"

پیچھے سے ہارن کی آواز آئی۔

"نہیں ایسے کیسے باہر آؤں۔۔۔۔۔پہلے۔۔۔۔"اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے آشبہ اندر آئی تو وہ چپ ہو گئی۔

"بھائی آپ کا رومال دیں۔"آشبہ نے دماغ دوڑایا۔آرِب نے جیب سے رومال نکال کے اسے دے دیا۔

"میں یہ آپ کو واپس دیتی ہوں کچھ دیر۔۔۔۔۔۔"آشبہ نے اس کے بال سمیٹ کر رومال سے باندھ دیے۔

"ٹھیک ہے۔ابھی جاؤ تاکہ میں کار آگے پارک کروں۔"

"اندر ہیئر بینڈ لگا لیں گے،آئیں اب۔"پھر ہارن کی آواز آئی اور وہ دونوں فوراً باہر نکل گئیں۔

www.novelsclubb.com

گھر میں آکر اس نے پھر صدیقہ بیگم کے بغل والی جگہ سنبھال لی۔آشبہ اپنی کزنز اور ہم عمروں میں گم ہو گئی تھی اسے ہیر بینڈ بھی بھول گیا تھا۔سائرہ کو سبینہ کا انتظار تھا جس

نے ابھی تک اس کا پیغام نہیں دیکھا تھا جس میں اس نے پوچھا تھا کہ وہ کب تک پہنچ رہی ہیں؟

اس وقت گھر والے اور قریبی رشتہ دار ہی موجود تھے۔لڑکیوں کی تیاریاں ختم نہیں ہوئی تھیں،کچھ دلہن کے ساتھ پارلر گئی تھیں۔

صدیقہ بیگم ذرا تنہا ہوئیں تو اس موقع کی منتظر،واجدہ ماں کے پاس آئیں۔پیچھے کرسی پر بیٹھی بظاہر فون میں گم سائرہ کو انھوں نے کوئی اہمیت نہیں دی تھی۔

"اماں،زُہا کے لیے اس کی پھوپی نے اپنے منجھلے بیٹے کا رشتہ دیا ہے۔"واجدہ نے رازداری سے ماں کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نسرین کا منجھلا بیٹا۔۔۔۔کیا وہ زُہا سے بڑا ہے؟"انھوں نے ذرا حیرت سے کہا۔" کرتا کیا ہے،پڑھا لکھا ہے یا باپ کی طرح ڈگری کے بنا ہی کاروبار کر رہا ہے؟"

"اماں!"ان سوالات پر واجدہ قدرے جھنجھلائیں۔"وہ کیا کرتا ہے اور کیسا ہے،یہ چھوڑیں،مجھے اپنی بیٹی اس گھر میں نہیں بھیجنا۔"بیٹی کی اس بات پر صدیقہ بیگم نے اسے دیکھا۔

"آپ کے داماد نے کہا ہے کہ اس سے اچھا کوئی رشتہ ہے تو بتاؤ ورنہ وہ ایک دو دن میں اپنی بہن کو ہاں کہہ دیں گے۔"

"نند بھاوج میں چپقلش تو چلتی رہتی ہے، اسے اپنی بیٹی کے بہتر مستقبل میں رکاوٹ مت بناؤ۔"

"اماں، زُہا کے بہتر مستقبل کے لیے ہی میں چاہتی ہوں وہ ہمیشہ آپ کے پاس رہے۔" واجدہ نے اصل مدعا بیان کیا۔

"آرِب کی زندگی کا یہ فیصلہ تو آپ کو ہی کرنا ہے، بھائی جان آپ کی بات سے انکار نہیں کریں گے۔ آپ اور بھائی جان آج سب کی سامنے یہ اعلان کر دیں تو اس کی پھوپی والی بات یہیں ختم ہو جائے گی۔" آرِب کے نام پر بیٹی کی آنکھوں میں جلتے دیے اور گھر کی ملکہ بنی نفسہ کو اپنی بیٹی کے ذریعے زیر کرنے کی خواہش تو پرانی تھی لیکن شوہر کے الٹی میٹم اور ماں کے بدلے مزاج سے ٹھٹھکی واجدہ نے آج خود ہی ماں سے ذکر کر دیا ورنہ کبھی انھیں امید تھی کہ ماں یہ بات خود سے چھیڑیں گی۔

فون سے کھیلتی سائرہ کی ساری حسیات بیدار ہو گئیں۔

"واجدہ!" صدیقہ بیگم کا لہجہ بہت مستحکم تھا۔ "اولاد کے فیصلے والدین کرتے ہیں، کسی دوسرے کو اس کا حق نہیں اور شادی بیاہ کے فیصلوں میں تو بچوں کی مرضی کی اہمیت والدین کی مرضی سے زیادہ ہوتی ہے۔ آرِب کی شادی کا فیصلہ اس کی مرضی اور اس کے ماں باپ کی رضامندی سے ہوگا۔" یہ برسوں کے تجربے بلکہ غلط فیصلوں کا نچوڑ تھا۔

"کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ اماں؟ آرِب اس لائق ہے کہ اپنی مرضی سے کچھ کہہ سکے یا کر سکے؟ رہے بھائی جان تو ان کی ڈور مکمل بھابھی کے ہاتھوں میں ہے، وہ کب چاہیں گی کہ خاندان کی کسی لڑکی کو اپنی بہو بنائیں؟" یہ خیالات رد کرنا ان کے بس کا نہیں تھا۔ اس لیے انھوں نے کوشش بھی نہیں کی۔

"اگر تمہاری یہ خواہش ہے تو میں احسان سے بات کرتی ہوں لیکن فیصلہ میرا نہیں ان کا ہوگا۔"

"اماں کیا آپ کو زُہا پسند نہیں؟" واجدہ کو ٹھیک ٹھاک صدمہ پہنچا تھا۔

"میری پسند سے کیا ہوتا ہے، مجھے تو اپنے سارے ہی بچے پسند ہیں۔ لیکن شادی آرِب کو کرنی ہے، بہو نفیسہ اور احسان کو لانی ہے۔"

"آرِب آپ کے سامنے ہے اماں، وہ اپنی مرضی سے کوئی فیصلہ کرنے کے قابل لگتا ہے آپ کو؟ اسے اس قدر ڈرا دھمکا کر رکھا ہے بھابھی نے کہ وہ نظر اٹھا کر دیکھتا بھی نہیں انھیں اور وہ خود خاندان کی کسی لڑکی کو اپنی بہو بنائیں، یا آرِب کو ایسا کرنے دیں، ناممکن۔۔۔۔"

واجدہ جو حقیقت بیان کر رہی تھیں، وہ خود روزِ اول آنکھوں سے دیکھتی تھی پھر بھی اس راستے پر چل پڑی تھی اور اب سامنے سب کچھ دھواں دھواں تھا۔

"اب ایسا بھی نہیں ہے۔ تم بہت منفی سوچ رہی ہو۔"

www.novelsclubb.com

"ہائے محبت کی خوش فہمیاں!" اس نے کن انکھیوں سے صدیقہ بیگم کو دیکھا۔ وہ بھی پوتے کی محبت میں بہو کو مکمل نظر انداز کیے تھیں۔

"آپ کچھ زیادہ ہی مثبت سوچ رہی ہیں اماں۔ انھیں آرِب اور آرِب کی زندگی اور خوشیوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ وہ اس کے متعلق اچھا برا سوچیں۔ پہلے بھی

آرِب فری کے لیے انکار کر چکا ہے کیونکہ بھابھی نے سب کے سامنے پوچھا تھا اور یہ ہی توان کی چال ہے کہ دنیا کے سامنے آرِب کو اہمیت دینے کا ڈھونگ رچالیا اور اس بچے سے اپنی مرضی کا انکار بھی کروالیا۔ کم عمری میں بچے کے ذہن میں جو بات ایک بار بیٹھ جائے وہ نکلتی نہیں اور آرِب کے ذہن میں نفیسہ کی ایسی دھاک بیٹھی ہے کہ سانس لینے سے منا کر دے تو وہ یہ بھی کر گزرے گا۔"

"بہت غلط سوچ ہے تمہاری، ایسا نہیں ہے۔"

"ارے میری بھولی اماں! کیا جادو ٹونا کیا ہے آپ پر انھوں نے کہ اب آپ کو ان کی کوئی زیادتی نظر ہی نہیں آتی۔ زُہا کے لیے نہیں لیکن میں آرِب کے لیے چاہتی ہوں کہ آپ اپنی مرضی سے اس کی شادی کا فیصلہ سنا دیں۔" واجدہ نے حکمت عملی تبدیل کی۔

"اپنی مرضی کرنے کا نتیجہ ہی تو بھگت رہی ہوں۔" انہوں نے بہت آہستہ سے کہا۔

"دیکھو بیٹا یہ فیصلے زور زبردستی سے ایک دوسرے پر تھوپنے کا نتیجہ ہم سب نے دیکھا ہے اور وہی سب واپس نہیں ہونا چاہیے۔ تم چاہتی ہو تو میں احسان سے اپنے طریقے سے یہ بات کرتی ہوں۔"

"ساعد!" انھوں نے دروازے کے باہر سے گزرتے اپنے نواسے کو آواز دی۔ "ذرا احسان کو اندر بھیجو۔"

"جی نانی امی، بھیجتا ہوں۔"

"میں آپا کو بلا کر لاتی ہوں۔" واجدہ اٹھیں۔ یہ بھی ٹھیک تھا کہ تنہائی میں وہ تینوں احسان پر دباؤ ڈال سکتی تھیں۔

سائرہ دم سادھے بیٹھی، دوسروں کو اپنی زندگی کا سب سے اہم فیصلہ کرتے دیکھ رہی تھی۔ اخلاقاً اسے وہاں سے اٹھ کر چلے جانا چاہیے تھا لیکن وہ جیسے پتھر کی ہو گئی تھی۔

"یا اللہ۔۔۔" کے آگے اس کا دل رو رہا تھا۔ دعائیں آنسو میں ڈھل گئی تھیں، جنھیں وہ چپکے چپکے صاف کر رہی تھی۔ صدیقہ بیگم کسی گہرے خیال میں ڈوبی تھیں۔ پہلے واجدہ اور ناظمہ آئیں پھر احسان احمد۔

www.novelsclubb.com

"جی اماں، بلایا آپ نے؟"

ہممم، نفیسہ کو بھی بلا لو۔" صدیقہ بیگم کی اس غیر متوقع بات پر دونوں بیٹیاں بے آرام ہوئیں۔

"اماں!" ناظمہ نے احتجاج بلند کیا۔ "بھائی جان سے تو بات کر لیں پہلے۔"

تب تک احسان احمد بیوی کو فون لگا چکے تھے۔ نفیسہ کو آنے کا کہہ کر انھوں نے دونوں بہنوں کو دیکھا۔

کوئی بہت خاص بات ہے شاید۔" وہ مسکرائے۔ نفیسہ جیسے دروازے کے باہر ہی تھیں " آ بھی گئیں۔

وہ دونوں بھی سائرہ کی طرح نفیسہ کو دیکھ کر بری طرح نروس ہوئی تھیں۔ وہ تو تنہا احسان احمد کو قائل کرنے کا سوچ رہی تھیں۔

نفیسہ نے سب کو سلام کیا اور احسان احمد کے قریب بیٹھ گئیں۔ اسی وقت پروین بھی اندر آئیں۔ انھیں اس اہم میٹنگ کی خبر ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آرِب کی شادی کے بارے میں کچھ سوچا ہے تم دونوں نے؟"

"ابھی تک تو نہیں ہے اماں۔"

"آرِب سے دو سال ہی بڑا ہے ساعد اور ماشاءاللہ باپ بھی بن گیا ہے۔ آپ دونوں کو بھی سنجیدگی سے آرِب کی شادی کے بارے میں سوچنا چاہیے، لڑکیاں دیکھنے اور پسند کرنے میں ہیں بہت وقت چلا جاتا ہے۔" ناظمہ نے کہا۔

"آپ سب کو اس کا مزاج تو پتہ ہی ہے وہ۔۔۔۔۔" احسان احمد نے کہنا شروع کیا تھا لیکن ناظمہ نے درمیان میں ہی ان کی بات اچک لی۔

"سب بچوں کے اپنے مزاج ہوتے ہیں بھائی، والدین کو اسی مزاج کے ساتھ نباہنا بھی پڑتا ہے اور فیصلے بھی لینا ہوتے ہیں۔"

"لڑکی دیکھنے کی ابتدا تو ہو چکی آپا اور آرِب انکار بھی کر چکا۔" پروین کا لہجہ خود بخود طنزیہ ہو گیا تھا۔ دونوں نندوں کو دیکھ کر انھیں مقصد کچھ سمجھ آنے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"زُہا کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟" بات مزید بکھرے اس سے پہلے صدیقہ بیگم نے مدعا بیان کیا۔

"میں کیا کہوں اماں یہ ڈپارٹمنٹ تو نفیسہ کیا ہے۔" انہوں نے بیوی کو دیکھا اور سب پہلو بدل کر رہ گئے۔

"ماشاءاللہ زُہا تو بہت پیاری ہے گلابی گلابی سی۔" پروین نے کہا۔ انہوں نے واجدہ کو دیکھتے ہوئے کچھ دیر بعد ان کے چہرے کا بدلنے والا رنگ تصور کیا۔

"زُہا کی پھوپی نے اپنے بیٹے کا رشتہ دیا ہے۔ انھیں بہت جلدی ہے اور ظاہر ہے بھائی صاحب بھی اپنی بہن کو انکار نہیں کرنا چاہتے۔" ناظمہ نے احسان احمد کو دیکھ کر کہا۔ "اگر آپ زُہا کے لیے تیار ہیں تو اعلان کر دیں تاکہ وہ معاملہ ختم ہو جائے اور سب کو اس نسبت کا علم بھی ہو جائے گا۔"

"مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے لیکن جو آرِب اور نفیسہ کا فیصلہ وہی میرا بھی ہو گا۔" وہاں بیٹھے ہر ذی نفس کو شاید اسی جواب کی امید تھی اور یہ ہی ڈر بھی تھا۔ سب کی نظریں نفیسہ پر جمی تھیں۔

"بتاؤ نفیسہ، تم ماں ہو اور تمہاری پسند کی سب سے زیادہ اہمیت ہے۔" صدیقہ بیگم نے بھاری ہوتے دل سے کہا اور یہ بات وہاں کسی کو پسند نہیں آئی۔

"اب ذکر نکلا ہی ہے تو کہہ دیتی ہوں ورنہ مجھے پہلے آرِب سے بات کرنا تھی۔" تناؤ بھرے چند لمحے خاموشی سے سرکنے کے بعد نفیسہ کی آواز گونجی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے آرِب کے لئے لڑکی پسند کرلی ہے۔"

"کون؟"

"کب؟"

"پسند کرلی؟"

ایک ساتھ سب کے الگ الگ سوال تھے۔اتنا تو وہ سب جانتے تھے کہ نفیسہ کے مائیکے میں کوئی لڑکی غیر شادی شدہ نہیں ہے۔سائرہ کی دعائیں ہنوز یااللہ ہی تھیں۔اسی وقت مائرہ اپنی ساس کو بلانے آئی لیکن یہاں صورتحال کچھ اور دیکھ کر ٹھہر گئی۔

"کسے پسند کیا ہے نفیسہ؟"پروین نے اچنبھے پوچھا۔

نفیسہ کی خاموشی بڑی معنی خیز تھی۔اتنی دیر میں واجدہ کو یقین ہو گیا تھا کہ یہ بات نفیسہ نے صرف ٹالنے کے لیے کہی ہے اور اب وہ کسی لڑکی کے بارے میں سوچ رہی ہے جس کا یہاں ذکر کر سکے۔

"بتائیں نا بھابھی کسے پسند کیا ہے؟کون ہے وہ لڑکی؟"

نفیسہ نے ہاتھ اٹھا کر صوفے کے پیچھے اشارہ کیا اور سب کی نظروں نے اس سمت سفر کیا۔

"سارہ۔"

کوئی بم بلکہ اٹیم بم گرا تھا۔ساری آوازیں پس پشت چلی گئی تھیں،کانوں میں صرف سارہ گونج رہا تھا۔اس نے سر اٹھایا سب اسے دیکھ رہے تھے،اسی کی طرح بے یقینی سے۔

"یااللہ۔۔۔۔۔"

بھابھی!"واجدہ سب سے پہلے ہوش میں آئی اور ایک زبردست قہقہہ لگانے کے بعد " بمشکل کہا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا مذاق کرتی ہیں آپ۔"

احسان احمد کبھی بیوی کو اور کبھی سائرہ کو دیکھ رہے تھے۔مائرہ تیزی سے فون میں پیغام ٹائپ کرنے لگی۔

"مانازُہا کے لیے انکار کرنے کے لیے آپ کو کوئی وجہ دینا ہو گی لیکن یہ۔۔۔۔۔۔۔"

ناظمہ، نفیسہ کے سنجیدہ اور پر سکون چہرے کو دیکھ رہی تھیں۔ انھیں اس چالاک اور گھاگ عورت کا سکون بہت برا لگ رہا تھا۔ ایک جھوٹ بول کر کتنی آسانی سے کتنے سارے ارمان مٹی کر دیے تھے اس نے۔

"آپ کو زُہا نہیں پسند تو صاف کہہ دیں، یوں مذاق تو نہ کریں۔"

"زُہا مجھے ناپسند نہیں، لیکن میں پہلے ہی سارہ کو آرِب کے لیے پسند کر چکی ہوں۔"

نفیسہ نے شوہر کو دیکھا۔

ناظمہ، واجدہ، پروین اور صدیقہ بیگم کو یہ نظر خوب پتا تھی جو ہپنٹائز کر دیتی ہے۔ اب احسان احمد نے وہ ہی کہنا اور کرنا تھا جو نفیسہ کہتیں۔

"بھابھی، آرِب کا معیار گھر کی ملازمہ طے کیا ہے آپ نے؟" ناظمہ نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"سارہ ملازمہ تو نہیں، اماں کی رشتہ دار ہے، نیک سیرت اور اچھی لڑکی ہے، اتنے دنوں سے اسے دیکھ رہی ہوں، اس کا انتخاب یونہی نہیں کر لیا۔" نفیسہ کا اطمینان اور ٹھہراو قابل دید تھا۔

"لیکن بھابھی، ایک بہن کے علاوہ کوئی آگے نہ پیچھے اور کچھ بھی کہیں ملازمہ تو ہے وہ۔

"پروین نے کہا۔ان کے لیے یہ بات تو سورج کے مغرب سے طلوع ہونے جیسی تھی۔

"تم بھی تو دیکھ رہی ہو اتنے دنوں سے سارہ کو، اس کی ذمہ داری، شرافت، سلیقہ مندی نے ہی تو متاثر کیا ہے مجھے۔ ہمارے گھر میں، اماں کے کمرے میں رہتی ہے، میز پر ساتھ میں کھانا کھاتی ہے، آزادی سے سارے گھر میں گھومتی ہے اور اماں کی رشتہ دار تو ہماری بھی رشتہ دار ہوئی ناں، ملازمہ تو کہیں سے نہیں۔" یہ طنز تھا یا واقعی حقیقی خیالات، کوئی نہیں سمجھ سکا لیکن اس وضاحت پر اب واجدہ کو غصہ آگیا تھا۔

"یہاں بیٹھا ہر شخص جانتا ہے کہ آپ یہ سب صرف زُہا کو ریجیکٹ کرنے کے لئے کہہ رہی ہیں۔"

"ایسا بالکل نہیں ہے۔" نفیسہ کا سکون بھی ایک چیز تھا۔

"آرِب کی شادی کی بات نکلی اور مجھ سے پوچھا گیا تو جو سچ ہے میں نے وہ ہی کہا ورنہ یہ موقع تو نہیں تھا اس ذکر کا اور اگر آپ سب کو لگتا ہے کہ بحثیت ماں مجھے آرِب کی

شادی اور زندگی کے فیصلے کا اختیار نہیں ہے تو پھر ٹھیک ہے میں کچھ نہیں کہوں گی۔"

وہ اٹھنے لگی تھیں کہ احسان احمد نے ہاتھ پکڑ کر واپس بٹھایا۔

"آرِب کی زندگی کے فیصلے لینے کا حق اور اختیار تمہارے علاوہ کسی کو نہیں ہے۔" ان کا لہجہ سخت تھا۔ سب کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

صدیقہ بیگم نے پیچھے مڑ کر سکتے میں بیٹھی سائرہ کو دیکھا۔ کل سبینہ کی بات، آج نفیسہ کی بات اور سائرہ کے ماتھے کی شکنیں۔ دنیا تو سب سے زیادہ انھوں نے ہی دیکھی تھی وہاں۔

"آرِب کو بلاؤ۔" انھوں نے بلند آواز میں حکم دیا۔

"اماں!" واجدہ نے بے یقینی سے ماں کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

کوئی آرِب کو بلانے جاتا اس سے پہلے ہی آشبہ اس کا ہاتھ پکڑے حاضر تھی۔ ان دونوں کے ساتھ دیگر افراد کی بارات تھی۔ یہ مائرہ کے پیغام کا کمال تھا۔

"آپ چلیں میرے ساتھ۔" آشبہ کچھ کہے سنے بنا اس کا ہاتھ کھینچتے ہوئے ادھر لے کر آئی تھی۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے آشو؟" آرِب نے سرگوشی میں سوال کیا اور اس کی نظر سائرہ پر پڑی جو گود میں رکھے ہاتھوں کو گھور رہی تھی۔

"آرِب!" صدیقہ بیگم کی آواز نے اسے ان کی طرف متوجہ کیا۔

"نفیسہ نے تمھارے لیے سارہ کو پسند کیا ہے۔" یہ کیسا معجزہ تھا۔اس نے سر نیچے کیے ساکت بیٹھی سارہ کو دیکھا۔

"یہاں سب اس معاملے میں تمھاری مرضی اور پسند جاننا چاہتے ہیں۔" آرِب کی نظر خود بخود نفیسہ پر ٹھہر گئی جو سر جھکائے تھیں۔پل بھر کے لیے اس کا چہرہ اور آنکھیں اس کے کنڑول میں نہیں رہیں اور اسے بغور دیکھتی آشبہ کو لگا وہ ابھی رو پڑے گا۔بھائی کے ہاتھ پر اس کی گرفت مزید سخت ہو گئی۔

"خوشی،خوف،جبر،رہائی کی تڑپ،تشکر،مجبوری یا۔۔۔۔۔۔" سائرہ نے لحظہ بھر کو ادھر دیکھا،وہ سمجھ نہیں پائی کیا تھا وہاں۔

"بیٹا کوئی زور زبردستی نہیں ہے۔" ناظمہ کی دلار بھری آواز ابھری۔"کسی دباؤ کے بغیر اپنی مرضی بتاؤ۔

www.novelsclubb.com

ساری زندگی کا سوال ہے۔"

" ہاں، زندگی کا سب سے اہم فیصلہ ہے یہ، سوچ سمجھ کر جواب دینا۔"

"تم جو بھی فیصلہ کرو ہم سب تمھارے ساتھ ہیں۔"

"ماموں ممانی وہ ہی کریں گے جو تمھاری مرضی ہو گی، ہے ناں؟"

ہر کوئی اپنی کہے جا رہا تھا۔ خاموشی کا طویل ہوتا وقفہ انھیں پرُامید کر رہا تھا کہ وہ راضی نہیں۔ آرِب نے دو جھکے سروں کو باری باری دیکھا۔

"اگر تمھیں اعتراض ہے تو۔۔۔۔"

" مجھے کوئی اعتراض نہیں۔"

سائرہ نے ہاتھوں کی کپکپاہٹ چھپانے کے لیے سختی سے مٹھیاں بند کر لی۔ لمحہ بھر کے سناٹے کے بعد پھر سب ایک ساتھ بولنے لگے۔

"یہ کیسا مذاق ہے بھائی جان؟" واجدہ نے ناگواری اور غصہ نہیں دبایا۔

"ایسا ہوتا ہی کہیں؟ایک یتیم لڑکی جو گھر میں اماں کی دیکھ بھال کے لیے رکھی تھی،اب آپ اسے بہو بنا رہے ہیں،کچھ اندازہ ہے لوگ کیا کہیں گے،کتنی باتیں بنیں گی؟اور میری بیٹی کے لیے انکار کرکے اس کی جگہ ایک ملازمہ کا انتخاب؟یہ تو میری بیٹی کی بے عزتی ہوئی ناں!"وہ رونے لگیں۔

"بھابھی نے اس لڑکی کا نام لیا ہی ہمیں نیچا دکھانے کے لیے۔وہ ہماری اولاد کو بہو نہیں بنائیں گی،بلکہ ان کی نظر میں ان سے اچھی ایک یتیم ملازمہ ہے۔"ناظمہ کا لہجہ برف سا سرد تھا۔

"ایسی بات نہیں ہے آپا۔۔۔۔۔"

"ایسی ہی بات ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ناظمہ! بار بار ملازمہ کا لفظ مت استعمال کرو،سارہ میری نواسی ہے۔"صدیقہ بیگم کی مضبوط آواز پر سائرہ آنسو روک نہیں سکی۔

اماں آپ تو سوچیں،اس شادی پر لوگ کتنی باتیں بنائیں گے۔"واجدہ نے آنسو پونچھتے "ہوئے ماں سے کہا۔

"اس کی نوبت نہیں آئے گی واجدہ۔بھابھی تھوڑی نہ سچ میں یہ شادی کروائیں گی۔"

"ہیں۔۔۔۔کیا مطلب؟"

"یہ تو صرف انکار کا جواز ہے اور ہمیں نیچا دکھانا مقصود تھا اس لیے یہ نام لے لیا بھابھی نے۔"

"ایسا نہیں ہے،سب کے سامنے یہ بات ہو رہی ہے۔"

"ہاں بھابھی۔"ناظمہ کی دیورانی نے کہا۔"اب وہ اپنی بات سے پلٹ نہیں سکتی ہیں۔"

"کچھ دن بعد ہی اس لڑکی سے شادی نہ کرنے کے ایک ہزار بہانے نکل آئیں گے ،دیکھنا آپ سب۔"

سارہ سے بیٹھنا دشوار ہونے لگا۔اسے لگا وہ گر جائے گی۔دل پھر ڈوبنے لگا تھا۔اس نے پیشانی سے پسینہ پونچھا۔

" یا اللہ کیا ہو رہا ہے یہ سب؟ "

"آشو اسے لے جاؤ یہاں سے۔" آرِب کی سرگوشی پر آشبہ نے چونک کر سائرہ کو دیکھا۔

ہر کوئی سانس لینے کو رکے بغیر بات کر رہا تھا اور اس تیز رفتار مکالمے میں وہ سائرہ کو بھول ہی گئی تھی۔ آرِب کا ہاتھ چھوڑ کر وہ سائرہ کے پاس آئی۔

" آئیں میرے ساتھ۔" اس نے سائرہ سے کہا۔

"مجھے یقین ہے بھابھی اس لڑکی سے آرِب کی شادی نہیں کریں گی یہ صرف بہانہ ہے۔" ناظمہ نے تیقن سے کہا۔

"یہ آپ کی سوچ ہے آپا۔ میں نے جو کہا ہے وہ کرنے کا ارادہ ہے، تبھی کہا ہے۔"

" اگر ایسا ہے تو ابھی نکاح کر دیں دونوں کا۔" ناظمہ نے اپنے تئیں بڑی مہارت سے نفیسہ کو گھیرا تھا۔ سائرہ جو بمشکل کھڑی ہوئی تھی لڑکھڑا گئی۔ آشبہ نے بازو تھام کر اسے سنبھالا۔

"آپا، اب یہ سب کیا ہے؟ شادی بیاہ ایسے منٹوں میں ہوتا ہے کیا؟" احسان احمد نے حیرت سے بہن کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"چلیں یہاں سے۔"اس کی رنگت اور سرد ہاتھ پر آشبہ بھی گھبرا گئی۔

"ہاں، کیسی باتیں کر رہی ہو ناظمہ ؟"ان کی رشتہ دار خاتون نے احسان احمد کی تائید کی۔

"بھابھی اگر سچ کہہ رہی ہیں تو اسے ثابت کرنے کا یہ ہی ایک راستہ ہے۔"

"یہ کوئی کھیل مذاق یا چھوٹی موٹی بات نہیں کہ یوں کہا اور کر دیا۔"صدیقہ بیگم کا مزاج بھی بگڑ گیا۔

"لڑکا راضی، والدین تیار، رشتہ دار جمع اور کیا چاہیے؟ نکاح ہی تو کرنا ہے شادی رخصتی کا تو نہیں کہہ رہی میں۔"

"لڑکی کے گھر والے، ولی یا سرپرست سے تو پوچھنا پڑے گا۔۔۔۔"

"وہ کیوں انکار کریں گے، پہلے بھابھی تو ہاں کہہ دیں، وہ بھی ہو جائے گا۔"ناظمہ کے انداز میں تمسخر تھا۔جہاں بات انا پر آجائے وہاں عقل چلی جاتی ہے اور کر گزرنے کی حد مقابل کا حملہ طے کرتا ہے۔

"اگر آپ اور آرِب اس وقت نکاح کے لیے تیار ہیں تو کر دیں نکاح۔"نفیسہ نے ناظمہ کو دیکھنے کے بعد شوہر کو دیکھ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"بھابھی آپ تیار تو وہ بھی تیار۔"

"میں تو کہہ رہی ہوں لیکن آرِب اس وقت۔۔۔۔۔۔"نفیسہ نے آرِب کو دیکھا اور آرِب نے نفیسہ کو۔

"میں نکاح کے لیے تیار ہوں۔"کمرے سے باہر نکلتے ہوئے سائرہ نے آرِب کی آواز سنی تھی۔نفیسہ اور آرِب کو دیکھتیں صدیقہ بیگم کے دل پر گھونسہ پڑا تھا۔

آشبہ اسے ایک کمرے میں لائی تھی۔

"بیٹھیں یہاں۔"اس نے سائرہ کو پلنگ پر بٹھا کر پنکھا پوری رفتار میں چلایا اور باہر جا کر پانی لے آئی۔

"فکر نہ کریں سب ٹھیک ہو گا۔"سائرہ نے پانی پی کر گلاس تپائی پر رکھا تو آشبہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"میں تو بہت خوش ہوں، مجھے کچھ کچھ شک تھا کہ بھائی آپ میں انٹرسٹڈ ہیں۔"سائرہ کے آس پاس تو'میں نکاح کے لیے تیار ہوں۔'گونج رہا تھا۔

"ریلکس ہو جائیں سارہ۔"اس کی ہنوز غیر ہوتی حالت پر آشبہ کھڑی ہو گئی۔

"آپ لیٹ جائیں۔"اس نے سرہانے تکیہ درست کیا۔"میں چائے یا کافی لاتی ہوں آپ کے لیے۔"

اسے لٹا کر وہ باہر نکل گئی۔ چھت پر گھومتے پنکھے کو دیکھتے ہوئے اس پر جیسے ذرا دیر پہلے ہوا معجزہ کھلا۔دل دکھانے والے الفاظ اور ذات کو بے مول کرنے والی باتیں پس منظر میں چلی گئیں اور ان تکلیف دہ ساعتوں کا اختتام جہاں روح تک سکون پھیلاتا گیا وہیں دھڑکنوں کی بدمست چال پر وہ اٹھ بیٹھی۔

"واقعی۔۔۔؟"سامنے آئینے میں دیکھتے ہوئے اس نے سوچا۔

" کیا میں خواب دیکھ رہی ہوں ؟"اس نے دونوں ہاتھ گال پر رکھے۔

"یہ خواب نہیں ہے سائرہ۔"اس نے خود ہی گال پر ہلکے سے چپت لگائی۔

www.novelsclubb.com

"اور دیکھو اپنی زندگی کی سب سے بڑی خوشی کے موقع پر تمہارے چہرے پر کیسے " بارہ بج رہے ہیں۔

ذرا دیر پہلے والی جذباتی اتھل پتھل کے آثار اب بھی چہرے پر تھے۔جب وہ حد سے زیادہ مایوس تھی تب اچانک، غیر متوقع طور پر اس کی جھولی میں، ساری دنیا سے چھپا کر

دیکھے، ایک عزیز ترین خواب کی تعبیر آن گری تھی اور اس وقت وہ اس تعبیر کے علاوہ باقی سب بھول بیٹھی تھی۔

وہ منہ دھونے کی نیت سے اٹھ کر غسل خانے میں آئی۔ نل کھول کر دیر تک منہ پر پانی اچھالنے کے بعد اس نے نل بند کیا ہی تھا کہ کمرے میں جیسے شور داخل ہوا۔

"یہ تو پوری فلمی کہانی ہو گئی یہاں۔"

"فلمی کہانی سے زیادہ ایکتا کپور کا سیریل۔"

"مطلب؟"

"یہ سوتیلی ماں کا بیٹے سے انتقام یاد شمنی والا ٹریک ہے۔"

"وہ کیسے؟ "

www.novelsclubb.com

"ایک عام سی نوکرانی سے اتنے ہینڈ سم اکلوتے اور سوتیلے بیٹے کی شادی کا کیا مطلب؟ وہ اسے ہمیشہ دبا کر اور ملازم بنا کر رکھیں گی یا پھر آرِب بھائی کو جیسے ہی اس سے محبت ہو گی، شادی کے حکم کی طرح طلاق کا حکم دے کر ان دونوں کو الگ کر دیں گی۔" سائرہ نے دیوار کا سہارا لیا۔

"توبہ ! سریئیلوں نے تو دماغ ہی خراب کر دیا ہے تمھارا۔"

"ایسا کچھ نہیں ہے، انہوں نے صرف امی اور خالہ کو نیچا دکھانے کے لیے یہ سب کیا تھا لیکن سب کی موجودگی کی وجہ سے اپنے ہی دام میں پھنس گئیں۔ انھوں نے یہ تھوڑی سوچا ہو گا کہ فوراً نکاح کرنا پڑے گا۔"

" ویسے زُہا کہاں گئی؟ وہ بہت غصے میں تھی۔"

"غصے والی بات بھی تو ہے یار۔"

"مجھے یہ بات سمجھ نہیں آرہی کہ آرِب نے ہامی کیوں بھری؟"

"اس میں سمجھنے کی کیا بات، یہ تو سب سے آسان ہے، وہ نفیسہ ممانی یعنی اپنی سوتیلی ماں سے اتنا ہی ڈرتے ہیں کہ ان کے ایک اشارے پر شادی کے لیے تیار ہو گئے۔ تم نے قصے نہیں سنیں ان کے؟"

"ہاں مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے، آج جیسے مان گئے، کل چھوڑنے کہیں گی تو چھوڑ دیں گے۔"

"لگتیں تو نہیں نفیسہ آنٹی اتنی سفاک۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"وہ احسان ماموں کی پسند اور ان کی دوسری بیوی ہیں۔ ذرا سوچو، صدیقہ نانی نے نے ان کی شادی کروادی تھی اور بیٹا ہونے کے بعد بھی انھوں نے آخر نفیسہ ممانی سے شادی کر ہی لی، اسی سے اندازہ لگاؤ کہ وہ کتنی چالاک اور پہنچی ہوئی چیز ہے کہ اکلوتے بیٹے سے زیادہ ماموں کو آج بھی ممانی کی زیادہ فکر اور پرواہ ہے۔"

"جیسے آج ہاں کروائی ہے اسی طرح انھوں نے آرِب سے فری کے لیے بھی انکار کروایا تھا۔"

"مجھے تو بے چاری سارہ پر ترس آرہا ہے، وہ پس گئی۔"

"سارہ کی بہن آئی ہے چلو، لگتا ہے آج نکاح ہو ہی جائے گا۔" دروازہ کھول کر کسی نے اطلاع دی اور وہ سب باہر نکل گئیں۔

www.novelsclubb.com

اس نے گیلے چہرے پر پھر پانی کے چھینٹے مارے۔

کچھ دیر پہلے آسمانوں میں اڑ رہی وہ لڑکی بری طرح زمین بوس ہوئی تھی۔ اس نے تولیے کے لیے ادھر ادھر نظر دوڑائی لیکن وہاں تولیہ نہیں تھا۔ دوپٹہ ایسا نہیں تھا کہ منھ پونچھا جائے۔ پانی اور آنسوؤں سے بھیگا چہرہ لیے وہ باہر آئی۔ اسی وقت دو کمروں

کے درمیانی دروازے سے آرِب بھی اس کمرے میں آیا۔ساعدا سے وہاں بٹھا گیا تھا کہ تم اب دولہا ہو ایک جگہ بیٹھے رہو۔

سائرہ جہاں تھی وہیں تھم گئی۔آرِب ہی آگے بڑھا۔اس کے چہرے سے پانی ٹپک رہا تھا اور سرخ آنکھیں نمکین پانیوں کا راز عیاں کر رہی تھی۔

"کچھ دیر پہلے جو سنا، وہ سب بکواس تھی، سچائی نہیں۔"اسے ذرا بھی اندازہ ہوتا کہ ادھر سائرہ موجود ہے تو وہ ان کی باتیں ختم کرنے پہلے ہی اندر آ جاتا۔

ماننا تو وہ بھی یہ ہی چاہتی تھی لیکن چند ماہ میں اس کی آنکھوں نے بہت کچھ دیکھا تھا جسے جھٹلانا مشکل ہو رہا تھا۔

"سائرہ!"پھر وہ ہی 'ادھر، میری طرف دیکھو، رو ؤمت' والا سائرہ۔اس کی آنکھیں پھر چھلک پڑیں۔

www.novelsclubb.com

آرِب نے ہاتھ آگے کیا تو اس نے جھجھک کر سر اٹھایا۔اس کے کاندھے کے اوپر سے ہاتھ پیچھے لے جا کر آرِب نے اس کے بالوں میں بندھا رومال کھولا۔

" پلیز۔"رومال پیش کرتے ہوئے اس نے التجا کی۔

"یہ روئی آنکھیں مجھے سب سے زیادہ بے آرام کرتی ہیں۔" سائرہ نے رومال ہاتھ میں لے کر گال خشک کیے۔

"ویسا کچھ نہیں ہے جیسا نظر آرہا ہے۔" آرِب کی بات نے دلاسہ نہیں دیا بلکہ وہ مزید ہول گئی۔

"کیا میرا یہ کہنا کافی ہوگا کہ سب نظرانداز کر کے مجھ پر بھروسہ رکھو؟" اس کی آواز سرگوشی سے ذرا زیادہ تھی۔

سائرہ نے جھجھکتے ہوئے اسے دیکھا، وہ مسکرایا۔

"تم ہی بتاؤ کہ میں کیا کہوں یا کروں کہ ابھی سنی باتوں کا اثر زائل ہو جائے اور تمھیں یقین آجائے کہ میں نے مکمل ہوش و حواس میں، اپنی مرضی سے، ساری عمر تمھارے ساتھ گزارنے کی ہامی بھری ہے؟"

www.novelsclubb.com

اس کا یہ پوچھنا بھی غیر ضروری تھا کہ ایک نظر اسے دیکھتے ہی سائرہ کو مزید کسی یقین دہانی کی طلب رہی تھی نہ ضرورت۔ اس نے پھر سر جھکالیا۔ آرِب اس کے چہرے پر پھیلا یقین پڑھ چکا تھا۔

"کہو تو میں آئی ل۔۔۔۔۔"

"مجھے یقین آگیا ہے۔"اس نے فوراً بات کاٹی۔

یہ شوخی اس کے لیے نئی، حیران کن اور پہلی دفع یوں حیا کی سرخی پھیلانے والی تھی۔

" مجھے بھی تو یقین دلاؤ۔۔۔"

یقین کے بنا ہی آپ نے ساری عمر کے لیے ہامی بھر لی؟"اس نے بہت آہستگی سے کہا۔

"

آرِب کو اس لاجواب کرنے والے جواب نے خوش کر دیا۔اس کی نظر جھکی تھی۔انہی بھیگی پلکوں نے ساکت حوضِ دل میں محبت کا پہلا پتھر پھینکا تھا اور پھر جلد ہی ہر توجہ، فکر اور مہربانی پر وہاں خواہشوں اور چاہتوں کے دھنک رنگ کنول کھلنے لگے تھے۔

www.novelsclubb.com

زندگی کے سفید کینوس پر جہاں اب تک درد اور پچھتاؤں کے سیاہ دھبے تھے،اس کینوس پر گلابی رنگ بکھیرنے والی اس لڑکی نے اسے نئے آرِب سے متعارف کروایا تھا۔وہ آرِب جسے محبت اور ساتھ کی تمنا تھی اور یہ تمنا جگانے والی ہستی کو ہر آزمائش اور آلام سے بچانے کی تڑپ بھی۔وہ اپنے اندر جاگی جذبات اور احساسات کی اس دنیا پر

حیران تھا۔اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ وہ اتنی گہرائی میں ڈوب کر کسی سے محبت کر سکے گا۔

اس کی طویل خاموشی پر سائرہ نے سر اٹھایا تو وہ بڑی نرمی سے مسکرایا۔

میری پہلی، آخری، واحد، اور شدید خواہش تم ہو اور اس کی حفاظت کا وعدہ تم سے نہیں " میں خود سے کرتا ہوں۔"

کمرے میں رقم ہو رہی داستانِ عشق کی یہ قسط دیکھنے کے لالچ میں ہوا کا شریر جھونکا کھڑکی سے اندر آیا اور سائرہ کی پشت پر پھیلے بال اڑانے لگا۔وہ ذرا پیچھے ہوئی اور اسی وقت چائے کا کپ لیے آشبہ اندر آئی۔

"اوہو۔۔۔۔میں چائے بناتے ہوئے، آپ دونوں کی ملاقات کس طرح کرواؤں، یہ سوچتی رہی لیکن آپ تو بہت تیز اور چالاک نکلے۔"

"یہ اتفاق تھا بس۔"آرِب نے اس کے قریب آنے پر سر پر چپت لگائی۔

"ہاں، اتفاق اتفاق اور اتفاق تو میں دیکھ رہی ہوں سارے۔"اس نے آنکھیں گھمائیں۔

www.novelsclubb.com

"یہ لیں، لیکن اب آپ کو اس کی ضرورت نہیں لگ رہی۔" رومال سے بال باندھ رہی سائرہ کی طرف کپ بڑھاتے ہوئے اس نے کہا۔

اس سے کپ لیتے ہوئے سائرہ شرما رہی تھی۔

"باہر بہت گرما گرم ماحول ہے بھائی۔ سب پھوپو کو سمجھا رہے ہیں کہ یہ ولیمہ ہو جانے دیں پھر کچھ دن میں نکاح یا شادی کر لیں گے لیکن ان کی ایک ہی ضد ہے کہ نکاح ابھی ہوا تو ہی وہ مانیں گی ورنہ اس کا مطلب یہ ہی ہوگا کہ امی نے۔۔۔۔۔۔۔"

"میں دیکھتا ہوں۔" وہ دروازے کی طرف بڑھا۔

"ویسے مجھے پہلی بار پھوپو پر پیار آرہا ہے۔" باہر نکلنے سے قبل اس نے جملہ مکمل کیا۔

"ہا۔۔۔۔" وہ حیرت سے سائرہ کی طرف مڑی جو کپ تھامے کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کی بہن بھی آگئی ہیں اور انھوں نے بھی ہاں کر دی ہے۔" آشبہ نے خوش خبری سنائی۔

"آثار تو یہ ہی ہے کہ آج آپ مسز آرِب احمد بن کر گھر جائیں گی۔"

اس کی بات پر سائرہ کے چہرہ جس طرح بدلا وہ دیکھ کر آشبہ دھپ سے بستر پر بیٹھی۔

"اووو۔۔۔۔۔۔بھائی ہی نہیں آپ بھی بڑی چھپی رستم نکلیں یا شاید میں ڈفر، دنیا کی سب سے بڑی ڈفر۔"وہ بیٹھے بیٹھے پیچھے پلنگ پر گر گئی۔

"شی آنٹی!"عبداللہ غضب ناک انداز میں دروازہ کھول کر اندر آیا۔

"آپ نے مجھے جھوٹ کیوں بولا تھا؟"

" اب میں نے کیا جھوٹ کہا؟"وہ اٹھ بیٹھی۔

"آپ نے کہا تھا ہم بلال انکل کے ریسپشن میں جا رہے ہیں۔"

"ہاں تو یہ بلال بھائی کا ریسپشن ہی ہے۔"

"نہیں۔یہاں بی انکل اور سارہ آنٹی کی شادی ہو رہی ہے۔"وہ ناراض سا گویا ہوا۔

آشبہ پھر پلنگ پر ڈھیر ہو گئی۔

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡

پھر ناظمہ پھوپھو نے واقعی میں وہ کر دکھایا جو کچھ گھنٹوں پہلے تک کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ سبینہ کو بھلا کیا اعتراض ہونا تھا۔ بنا خرچے کے شادی ہو رہی تھی، دیور سے شادی کرنے کا مقصد تواب اور آسانی سے پورا ہو سکتا تھا اور اتنے امیر رشتے دار بھی مل رہے تھے۔ سبینہ نے خانہ پری کے لئے بھی سائرہ سے اس کی مرضی یا رائے نہیں پوچھی۔ ناظمہ کی باتوں نے بھی اسے سائرہ سے کچھ پوچھنے نہیں دیا۔

"ابھی تو صرف نکاح ہو رہا ہے۔ اتنا بڑا خاندان ہے کچھ دن بعد دھوم دھام سے ولیمہ اور رخصتی کریں گے اور تمہارا ایک پیسہ بھی خرچ نہیں ہو گا۔ اتنے اچھے، بڑے اور اثر ورسوخ والے خاندان میں رشتہ ہو رہا ہے تمہاری بہن کا تو فائدہ تمہارا بھی ہے نا، یہ موقع گنواؤں مت۔" جب کسی نے سبینہ سے کہا کہ پہلے اپنی بہن سے تو پوچھ لو، تب انھوں نے سبینہ کو کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

فری خوش تھی کہ وہ اب تنہا نہیں خاندان میں کوئی اور بھی تھا جسے آرِب نے ٹھکرایا تھا۔ آرِب کی آنکھوں کی چمک نے اسے بے چین کیا تھا لیکن پھر نفیسہ کو دیکھ کر اسے سکون آگیا۔ ان کا سنجیدہ اور سپاٹ چہرہ اس کہانی کا ٹریجک اینڈ واضح کر رہا تھا۔

آنسہ، سائرہ اور زُہا کا موازنہ کرتی رہی۔ سائرہ کسی بھی لحاظ سے زُہا سے زیادہ خوبصورت نہیں تھی۔ وہ آرِب کی ہاں کے پیچھے وجہ نفیسہ تھی یا سائرہ، یہ طے نہیں کر پا رہی تھی۔

نکاح کے بعد کسی کی پرواہ کیے بنا سب سے پہلے قریب آ کر اس کی بلائیں شمشاد بی نے لی تھیں۔

شبّو تو اپنی 'کولیگ' کے پر موشن پر ہکا بکا تھی۔

ولیمے والی دلہن پرانی ہو گئی تھی اور موضوع گفتگو سائرہ اور آرِب کا آناً فاناً ہوا نکاح تھا۔ وہ پہلے بھی صدیقہ بیگم کے ساتھ گوشے میں بیٹھی رہتی تھی ان بھی ان کے ساتھ ہی تھی لیکن اب ہر کوئی اسے مہمان خصوصی کی طرح دیکھنے اور ملنے آ رہا تھا۔ سرگوشیاں اور چہ مہ گوئیاں اب بھی جاری تھیں لیکن چند منٹوں کی ملاقات اور کچھ الفاظ کا اثر ان سب پر غالب تھا۔

www.novelsclubb.com

"اب آپ کی جگہ فرنٹ سیٹ پر ہے۔" واپسی کے وقت آشبہ نے کہا تو وہ فوراً پچھلا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔

صدیقہ بیگم بہت خاموش تھیں۔آشبہ کے استفسار پر انہوں نے کہا کہ وہ بہت تھک گئی ہیں۔آج وہ سب آگے پیچھے تقریباً ایک ساتھ ہی کے گھر پہنچے تھے۔

عبداللہ اس کی گود میں سو گیا تھا۔

"سارہ آپ عبداللہ کو میرے کمرے میں لٹا دیں۔میں لوں گی تو یہ جاگ جائے گا۔"
آشبہ نے کہا اور خود دادی کو لیے ان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

سائرہ عبداللہ کو لیے آشبہ کے کمرے میں آئی۔اسے بستر پر لٹا کر اس کے جوتے اور جرابیں نکالیں پھر کوٹ بھی اتار دیا۔اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر وہ پلٹی تو دروازے میں آنسہ کھڑی تھی۔وہ گڑبڑا گئی۔کچھ دیر پہلے ہوئی رشتے کی تبدیلی،آنسہ کے لیے یقیناً باعثِ مسرت نہیں تھی۔کچھ کہے بغیر دروازے سے اندر آکر آنسہ نے جیسے اسے جانے کا راستہ دیا اور وہ فوراً باہر نکل گئی۔کمرے میں آئی تو آشبہ اور آرِب،صدیقہ بیگم کے قریب کھڑے تھے۔

"کیا ہوا؟"

"دادی کا بی پی اور شوگر چیک کریں،انھیں چکر آرہے ہیں۔"

آشبہ کے کہنے پر اس نے فوراً گلو کو میٹر اور آٹو میٹک بی پی مانیٹر نکالا اور پھر ان کی شوگر اور بلڈ پریشر جانچا۔ شوگر تو ٹھیک تھی لیکن بلڈ پریشر بڑھا ہوا تھا۔ انھیں اسی وقت زبان کے نیچے رکھنے والی دوائی دی۔

"چائے بنا دو تھوڑی۔" انھوں نے کہا۔

" دادی پھر نیند نہیں آئے گی۔" آشبہ ان کے قریب بیٹھ گئی۔

" آجائے گی۔" شمشاد بی جانے لگیں تو اس نے روکا۔

" میں بناتی ہوں، آپ سو جائیں۔" ان کا نیند سے برا حال تھا۔

"ہاں تم سو جاؤ، تھک گئی ہو بہت۔" صدیقہ بیگم نے کہا تو وہ اپنے کمرے میں چلی گئیں۔

www.novelsclubb.com

"تھوڑی سی دینا بس۔"

"جی۔" وہ باورچی خانے میں چلی گئی۔

"بیٹھو بیٹا تم کھڑے کیوں ہو۔" صدیقہ بیگم نے کہا تو وہ پیچھے پلنگ پر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر بعد وہ ٹرے میں تین کپ لیے واپس آئی۔

صدیقہ بیگم اور آرِب کے کے بعد تیسرا کپ آشبہ نے اٹھالیا۔

" اپنے لیے کیوں نہیں بنائی؟ "

"بس یوں ہی۔"

وہ تیسرا کپ اسی کا تھا۔ دادی کو چائے کے لیے منع کر رہی آشبہ کے لئے اس نے چائے نہیں بنائی تھی۔

آرِب جو چند گھونٹ لے چکا تھا، اپنا کپ واپس ٹرے میں رکھ دیا۔

" یہ لے لو، مجھے چائے پی کر نیند نہیں آتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"کچھ دیر بعد بی پی دوبارہ چیک کر لینا۔" اس نے سائرہ کو مخاطب کیا۔ اس نے سر ہلا کر جی کہا۔

"آپ آرام کریں دادی۔" وہ کھڑا ہوا۔

باہر جاتے آرِب کی پشت کو دیکھتے ہوئے صدیقہ بیگم اور افسردہ ہو گئیں۔نفیسہ کی بات مانتے کا مطلب تھا اس کا بچپن آج بھی اس کے ساتھ تھا،وہ کچھ بھی نہیں بھولا تھا۔یہ ادراک انھیں بہت دکھی کر رہا تھا۔

باہر نکل کر دروازہ بند کرتے ہوئے اس نے دیکھا،دونوں ہتھیلیوں کے بیچ کپ پکڑے چائے پی رہی سائرہ اب اس کی ہو چکی تھی۔اس نے ایک بار پھر خود کو یقین دلایا۔ وقت اس پر مہربان تھا۔

صدیقہ بیگم کے سونے کے بعد وہ کپڑے تبدیل کر کے بستر پر لیٹی۔صبح کسی نے بھی نہیں سوچا تھا کہ اس دن کا اختتام اس طرح ہو گا۔وہ دوسرے کمرے میں تھی پھر بھی اس نے آرِب کا مضبوط لہجہ اور مستحکم آواز بخوبی سنی تھی۔وہ 'قبول ہے' سنتے ہی اسے امی یاد آئیں اور بے اختیار آنسو شروع ہو گئے تھے۔اب بھی چھت کو دیکھتے ہوئے اسے امی کی تڑپ کر یاد آئی۔

"یہ آپ کی دعائیں ہی ہیں امی کہ آپ کی خواہش کے مطابق میں ایک امیر اور اچھے خاندان کا حصہ بن گئی ہوں۔ان شاءاللہ میں کوشش کروں گی،ویسی ہی زندگی گزاروں جیسی آپ میرے لیے چاہتی تھیں۔"اس کی زندگی کا سب سے بڑا دن تھا اور

وہ اپنی ماں کو یاد کر کے اداس ہو رہی تھی۔ پھر نیند کی وادی میں اترنے سے پہلے اسے اس کمرے کی باتیں یاد آئیں، آرِب کی بھی اور اس کے کزنز کی بھی۔

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡

صدیقہ بیگم کو کھانے کی ٹیبل پر بٹھا کر وہ واپس کمرے میں آگئی تھی۔ اس کی جھجھک اور متوقع صورتحال کے مد نظر، انھوں نے بھی اصرار نہیں کیا۔ ابتدا پروین نے کی۔

"ہمیں جلد ہی رخصتی اور ولیمے کی تاریخ طے کر لینا چاہیے۔"

"جلدی نہیں چاچی اچھی طرح تیاری کے لیے خوب سارا وقت چاہیے۔" آشبہ نے فوراً کہا۔

"میرے ٹیسٹ کے بعد رکھنا۔" عبداللہ نے بھی حصہ لیا۔

www.novelsclubb.com

زیادہ دیر کی تو رمضان شروع ہو جائیں گے۔" آشبہ کے بعد شمشاد بی ہی علی العلان " خوش تھیں۔

"اس کے بعد بارش۔" پروین کو بھی جلدی تھی یہ الگ بات کہ انھیں رخصتی کی نہیں بلکہ اس معاملے کے انجام کی جلدی تھی۔

"شادی یوں چند دنوں میں نہیں ہوسکتی اور پھر یہ گھر کے پہلے بیٹے کی شادی ہو گی، خوب دھوم دھام سے ہو گی۔"پہلے پوتے کی شادی کے ارمان صدیقہ بیگم کے بھی جاگ گئے تھے۔

نفیسہ نے خاموشی سے پلیٹ پر جھکی آنسہ دیکھا۔

"ابھی یہ سوچنے کا وقت نہیں ہے۔"نفیسہ نے کہا۔

"بھابھی یہی وقت ہے۔پہلے ہی ناظمہ آپا کی باتوں نے لوگوں کو شک میں ڈال رکھا ہے۔اگر ہم نے دیر کی تو لوگ طرح طرح کی باتیں بنائیں گے۔"

"اب کیوں باتیں بنائیں گے؟ کر تو دیا جو وہ چاہتی تھیں۔"آزمہ نے تنک کر کہا۔

"نکلتے نکلتے بھی میں نے سنا، وہ اپنی نند سے کہہ رہی تھیں کہ ساری دنیا کے سامنے رخصت کر کے اپنے گھر لے جائے تبھی یقین آئے گا۔"

www.novelsclubb.com

"جسے جو سمجھنا اور کہنا ہے کہتا رہے، سمجھتا رہے۔ہم دنیا کو چپ کرانے کے لیے ان کی مرضی کے فیصلے نہیں کر سکتے۔"احسان احمد بولے۔

"لے تو چکے۔"پروین نے دل میں سوچا۔

"بھائی جان ٹھیک کہہ رہے ہیں۔"ضامن احمد نے بھائی کی تائید کی۔

"میں تو بس اس لیے۔۔۔۔۔۔"

اب اگر روز یہی باتی ہوں گی تو میرا کھانا کمرے میں پہنچادینا۔"آنسہ پلیٹ کھسکا کر " کھڑی ہوگئی۔

"ارے بیٹا، بیٹھو روز کیوں ہوں گی ی باتیں۔۔۔۔"لیکن آنسہ رکی نہیں۔

"میں دیکھتی ہوں۔"نفیسہ بھی اٹھ کر اس کے پیچھے گئیں۔

"کیوں اتنی نفرت؟"نفیسہ کے لیے اس کے جذبات نفرت کی سمت چل پڑے تھے۔

"بچپن میں بویا ان کا نفرت کا بیج اب بھری بہار کا درخت بن چکا ہے اور انھیں اتنا بھی نہیں سمجھ آرہا کہ اس نفرت نے ان کی اولاد کی زندگی بھی مشکل کر رکھی ہے۔یہ نفرت نہ ہوتی تو آنسہ کا یہ حال نہ ہوتا۔"افسردگی سے شروع ہوا خیال غصے پر ختم ہوا تھا۔

"اب کوئی اس ٹاپک پر بات نہیں کرے گا،وقت آنے پر مناسب فیصلہ کر لیا جائے گا۔

"احسان احمد کی آواز پر سائرہ کا دل 'مناسب فیصلہ' پر پل بھر کو رک گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ولیمہ، رخصتی یا شادی نہیں مناسب فیصلہ۔۔۔؟"

"میری پہلی، آخری، واحد، اور شدید خواہش تم ہو۔" اس کے آس پاس سرگوشی ابھری۔ "اور اس کی حفاظت کا وعدہ تم سے نہیں میں خود سے کرتا ہوں۔" اس کی ڈوبتی امید نے سر اٹھایا۔

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡

بدلے رشتے سے بدلتے دن رات کے ساتھ وہ کئی دن تک سب کا سامنا کرنے سے کتراتی رہی۔ خاص طور پر آنسہ اور فری کے سامنے وہ بالکل نہیں گئی۔ آشبہ اور شمشاد بی ہی تھیں جو اس حوالے سے اس کے ساتھ چھیڑ چھاڑ اور گفتگو کرتیں۔ شبّو بھی چند دن کے صدمے کے بعد معمول پر آگئی تھی۔ وہ آرِب کا ناشتہ اوپر نہیں لے جا رہی تھی۔ بنا کر شبّو کے ہاتھ بھیج دیتی۔ اب پڑھائی تو تھی نہیں اس لیے رات میں بھی وہ میز پر گرما گرم کھانا رکھ کر کمرے میں آہٹوں کا انتظار کرتی رہتی۔ کئی بار دل کرتا کہ سنہری کے ساتھ باہر بیٹھ کر انتظار کرے لیکن اب حیا آڑے آتی تھی اور اکثر تو آرِب کو باقیوں کی ناخوشگوار باتوں سے بچانے کے لیے وہ خود کو روکے رکھتی۔

سائرہ دوپہر میں ڈائنگ ٹیبل پر عبداللہ کا ہوم ورک کروا رہی تھی تب وہ باورچی خانے سے ہال میں داخل ہوا اور یہ پہلی بار ہوا تھا کہ وہ اس وقت گھر آیا تھا اور ہال میں موجود تھا۔

سائرہ کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس نے سلام کیا۔

"آپ کی چھٹی ہو گئی آج؟" عبداللہ کی بلند آواز میں اس کا 'وعلیکم السلام' کہیں گم ہو گیا۔

"چھٹی تو نہیں ہے لیکن مجھے بہت بھوک لگی تھی اس لیے گھر آیا ہوں۔" عبداللہ کو جواب دیتے ہوئے اس نے سائرہ کو دیکھا۔ وہ فوراً اُٹھ گئی۔ باورچی خانے میں آکر کھانا گرم کیا اور چند منٹ بعد ٹرے اس کے آگے رکھی۔ وہ کچھ لینے پلٹ رہی تھی کہ آرِب نے روکا۔

www.novelsclubb.com

"اتنا کافی ہے، بیٹھ جاؤ۔" اس نے تعمیل کی۔

"آنٹی یہ ہو گیا۔" عبداللہ نے اپنا لکھا اس کے حوالے کیا۔

"گڈ اس کے علاوہ بھی کچھ اور ہوم ورک ہے؟"

"نمبر نیم لکھنا ہے۔"

"بک کہاں ہے؟"

"بیگ میں، میں لے کر آتا ہوں۔" وہ کرسی سے کود کر بھاگا۔ سائرہ نے سامنے دیکھا، آرِب یوں ہی بیٹھا تھا۔

"کھانا۔۔۔۔۔۔ٹھنڈا ہو رہا ہے۔" اس نے ٹرے کی سمت اشارہ کیا۔

"زبردستی میں دو نوالے بھی نہیں کھا سکتا لیکن۔۔۔۔۔" اس نے دو نوالے اتنا سالن پلیٹ میں نکالا۔

"خیال رکھو کہ یہ زبردستی مجھے روزانہ کرنی پڑے۔" اس کا مطلب سمجھتے ہی اس کا دل بے قابو ہوا۔

www.novelsclubb.com

"آ۔۔۔۔آپ رہنے دیں، میں چائے بنا دیتی ہوں۔" اس نے دوسرا نوالہ منہ میں رکھا تو وہ منمنائی۔

"میں اس سے زیادہ کھا بھی نہیں سکتا لیکن چائے کی طلب ضرور ہے۔"

وہ کھڑی ہوئی۔

"آئندہ آپ سیدھے چائے کا ہی کہیئے گا۔" اس کے آگے سے ٹرے اٹھاتے ہوئے اس نے دھیرے سے کہا۔

"آئندہ۔۔۔۔؟" آرِب نے اس کی کلائی پکڑی۔ "مجھے صبح چائے دینے آجایا کرو تاکہ دوپہر میں بھوک اور چائے کے بہانے گھر نہ آنا پڑے۔"

صرف باتیں سن کر بے قابو ہو رہا دل اس افتاد کے لیے تیار نہیں تھا، وہ اس انداز میں ڈولا کہ سائرہ کو لگا ابھی باہر کو دوڑ پڑے گا۔

عبداللہ کے پیچھے آرہی نفیسہ اندر کا منظر دیکھ کر وہی سے پلٹ گئیں۔ عبداللہ کی آواز پر آرِب نے اس کی کلائی چھوڑ دی تھی۔

www.novelsclubb.com

اگلے دن سے وہ پھر پہلے کی طرح ناشتہ اوپر لے جانے لگی۔ وہ رکتی اب بھی نہیں تھی نہ آرِب نے اس پر اصرار کیا تھا۔ اسے ٹرے تھما کر واپس پلٹ جاتی۔ لیکن اب مسکراہٹوں اور نگاہوں کا تبادلہ محبت بھری سرگوشیوں جیسا ہوتا تھا۔

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡

بہت دنوں بعد آج آشبہ اسے ڈرائنگ روم میں کھینچ لائی تھی۔یہ اسے گھر کے دیگر افراد کے ساتھ شامل کرنے کی کوشش تھی۔ان سب کے درمیان وہ عبداللہ کی ڈرائنگ میں مدد کر رہی تھی۔آرِب بائیک کھڑی کر کے اندر جاتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ اوپر چلا جائے یا دادی کے کمرے اور ہال میں جھانک لیا جائے۔ تبھی اندر سے آئی فری کی آواز نے اسے وہیں روک دیا۔

"سارہ!سب کے لیے چائے اور اس کے ساتھ کچھ اسنیکس بھی لے کر آؤ ذرا، لیکن جلدی لانا۔"

"فری آپی، یہ کام شبّو سے کہیں۔"آشبہ کو اس کا انداز بالکل اچھا نہیں لگا تھا۔

"تمھیں یہاں شبّو نظر آرہی ہے؟اور وہ نہیں ہے تو اس کا کام سارہ سے ہی کہوں گی ناں۔"

اس کی بات کا مطلب سمجھ کر آشبہ مزید آگ بگولہ ہوگئی۔

"آپ شبّو اور سارہ کو ایک ہی کیٹگری میں کیسے رکھ سکتی ہیں؟ سارہ اب صرف دادی کی ریلیٹیو ہی نہیں اس فیملی کی ممبر بھی ہیں۔"

"میں لاتی ہوں چائے اور اسنیکس۔" سائرہ کھڑی ہوئی۔

"تم سے بہتر یہ اپنی حیثیت اور اوقات جانتی ہے۔" فری تمسخرانہ انداز میں ہنسی۔

اسی وقت آرِب دروازہ کھول کر اندر آیا۔ اس غیر متوقع آمد پر سب ہی حیران ہوئے۔ سب کی حیرت زدہ نظریں خود پر محسوس کرکے وہ بھی لمحہ بھر کو ٹھہر گیا۔ اسے بھی یاد نہیں تھا کہ وہ آخری بار کب ڈرائنگ روم میں آیا تھا۔

اسی گھر میں ایک عورت کی حیثیت ہوتے ہوئے بھی اس کا مقام نوکروں والا کر دیا گیا تھا اور اس میں سب سے بڑا قصور اس کے باپ کی خاموشی کا تھا۔ سائرہ دروازے کے پاس ہی کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آئندہ اسے کوئی حکم دینے کی کوشش مت کرنا۔" اس نے سائرہ کا ہاتھ پکڑا۔ "اس کی حیثیت اس گھر میں وہی ہے جو چاچی یعنی تمہاری امی کی ہے۔"

آنسہ، آزمہ، فری، آشبہ اس انہونی پر ششدر تھیں۔ آرِب سب کے درمیان سے اسے کھینچتا وہاں سے نکل گیا۔ ہال سے وہ اسے دادی کے کمرے میں لے آیا۔ دھاڑ سے دروازہ کھلنے پر او نگھتی صدیقہ بیگم ہڑبڑا کر جاگیں۔

"کیا ہوا؟" وجہ چاہے الگ تھی لیکن اس وقت ان دونوں کے چہرے سرخ تھے، جسے دیکھ کر صدیقہ بیگم نے سوال کیا۔

"دادی!" آرِب نے ایک گہری سانس لے کر خود کو سنبھالا۔ "میں یہ گھر چھوڑ کر نہیں جانا چاہتا لیکن اگر تاریخ دوہرائی گئی تو مجبور ہو جاؤں گا۔"

"یہ کیا کہہ رہے ہو بیٹا؟" یاق وسباق کے بغیر آرِب کی بات ان کی سمجھ میں نہیں آئی۔

"آپ اس گھر کی سربراہ ہیں اور پہلے بھی آپ کی موجودگی میں یہاں بہت ظلم اور ناانصافی ہوئی ہے۔" وہ ذرا رکا۔ "یہ آپ بھی سمجھ لیں اور باقیوں کو بھی سمجھا دیں کہ میں اپنے باپ سے مختلف ہوں۔"

آرِب نے اس کا ہاتھ آزاد کیا اور پچھلے دروازے سے باہر نکل گیا۔

صدیقہ بیگم کی آنکھیں بھر آئیں۔

www.novelsclubb.com

"سب سے زیادہ قصوروار تو میں ہی ہوں۔" بھرائی آواز میں انھوں نے خود کلامی کی۔

"نانی!" وہ ان کے قریب آئی۔

"کیا ہوا؟ کیوں اتنا غصے میں تھا آرِب؟"

سائرہ کو انھیں ساری بات بتانا پڑی۔ وہ سن کر کچھ کہے بنا لیٹ گئیں۔ ذرا دیر میں ہی ان کے آنسو کنپٹی سے گر کر تکیے میں جذب ہونے لگے۔

"نانی!" وہ پلنگ پر بیٹھ گئی۔

"سارہ مجھے اکیلا چھوڑ دو کچھ دیر کے لیے۔" انھوں نے آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"جی۔" وہ ان کے پلنگ سے اٹھ کر اپنے پلنگ پر آ گئی۔

www.novelsclubb.com

"نانی بے چاری تو خود اتنی بے بس اور مجبور ہیں، ان پر غصہ کرنے اور ان سے ناراض ہونے کا کیا فائدہ؟ لیکن نانی ہی تو ہیں جن سے وہ کچھ کہہ سکتے ہیں باقی سب تو۔۔۔۔۔ اپنی ماں کے ساتھ زیادتی اور ناانصافی ہوتے دیکھنا اور ساتھ ہی ساتھ ایک جابر اور ظالم

ڈائن کا خوف اور ڈر۔۔۔۔۔۔"اس کا دل دکھ سے بھر گیا، کیسا بچپن تھا آرِب کا۔

ناظمہ کے گھر میں سنی باتیں پھر اس کے ذہن میں تازہ ہو گئی۔

"کیا وہ ڈراب زائل ہو رہا ہے؟"آرِب کی باتیں یاد کرتے ہوئے اس نے سوچا۔

"وہاں نفیسہ ممانی ہوتیں، کیا تب بھی وہ یہ ہی سب کر پاتے؟"فلحال اس اہم سوال کا جواب نہیں تھا اس کے پاس۔

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♡♡♤♡♤♡♤♡

نئے دولہا دلہن کی دعوت تھی۔ کھانے کے بعد سب ڈرائنگ روم میں جمع تھے۔ آشبہ اسے بھی ساتھ لے گئی تھی۔ ان سب سے الگ تھلگ ماں کے کمرے میں ناظمہ صدیقہ بیگم کو قائل کرنے میں لگی تھیں۔

"پورا ایک مہینہ ہونے آیا ہے اماں، لوگوں کو تو پہلے ہی شک تھا اور اب آپ انھیں یقین کرنے کا موقع دے رہی ہیں۔"

"میری یہ سمجھ میں نہیں آتا تمہیں لوگوں کی اتنی فکر کیوں ہے؟"

"اماں، لوگوں کو چھوڑیں، دراصل مجھے آرِب کی فکر ہے، مجھے شک بھابھی کی نیت پر ہے اور آپ پر حیرت۔" ناظمہ نے صاف بات کی۔ "انھیں اپنی من مرضی کرنے کی چھوٹ دے رکھی ہے جب کہ آپ اچھی طرح جانتی ہیں کہ ان کے ارادے کیا ہیں اسی لئے چاہتی ہوں کہ آپ یہ معاملہ اپنے ہاتھ میں لیں اور ایک تاریخ کا اعلان کر دیں۔"

"سمجھا کرو ناظمہ، ابھی بیچ میں آنسہ کی ڈلیوری ہے، وہ تو ہو جانے دو۔"

"اماں کون سا انھوں نے آرِب کی شادی کی تیاریاں خود کرنی ہیں کہ آنسہ کی خدمت میں خلل پڑے گا۔"

چند سالوں سے بدلا رویہ اور برتاؤ، نفیسہ کے اس فیصلے نے پھر بدل دیا تھا وہ پھر اپنے پرانے روپ میں آگئی تھیں جب انھیں نفیسہ ایک آنکھ بھاتی تھی نہ اس کی کوئی بات یا کام۔

"آپ اس دن پوچھنے کی بجائے سید حازُہا کا نام لے کر فیصلہ سناتیں تو یہ سب نہ ہوتا۔"

صدیقہ بیگم چپ رہیں۔ وہ جانتی تھیں کہ یہ باتیں ان کی بیٹی کو سمجھ نہیں آنی۔

" میں آرِب سے بات کروں گی۔"

"آرِب سے بات کرنے سے کیا ہو گا؟ وہ بچہ اپنی مرضی سے سانس بھی نہیں لے سکتا ہے۔ میری مانیں تو بھائی جان سے کہیں اسے اس کا حصہ دے دیں اور آپ آرِب اور اس کی بیوی کو الگ کر دیں۔"

"حد کرتی ہو تم تو ناظمہ!" انھیں یہ تجویز بالکل پسند نہیں آئی۔

"اسے کیوں الگ کریں؟ سارا کاروبار آخر اسے ہی سنبھالنا ہے۔ شعیب تو ابھی بہت چھوٹا ہے۔"

"اماں تھوڑا تو سوچیں، کچھ تو ہوش کے ناخن لیں، شعیب ابھی بہت چھوٹا ہے اور آرِب ان کی مٹھی میں، دیکھنا دھیرے دھیرے داماد کاروبار میں شامل ہو جائیں گے اور پھر ایک دن وہی مالک بن بیٹھے گے اسی لیے تو آزمہ کے لیے ان کے بھائی نے پہلے ہی کہہ رکھا ہے کہ وہ ان کی بہو ہے۔"

"اچھا میں آرِب سے بات کرتی ہوں اور اگر وہ ہاں کہے تو جلد ہی رخصتی کروا لیں گے۔"

ناظمہ اپنی پسند کا جواب سن کر ہی خاموش ہو سکتی تھی سو انھوں نے وہ ہی کیا۔

"ابھی کریں فون اسے بلکہ بلوالیں ابھی، میرے سامنے ہی بات کریں میں بھی سمجھاؤں گی اسے ذرا، بہت ہی۔۔۔۔۔۔۔"

"ناظمہ!" اب کے انھوں نے ڈانٹا تھا۔ "صبر کیا کرو، کہہ دیا ناں میں بات کرتی ہوں تو اپنی ماں پر بھروسہ رکھو۔"

ان کا غصہ محسوس کر کے ناظمہ کو چپ ہونا پڑا۔ وہ خود آرِب کو فون کئی بار لگا چکی تھی لیکن وہ اٹھاتا ہی نہیں تھا۔

"آرِب سے کہنا مجھے اس سے کچھ بات کرنی ہے ابھی یا رات میں وقت نکال کر آئے میرے پاس۔" اگلے دن وہ اس کا ناشتہ بنانے جانے لگی تو صدیقہ بیگم نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"جی۔" وہ پر خیال سی باورچی خانے میں آئی۔ آج اس کا ارادہ اُپما بنانے کا تھا۔

"یہ کیوں؟" نفیسہ کے سوال پر وہ چونکی۔

"یہ سوجی کیوں؟" اس کے سوالیہ چہرے کو دیکھ کر نفیسہ نے اس کے ہاتھ میں سوجی کے ڈبے کی طرف اشارہ کیا۔

"اُپما بنانا ہے۔"

"آملیٹ ہی بناؤ۔" انھوں نے اس کے ہاتھ سے ڈبا لے کر واپس جگہ پر رکھ دیا اور چائے کا کپ لیے چلی گئیں۔

وہ سن ہوتے دماغ کے ساتھ کتنی دیر یونہی کھڑی رہی۔

"اب وہ کھائے بھی ان کی مرضی سے!" غصہ، دکھ اور بے بسی، کون سا احساس زیادہ تھا، سمجھنا مشکل تھا۔

"آج تک تو مجھے کچھ نہیں کہا کیا اس لئے کہ تب میں ملازمہ تھی اور اب۔۔۔۔۔۔ کیا میں ان سے مقابلہ کر سکتی ہوں؟ کیا میں کچھ بدل پاؤں گی؟ آج تک تو ان کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ پایا اور میں تو۔۔۔۔" وہ اداس ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

ناشتے کی ٹرے اوپر لے جاتے ہوئے اسے خیال آیا۔

"میں نے کیوں نہیں بنایا ویسے؟ انہوں نے آملیٹ بنانے کہا اور میں نے بھی وہی بنایا۔ کیا اسی طرح سب ان کے رعب میں آجاتے ہیں؟"

دروازہ آرِب کھلا رکھتا تھا۔اکثر تو دروازے میں ہی کھڑا ہوتا۔اب بھی اس کی آہٹ پر وہ نمودار ہوا۔

"نانی نے کہاں ہے کہ انھیں آپ سے کچھ بات کرنی ہے،ابھی یا رات میں فرصت سے آئیں۔"ٹرے اسے دیتے ہوئے سائرہ نے صدیقہ بیگم کا پیغام دیا۔

" سائرہ!"وہ جانے لگی تو آرِب نے پکارا۔سائرہ پلٹ کر اسے دیکھنے لگی۔

"کوئی بات ہوئی ہے؟میرا مطلب کسی نے کچھ کہا؟"سائرہ کو ایک دم احساس ہوا کہ وہ پیشانی پر شکن لیے ذرا دیر پہلے کا واقعہ سوچ رہی ہے۔

"نہیں تو۔"وہ مسکرائی۔

"نانی کو کیا بات کرنی ہوگی،یہ سوچ رہی تھی۔"اس کی 'نہیں تو' سے آرِب کو قائل نہ دیکھ کر اس نے آگے کہا۔

"جو بھی بات ہو تمھیں پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ویسے میرا خیال ہے وہ بات پریشانی والی نہیں خوشی والی ہوگی۔"آرِب کا جملہ تھا یا اس کی جذبے جگاتی نظریں کہ وہ فوراً سیڑھیاں پھلانگ گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں عبداللہ کی فرمائش پر پورچ میں بیٹھے ہوم ورک کر رہے تھے۔ خلافِ معمول آج دونوں مرد حضرات اس وقت گھر پر تھے اور خلاف معمول ہی اس وقت آرِب کی بائیک گیٹ سے اندر آئی۔

"لگتا ہے نانی سے بات کرنے آئے ہیں۔" سائرہ نے سوچا۔ بائیک کھڑی کر کے وہ پورچ کی سیڑھیوں تک پہنچا تب تک ڈرائنگ روم سے باتوں کی آواز آنے لگی تھیں۔

"کیا نانی سب کی موجودگی میں بات کرنا چاہتی ہیں؟" اس نے سوچا۔

"آج بھی آپ کو بھوک لگی ہے؟" اسے دیکھتے ہی عبداللہ نے سوال کیا۔

"ہاہاہا۔۔۔ نہیں۔" آرِب نے اس کے بال بگاڑے۔ "مجھے بلایا ہے۔" اس نے ڈرائنگ روم کی طرف اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

عبداللہ کے سر سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے اس نے سائرہ کے سر کو چھوا۔ "شاید کوئی امپورٹنٹ بات کرنی ہے۔"

وہ اندر چلا گیا اور سائرہ نے دل تھام لیا۔

وہاں صدیقہ بیگم نہیں ان کے بیٹے اور بہوئیں موجود تھیں۔

سب کے سنجیدہ چہروں نے کمرے میں تناؤ پھیلا رکھا تھا۔

ایک جھجھکتی تمہید کے بعد ضامن احمد نے جو بات کہی وہ سنتے ہی پہلا خیال اس کے ذہن میں یہی آیا کہ 'کاش سائرہ باہر نہ بیٹھی ہوتی۔'

"پچھلے سال پہلی بار کسی انویسٹر کے ساتھ کوئی کام شروع کیا تھا۔اسے ہمارے وکیل نے متعارف کروایا تھا۔اس وقت کئی جاننے والوں نے اشاروں کنایوں میں سمجھایا کہ وقار صدیقی کے ساتھ کاروبار نہ کریں لیکن تب ان کی باتیں کاروباری حریفوں کا حسد اور سازش لگ رہی تھیں کیوں کہ یہ بہت بڑا وینچر تھا،آئس کریم پلانٹ کا۔کچھ وقار کی باتیں تھیں جو بڑی صاف کھری اور اصول و شریعت سے پُر ہوتی تھیں،ہم دونوں ہی اس سے بہت متاثر ہو گئے تھے۔وقار اس وقت اتنا سچا اور ایمان دار محسوس ہو رہا تھا کہ ہم دونوں نے ایگریمنٹ سامنے رکھ کر،اس سے جو تفصیل زبانی سنیں،اس پر یقین کر لیا اور سارا قانونی اور کاغذی کام وکیل کے سپرد کر دیا۔اس وقت کاروباری سمجھ بوجھ سے دوستی،یاری،بھروسہ،تعلقات یہ ساری باتیں بڑی اہم لگ رہی تھیں،کاروباری ایتھیکس پر ایک شخصیت کی ظاہری اچھائیاں حاوی تھیں اور اب وہ۔۔۔۔۔۔۔"

انہوں نے خود کو گالی دینے سے باز رکھا۔"۔۔۔۔۔۔۔پتا چلا کہ وکیل اور وہ ملے

ہوئے تھے۔ہم نے جو ایگریمینٹ پڑھا تھا اور بہت سارے دستاویز جو سائن کیے تھے ان میں کئی ایسے ہیں۔۔۔۔۔۔"اپنی نے وقوفی کا ذکر کرتے ہوئے وہ رک گئے۔

"اب وہ دونوں اپنے اصلی روپ میں سامنے ہے۔تم بھی جانتے ہو کسی بھی کاروبار میں چند سال تک منافع نہیں ہوتا ہے پلانٹ کو صرف کچھ ماہ ہی ہوئے ہیں اور وہ ایگریمنٹ کی روسے ہمیں منافع نہیں ہوا تو اب اسے اصل رقم اور سود واپس دینا ہو گا نہ دینے کی صورت میں پلانٹ اس کا ہو جائے گا۔۔۔"انہوں نے پیشانی مسلی۔

"اس کے ساتھ ساتھ اس کے نقصان کے حساب سے ہماری دو دکانیں اور۔۔۔۔۔" وہ پھر رک گئے۔"یہ بڑی تفصیل سے ایگریمنٹ میں لکھا ہے کہ اگر ہم دو ماہ میں اس کی رقم اسے نہ دے سکے تو اسے اختیار ہے کہ وہ صدر کی دونوں دکان اور پلانٹ کے ساتھ ساتھ اس گھر پر بھی قبضہ کرلے۔اس نے ایک دوسرا آپشن بھی دیا ہے اور اب لوگوں کا کہنا ہے کہ اسی مقصد کے لئے اس نے وہ ایگریمنٹ بنایا تھا اور ہمارے ساتھ کاروبار کی شروعات کی تھی۔اس کی یہ شرط اگر ہم مان لیں تو پلانٹ ہمیں دے دے گا اور وہ قانونی ایگریمنٹ ختم ہو جائے گا۔"

ان کی خاموشی طویل ہوئی تو سر جھکائے سن رہے آرِب نے سر اٹھا کر انھیں دیکھا۔

انھوں نے بھائی کو دیکھا اور احسان احمد نے کھنکھار کر گلا صاف کیا۔

"اس کی ایک ہی بیٹی ہے اگر اس سے تمھاری شادی۔۔۔۔۔۔"

"آپ نے کہا نہیں کہ میں اویلیبل نہیں ہوں۔" آرِب نے باپ کی بات کاٹی۔

"اسے تمھارے نکاح کا علم ہے۔" اب کے صحیح معنوں میں آرِب کے سر پر آسمان ٹوٹا تھا۔

"اسے کوئی بیماری ہے وہ چل پھر نہیں سکتی، وہیل چیر پر ہوتی ہے اس لیے وقار نے مکمل تیاری اور منصوبہ بندی سے یہ جال بچھایا تھا کہ ہم۔۔۔۔۔۔" ضامن احمد بات مکمل نہ کر سکے۔

www.novelsclubb.com

باپ کو گھور رہے آرِب کی نظروں کا تعاقب کرتی پروین نے منھ کھولا۔

"اس نے تو یہ بھی کہا کہ اس گھر میں دو شادیوں کا رواج ہے، یہ پہلی بار نہیں ہو گا کہ ۔۔۔۔۔" احسان احمد نے غصے سے سر اٹھایا۔

"پروین!" ضامن احمد غضب ناک انداز میں چلائے۔ "خاموش رہو تم۔"

"میں۔۔۔۔" آرِب نے اسی وقت بات ختم کرنا چاہی۔

"کوئی جلدی نہیں ہے۔۔۔۔۔" ضامن احمد نے فوراً قطع کلامی کر کے اسے بولنے سے روکا۔ "تم سوچ لو، ہر زاویے سے، ایگریمینٹ کے مطابق اسے سب کچھ دینے سے خاندان اور بچوں کے زندگی پر کیا اثرات ہوں گے، آنسہ کے علاوہ سبھی بچیوں کی شادیاں باقی ہیں، ہماری آمدنی کے ذرائع، خراجات، طرزِ زندگی سب اچھی طرح سوچو۔" مختصراً وہ کہہ رہے تھے 'دوسرے آپشن کے علاوہ کوئی چارہ نہیں۔'

آرِب نے بہت دکھ سے احسان احمد کو دیکھا۔ نکاح کے بعد مبارک باد دیتے ہوئے جب انھوں نے اسے گلے لگایا تھا تو اس کے دل میں حرارت جاگی تھی۔ ان کے لیے پتھر ہو چکا اس کا دل گزار ہوا تھا۔ لیکن وہ صحیح سوچتا تھا کہ اس کا باپ با اختیار ہوتے ہوئے بھی ہمیشہ سے مجبور ہی تھا۔

پورا وقت نفیسہ سر جھکائے گود میں رکھے ہاتھوں کو دیکھتی رہی تھیں۔

وہ کچھ بھی کہے بغیر باہر نکل آیا۔ وہاں نہ عبداللہ تھا نہ سائرہ۔

وہ سیدھا دادی کے کمرے تک آیا۔ باہر والا دروازہ اندر سے بند تھا۔ وہ کچن سے ہو کر ہال میں آیا اور اس دروازے سے اندر داخل ہوا۔ صدیقہ بیگم سو رہی تھیں۔ غسل خانے سے پانی گرنے کی آواز سائرہ کی وہاں موجودگی کا پتہ دے رہی تھی۔ وہ دروازے کے قریب آیا۔

"سائرہ!" اس نے دھیرے سے پکارا کہ صدیقہ بیگم کی نیند نہ کھل جائے۔

اندر اب مکمل خاموشی تھی۔

" پلیز میری بات سن لو باہر نکل کر۔"

"سائرہ پلیز۔"

وہ کچھ دیر وہیں کھڑا رہا پھر دبے قدم چلتا سائرہ کے پلنگ پر آ کر بیٹھ گیا۔ جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ کمرے سے جا چکا ہے تو وہ باہر نکلی اور سامنے اسے بیٹھا دیکھ کر وہی رک گئی۔

www.novelsclubb.com

آرِب اٹھ کر قریب آیا۔

"رویا مت کرو پلیز۔" اس کی بھیگی پلکوں پر اس نے بے اختیار التجا کی اور وہ پھر رونے لگی۔ گالوں پر پھسلتے آنسو درمیان میں ہی آرِب کی انگلیوں پر منتقل ہو گئے۔

"تمھارے سوا کسی اور کی گنجائش نہیں ہے۔"اس کی سرگوشی ابھری۔

"احسان ماموں نے بھی یہ ہی کچھ نفیسہ ممانی سے کہا ہو گا لیکن جب اپنے آزمائش میں ڈالیں تو گنجائش نکالنی پڑتی ہے۔"اس نے مایوسی سے سوچا۔

آرِب نے اسے ہونٹ کاٹتے دیکھا اور اس کے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے۔

"قبول ہے کہتے ہوئے لڑکی کو اپنی ملکیت اس لیے نہیں بنایا جاتا کہ اس کے ساتھ جیسا چاہے سلوک کیا جائے، بلکہ اس کے حقوق، تحفظ اور خوشیوں کی ذمہ داری بھی قبول کی جاتی ہے اور اس ذمہ دری میں ناکامی کا وہ مظاہرہ اور نتیجہ میں نے دیکھا ہے کہ جان کی بازی لگا دوں گا لیکن ناکام نہیں رہوں گا۔"اس کے آخری لفظوں پر اس نے ناراضی سے ہاتھ کھینچنا چاہا لیکن چھڑا نہ سکی۔

www.novelsclubb.com

وقت کی ستم ظریفی نے وہی حالات اس کے لیے بھی پیدا کر دیے تھے جنھیں بدل نہ سکنے کی بے بسی اور پچھتاوے اب تک اس کے ساتھ تھے۔

"ان شاءاللہ میں کوئی حل نکال لوں گا لیکن وہ کسی صورت نہیں ہو گا جو کہا گیا ہے۔" اس نے سائرہ کے ہاتھ پر دباؤ ڈالتے ہوئے یقین سے کہا۔

اسی وقت صدیقہ بیگم نے کروٹ بدلی اور پلنگ کرارہا۔

"دادی سے ابھی کچھ نہ کہنا اور رونا بالکل نہیں۔"اس کے ہاتھ آزاد کرتے ہوئے اس نے سائرہ کے سر پر ہاتھ رکھا اور پچھلا دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

"کون تھا؟"صدیقہ بیگم اٹھ بیٹھیں۔

"آ۔۔۔۔رِب۔۔۔۔"اس نے جھجھکتے ہوئے پہلی بار نام لیا۔

"آپ کی طبیعت کا پوچھ رہے تھے۔"وہ ان کے قریب آئی۔

"اس وقت گھر کیسے آیا؟اس کی طبیعت تو ٹھیک ہے؟"انہوں نے تشویش سے پوچھا۔

"کچھ کام تھا شاید، واپس چلے گئے ہیں۔ "

"اچھا۔"انھیں تسلی ہوئی۔"مجھے جگا دیتی تو بات بھی کر لیتی اس سے۔"

پھر یہ بات گھر میں راز نہیں رہی۔ہر کوئی خاموش فکر مندی سے اسے گھورے جا رہا تھا۔آشبہ اسے تسلی دیتی رہتی ہے جبکہ وہ خود بھی بہت پریشان تھی۔یہ بات صدیقہ بیگم سے بھی زیادہ دیر تک چھپی نہ رہ سکی۔وہ اٹھتے بیٹھتے وقار صدیقی کو کوستی رہتیں۔

وہ اب روز ہی پرانا سامان کھول کر اپنے زیوارات اور بہت پرانے کاغذات نکال رہی تھیں۔ان کے ساتھ شمشاد بی بھی لگی رہتیں۔وہ آشبہ کو بلا کر کاغذات کیا اور کس چیز کے ہے، یہ معلوم کرواتیں پھر کہیں اور تلاش کرنے لگتیں۔آرِب صبح ناشتہ کیے بغیر ہی نکل جاتا اور رات میں وہ اس کا انتظار کرتے کرتے سو جاتی۔ پھر رات کے کسی پہر آنکھ کھلتے ہی فوراً ہال میں جاتی جہاں میز پر دھرے جھوٹے برتن اس بات کا اعلان کرتے کہ وہ آچکا ہے اور کھانا بھی کھالیا ہے۔ایک بار پھر ڈرائنگ روم میں سب کی موجودگی میں اجلاس خاص ہوا تھا، جس میں صدیقہ بیگم بھی شامل تھیں۔

وقار صدیقی نے سب گھر والوں کو دعوت پر مدعو کیا تھا۔ کوئی اس بات سے خوش نہیں تھا۔ لیکن ایک طویل گرما گرم بحث کے بعد یہ طے ہوا کہ ان سب کو دعوت میں جانا چاہیے۔

www.novelsclubb.com

"جو بھی ہونا ہے، وہ دو ماہ کی مہلت کے بعد ہی ہوگا، بہتر ہے تب تک ہم اسے کوئی اور موقع نہ دیں۔" یہ پروین کا موقف تھا۔

جانے کیوں سائرہ کو یقین تھا کہ وہ مان چکی ہے کہ یہ شادی ہونا ہی ہے۔ وہ ہی سب سے زیادہ مطمئن نظر آتی تھی۔

وہ خاموش تماشائی تھی اور سب سے اہم فریق آرِب جیسے غائب ہی تھا۔

"اماں ہم سب پوری کوشش کر رہے ہیں کہ یہ معاملہ کسی انتہائی قدم کے بغیر ہی سنبھل جائے لیکن بہتر ہے کہ اس دوران ہم وقار کو اس مغالطے میں رکھیں کہ اس کی تجویز پر سنجیدگی سے غور ہو رہا ہے۔" دونوں بیٹوں کے سمجھانے اور التجا کرنے پر صدیقہ بیگم بھی جانے تیار ہو گئیں۔

ان سب کے جانے کے بعد اسے بہت گھبراہٹ ہونے لگی۔ اسے لگا صدیقہ بیگم اور اسے کو دھوکے میں رکھ کر وہ سب وقار صدیقی کی بیٹی سے شادی پر راضی ہو گئے ہیں۔ ظاہر ہے یہ آسان راستہ تھا اور ان سب کا کوئی نقصان نہیں ہوتا تھا۔ وہ آرِب سے بات کرنے کے لیے بے چین ہوا ٹھی۔ اسے پہلی بار اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ نہ اسے اپنا فون نمبر دیا نہ اس کا نمبر لیا۔

www.novelsclubb.com

وہ بے قراری سے ہال میں ٹہل رہی تھی کہ آنسہ کی چیخ پر بے اختیار اس کے کمرے کی طرف دوڑی۔ وہ درد سے دوہری ہوتی پلنگ پر بیٹھی تھی اور قریب کھڑی شمشاد بی اس کی پیٹھ سہلا رہی تھی۔

"سارہ! فون کرو، اسے ابھی اسپتال لے جانا ہوگا۔"

فرش پر آنسہ کے پیر کے قریب پڑے خون کے قطرے دیکھ کر وہ ساکت تھی۔

"سارہ!" شمشاد بی کی اونچی آواز پر وہ متوجہ ہوئی۔ "فون کرو جلدی۔"

"ہاااں۔۔۔۔" تبھی باہر بائیک کی آواز آئی اور سائرہ باہر دوڑی۔ آرِب بائیک کھڑی کر رہا تھا۔

"آنسہ آپی۔۔۔۔۔۔انھیں اسپتال۔۔۔۔۔۔" مارے گھبراہٹ کے اس سے بولا نہیں جا رہا تھا تبھی ایک اور درد بھری چیخ پر وہ اور آرِب دونوں اندر بھاگے۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے حالات کی سنگینی کا اندازہ ہو گیا۔

"کار کی چابی لے کر باہر آئیں۔" آرِب نے شمشاد بی سے کہا اور وہ عجلت میں باہر نکلیں۔ آرِب پلنگ کے قریب آیا، اس کا ارادہ بھانپ کر سائرہ نے سہارا دے کر آنسہ کو کھڑا کیا اور قریب رکھی چادر اس کے گرد لپیٹی۔ آنسہ نے سختی سے ہونٹ بند کر کر اپنی چیخ دبائی۔ آرِب نے آگے بڑھ کر اسے بازوؤں میں اٹھایا اور باہر نکلا۔ سائرہ تیزی سے اس کے پیچھے تھی۔ وہ ڈرائنگ روم کے دروازے سے باہر نکلے تب شمشاد بی کار

www.novelsclubb.com

کے پاس کھڑی تھیں۔سائرہ نے ان کے ہاتھ سے چابی لے کران لاک کیا پھر آگے بڑھ کر پیچھے کا دروازہ کھولا۔پسینے میں شرابور ہوتی آنسہ نے سختی سے آرِب کا شرٹ مٹھی میں جکڑ رکھا تھا۔

اسے پیچھے لٹا کر آرِب نے اس کے ہاتھ سے اپنا شرٹ چھڑایا۔

"بیٹھو۔"اس نے سائرہ کو پیچھے بیٹھنے کو کہا۔

وہ بنا چپلوں کے تھی،ویسے ہی بیٹھ گئی اور آنسہ کا سر گود میں رکھا۔

آرِب نے گیٹ کھول کر کار باہر نکالی تب تک شمشاد بی نے گھر کو تالا لگایا۔

آنسہ ہانپنے لگی تھی۔

"مجھے۔۔۔۔۔مجھے کچھ۔۔۔۔ہو جائے تو۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"ایسی باتیں نہیں کرتے بیٹا،دعا کرو،دعا پڑھو۔"شمشاد بی نے ٹوکا۔

"کون سے ہاسپٹل جانا ہے؟"آرِب نے پوچھا۔

"مم۔۔۔مدر کیئر۔"آنسہ نے جواب دیا۔اس نے سائرہ کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ رکھا تھا۔

"گوگل پر ہاسپٹل کا نمبر سرچ کرو اور کال کر کے بتادو کہ پیشنٹ کو لے کر آرہے ہیں۔

"آرِب نے اپنا فون سائرہ کو دیا۔اس نے نمبر ڈھونڈ کر کال لگائی اور آنسہ کی حالت کے بارے میں بتادیا۔

" باقی سب کہاں ہیں؟"

"وہ سب خبیث وقار کے وہاں دعوت میں گئے ہیں۔"شمشاد بی نے ناگواری سے کہا۔

یہ آرِب کے لیے اطلاع تھی لیکن اس کے چہرے پر کوئی ردعمل نہیں ابھرا۔

"آشو کو فون کردو۔"اس نے پھر سائرہ سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"عالم۔۔۔۔عالم کو بھی۔۔۔۔"آنسہ نے کہا۔آشبہ کال نہیں اٹھا رہی تھی۔اس نے اسے پیغام بھیجا اور عالم کا نمبر سرچ کر کے اسے بھی۔

"دونوں کو میسج کردیا ہے۔"

"میں۔۔۔۔۔نہیں بچوں گی۔۔۔اسس۔۔۔۔۔۔بار۔۔۔۔۔"سر ادھر ادھر مارتے ہوئے آنسہ نے کہا۔

"ایسا نہیں کہتے، سب ٹھیک ہو گا۔بس پہنچ گئے ہیں اسپتال۔"شمشاد بی نے دلاسہ دیا۔

"آ۔۔۔آرِب۔۔۔۔۔مجھے کچھ۔۔۔۔۔۔۔کچھ ہو جائے۔۔۔۔۔تو میرے بچوں۔۔۔۔۔"اس نے لب بھینچ کر درد برداشت کیا۔"عبداللہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ ویسے بھی سس۔۔۔۔سارہ۔۔۔۔۔۔۔سے۔۔۔۔۔"درد کی لہر نے اس کی بات پوری نہیں ہونے دی۔

"آ۔۔۔رِب۔۔۔۔۔۔"اس نے آگے کی طرف ہاتھ مار کر آرِب کو متوجہ کیا۔

شمشاد بی دوپٹے سے آنکھیں صاف کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"عا۔۔۔عالم دوسری۔۔۔۔۔شادی کر لیں تو میرے۔۔۔۔۔۔۔میرے بچوں کو تم رکھ لینا۔۔۔۔۔آرررررِب۔۔۔۔"اس کی درد بھری التجائیں جاری تھیں۔

سائرہ نے دیکھا آرِب ہاتھ اوپر کیے آستین سے آنکھیں رگڑ رہا تھا۔

"آرِب۔۔۔۔۔آرِ۔۔۔۔۔۔"آنسہ کی توانائی جواب دے رہی تھی۔اسے لگا اب وہ بے ہوش ہو جائے گی۔

"ان کی حالت۔۔۔۔۔آنسہ آپی۔۔۔۔۔"اس نے آنسہ کا ہاتھ سہلاتے ہوئے اسے پکارا۔

آرِب نے پلٹ کر دیکھا اور رفتار بڑھائی۔

" آنسہ۔۔۔۔۔"اس نے پکارا تو آواز بھاری تھی۔

"ہم ہاسپٹل پہنچ گئے ہیں آنسہ۔"

چند منٹ بعد اسپتال کے احاطے میں گاڑی روک کر وہ تیزی سے باہر نکلا اور پھر آنسہ کو بازوؤں میں اٹھایا۔سیٹ پر پھیلی سرخی دیکھ کر اس کا دل ڈوبنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"تم۔۔۔۔۔میرے بہت۔۔۔۔۔بہت اچھے بھائی ہو آرِب۔۔۔۔۔۔مممم۔۔۔مجھے تم سے۔۔۔۔نفرت نہیں ہے۔"وہ اس کا شرٹ پکڑے کہہ رہی تھی۔آرِب نے اسے اسٹریچر پر لٹایا۔آنسہ نے اس کا شرٹ نہیں چھوڑا۔

"وع۔۔۔۔۔وعدہ کرو۔۔۔۔۔۔میرے بچے۔۔۔وہ سوتیلی ماں کے۔۔۔۔۔"

آرِب نے شرٹ چھڑا کر اس کا ہاتھ تھاما۔

"آنسہ، تمھیں کچھ نہیں ہو گا، بچوں کے ساتھ ان کے پاس تم ہی ہو گی۔" اس کے سر ہاتھ پھیرتے ہوئے آرِب کی آنکھیں سرخ تھیں۔

اس نے وارڈ بوائے کو اسٹریچر لے جانے کا اشارہ کیا۔

ویٹنگ روم میں وہ تینوں نفوس خاموش دعاؤں میں مصروف تھے۔ پتہ ہی نہیں چلا کتنا وقت گزر گیا جب نرس نے آکر خوش خبری سنائی۔

"مبارک ہو، بیٹی ہوئی ہے۔ "

"اللہ تیرا شکر ہے۔" شمشاد بی نے با آواز بلند کہا

"آنسہ کیسی ہے؟" آرِب نے فوراً پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ بھی ٹھیک ہے۔ کچھ دیر میں ڈاکٹر آکر آپ کو ڈیٹیل بتائیں گی۔" وہ چلی گئی۔

"مبارک ہو بیٹا۔" شمشاد بی نے پیچھے کھڑے آرِب کے پاس جا کر اور اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"آپ کو بھی بہت مبارک۔" وہ ہلکے سے مسکرایا۔

وہ اس قدر الجھی تھی کہ مبارک باد بھی نہ دے سکی۔

"آپ کی شرٹ۔۔۔۔۔" پلٹ کر آرِب کو دیکھتے ہی نظر سرخ دھبے پر پڑی تھی۔

آرِب نے جھک کر شرٹ کو دیکھا۔

"میں واش کر لیتا ہوں۔" وہ باہر نکل گیا۔

اس دوران آشبہ کا فون آچکا تھا کہ وہ لوگ وہاں سے نکل گئے ہیں۔

"بیٹھ جاؤ کب سے کھڑی ہو۔" شمشاد بی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے اسے کہا۔

"کتنا اچھا ہوتا اگر آنسہ آپی کی یہ سب باتیں نفیسہ ممانی نے سنی ہوتیں۔۔۔۔" بیٹھتے ہوئے اس نے کہا۔ "شاید اس طرح انھیں اپنی غلطیوں نہیں اپنے گناہوں کا احساس ہو جاتا ہے۔"

"یہ کیا کہہ رہی ہو تم؟" شمشاد بی نے اچنبھے سے اسے دیکھا۔

"آپ نے بھی سناناں،ان کے اعمال نے ان کے بچوں کی نفسیات پر بھی کتنا برا اثر ڈالا ہے۔"

شمشاد بی نے گھبرا کر پیچھے دیکھا۔

"بیٹا تم کچھ نہیں جانتی اور ایسی کوئی بات کبھی آرِب کے سامنے مت کر دینا۔"

"کیوں؟"اسے حیرت بھی ہوئی اور غصہ بھی آیا۔

"سن لو سب اور اسے اچھی طرح یاد رکھنا لیکن غلطی سے بھی آرِب کے سامنے اس کا ذکر مت کرنا۔"

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤

نفیسہ اور احسان احمد اسکول سے ساتھ تھے پھر کالج میں نفیسہ کے بھائی سے دوستی ہوئی تو اس کے گھر آنا جانا شروع ہوا اور اسکول کی جان پہچان اگلے مرحلے میں داخل ہوئی۔ صدیقہ بیگم اپنی بہن کی بیٹی کے لیے زبان دے چکی تھیں۔جب انھوں نے یہ بات احسان احمد سے کی تو انھوں نے اپنی پسند کا نام لیا اور صدیقہ بیگم نے صاف انکار کرنے کے ساتھ ہی فوراً شازیہ کے ساتھ ان کی شادی کی تاریخ طے کر دی۔ان کے انکار،

www.novelsclubb.com

اصرار اور ضد پر انھوں نے دودھ نہ بخشنے کی اور باپ نے عاق کرنے کی دھمکی دے کر انہیں اس زبردستی کی شادی پر مجبور کیا۔ شازیہ کی ماں بیوہ تھیں۔ شادی کے بعد وہ بھی بیٹی کے ساتھ اس کے سسرال میں ہی رہنے لگیں۔ گھر کی بڑی بہو تھی اور ماں اور خالہ کی لاڈلی بھی۔ دس ماہ بعد بیٹے کے گود میں آجانے سے اہمیت بڑھی تو تفاخر بھی بڑھ گیا۔

دو سال بعد احسان احمد کی زندگی میں دوسرا امتحان آیا۔ ایک حادثے میں نفیسہ کے والد کا انتقال ہوا اور اس کے کچھ مہینوں بعد ان کے دوست یعنی نفیسہ کے بڑے بھائی اور اس گھر کے واحد کفیل و سربراہ کا آخری مرحلے کا سرطان تشخیص ہوا۔ بسترِ مرگ پر پڑے دوست کا اطمینان مقصود تھا یا اپنی دیرینہ خواہش کی تکمیل کہ ایک دن انھوں نے خاموشی سے نفیسہ سے نکاح کر لیا۔ اس کے چند دن بعد ہی ان کا دوست دارِ فانی سے کوچ کر گیا۔ دو بیٹیوں اور ایک بیٹے کے ساتھ نفیسہ کی امی کے لیے منکوحہ بیٹی کو گھر میں رکھنا بھی آسان نہیں تھا۔ ان کی مشکل سمجھتے ہوئے احسان احمد نفیسہ کو گھر لے گئے۔ اس مشکل وقت میں نفیسہ پہلے ہی احسان احمد کی مالی اور جذباتی مدد سے خود کو ان کا مقروض پاتی تھیں اور پھر نکاح کو راز رکھ کر، چوری چھپے اپنی دنیا الگ بسانے کی

www.novelsclubb.com

بجائے احسان احمد انھیں بیوی کا مقام دے کر گھر لے آئے، تو وہ مزید ان کی احسان مند ہو گئیں۔ایک بڑے طوفان کے بعد یہ حقیقت سب کو تسلیم کرنا ہی پڑی۔دوسری شادی کی وجہ سے والدین کے ساتھ ساتھ بھائی بہن بھی احسان احمد سے نالاں تھے۔ نفیسہ ان کی پریشانیوں میں اضافہ نہیں چاہتی تھیں اس لئے ان سے وعدہ لیا کہ وہ گھر کے معاملات میں نفیسہ کی طرف سے کبھی کوئی بات نہیں کریں گے۔نفیسہ کی حیثیت گھر میں ملازموں سے بھی بدتر تھی۔احسان احمد کے بعد گھر کی دوسری ملازمہ شمشاد بی ہی انھیں گھر کا فرد گردانتی تھیں اور کوئی نہیں۔احسان احمد کی محبت کے آگے نفیسہ کو یہ سب مشکل نہیں لگتا تھا۔اصل مشکلات آنسہ کے آنے کے بعد شروع ہوئیں۔اسے بھی گھر میں کوئی مقام یا حیثیت نہ دی گئی۔بڑوں کی دیکھا دیکھی آرِب بھی انھیں ملازمہ ہی سمجھتا تھا لیکن کب تک،ایک دن اسے سمجھ آ گئی کہ وہ بھی اس کے ابا کی بیوی اور اس کی دوسری امی ہے۔اس کا ننھا ذہن نفیسہ اور شازیہ کا موازنہ کرتا۔خاموشی سے کام کرتیں،سب کا حکم بجا لاتی اور اسے دیکھ کر مسکراتی نفیسہ اور اس خاموش بے ضرر کو لعن طعن کرتی ڈانٹتی پھٹکارتی اس کی امی۔وہ اس کے ساتھ میز پر بیٹھ نفیسہ سے اس کا فرمائشی ناشتہ اور کھانا بنواتی اور پھر اپنے ہاتھوں سے اسے کھلاتی۔اس دوران ذرا سی

www.novelsclubb.com

دیری اور بھول چوک پر شازیہ کی زبان بے لگام ہو جاتی۔نفیسہ کی روئی آنکھیں اس کے ذہن میں پیوست ہو کر رہ گئی تھیں۔اس کے اندر جرم کا احساس بھی پہلی بار آنسہ کی وجہ سے جاگا تھا۔آنسہ کو اس کی طرح کسی کا پیار اور توجہ نہیں ملتی تھی۔یہاں تک کہ دادی بھی اسے قریب نہ آنے دیتیں۔اسے بہت حیرت ہوتی کی وہ تو ان دونوں کی دادی ہیں۔اسے وہ گڑیا بہت اچھی لگتی تھی لیکن وہ جب بھی اس کے ساتھ کھیلنے نفیسہ کے کمرے میں جاتا ماں کی ڈانٹ پڑتی۔آنسہ نے چلنا اور بولنا شروع کیا تو دن بھر اس کے پیچھے پیچھے آلب آلب کرتی گھومتی رہتی اور اسے ہر موقع پر نفیسہ کو ڈانٹ تو پڑتی ہی اکثر شازیہ معصوم آنسہ پر بھی ہاتھ اٹھا لیتی۔اگر یہ سب مقابلہ برابری کا ہوتا یعنی نفیسہ بھی دوبدو مقابلہ کرتیں اور اس کے ساتھ برا رویہ رکھتیں تو وہ بھی بے حس اور بے پرواہ ہو جاتا، جیسے اکثر اس ماحول میں پلے بڑھے بچے ہو جاتے ہیں کہ بڑوں کی کھینچا تانی ان سے اپنائیت اور انست جیسے جذبات چھین لیتی ہے۔وہ کبھی اپنی ماں کو سمجھانے کی کوشش کرتا یا نفیسہ اور آنسہ کی طرف داری کرتا تو وہ اس چھوٹے سے بچے کے سامنے ان کے لیے ایسے الفاظ استعمال کرتیں کہ وہ شرمندہ ہو جاتا۔بہت سوچنے کے بعد اس نے اپنے ابو سے بات کرنے کی ٹھانی تو انھوں نے بھی اسے 'اپنی پڑھائی پر توجہ دو، ان

www.novelsclubb.com

سب باتوں پر دھیان نہ دو۔' کہہ بات ختم کر دی۔ تب اسے بہت دکھ ہوا کیونکہ اسے لگتا تھا کہ وہی واحد شخص ہے جو یہاں سب کچھ ٹھیک کر سکتے ہیں۔

اس دوران ضامن احمد کی شادی ہو گئی تھی۔ ان کی بیوی بھی صدیقہ بیگم کی پسند کی تھی اور یہ خاصیت اسے نفیسہ کو ملازمہ سمجھنے کی رعایت دیتی تھی۔ آنسہ کے بعد آزمہ آئی لیکن وہ آنسہ سے مختلف تھی۔ وہ کسی کی ڈانٹ ڈپٹ کو خاطر میں نہ لاتی۔

نانی ایک رات دل کا دورہ برداشت نہ کر سکیں اور دارِ فانی سے کوچ کر گئیں۔ اس کے بعد شازیہ اور نازک مزاج ہو گئیں۔ اب تو وہ ہل کر پانی بھی نہ پیتی۔ اس کے سر پر دستِ شفقت صدیقہ بیگم کا تھا اور اس یتیم بھانجی کو گھر میں ظلم، جبر اور زیادتی کی کھلی اجازت تھی۔ نفیسہ امید سے تھیں اور شازیہ کے دل میں کہیں یہ ڈر بیٹھ گیا تھا کہ اس بار اگر بیٹا ہوا تو صدیقہ بیگم کا دل بھی نفیسہ کے لیے نرم نہ ہو جائے۔ ان سب کے باوجود بھی آنسہ کی آرِب کے لیے محبت جوں کی توں قائم تھی۔

وہ اسکول سے واپس آئی تو آرِب کے لیے اس کے پسندیدہ چپس لے کر آئی تھی۔ سارے گھر میں اسے ڈھونڈنے کے بعد وہ بلآخر چھت پر آئی لیکن وہاں آرِب سے پہلے شازیہ سے ٹکرا گئی۔

www.novelsclubb.com

"کتنی بار کہا ہے میرے بیٹے سے دور رہا کرو۔" شازیہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔

"بس یہ چپس آرِب کو دینا ہے۔" اس نے ہاتھ میں پکڑا پیکٹ آگے کیا۔

"نام مت لیا کرو اپنی گندی زبان سے اس کا۔ وہ نہیں کھاتا یہ سب، تمہاری ماں کے فقیر خاندان کے کھانے کی چیزیں ہیں یہ۔" شازیہ نے چپس کے پیکٹ پر ہاتھ مار کر دور پھینکا۔ آنسہ رونے لگی۔ اس کی آواز سن کر آرِب بھی دوڑ کر آیا۔

"جاؤ یہاں سے۔" شازیہ نے ہاتھ مارا اور وہ لڑکھڑائی، سنبھلنے کی کوشش کرتی آنسہ کو تھامنے کے لیے آرِب نے اسے پکڑنا چاہا لیکن وہ دونوں ہی سیڑھی سے لڑھکتے چلے گئے۔

آنسہ کو تو معمولی چوٹیں آئیں لیکن آرِب کا ہاتھ فریکچر ہو گیا تھا۔ شازیہ نے رو رو کر اعلان کیا کہ آنسہ نے آرِب کو دھکا دے گرایا ہے۔ ثبوت تھا وہ چپس کا پیکٹ جو بقول شازیہ اس نے آرِب سے مانگا تھا لیکن آرِب نے نہیں دیا تو آنسہ نے غصے میں یہ حرکت کی۔

آنسہ کا دل اس وقت ٹوٹا جب احسان احمد نے بھی پوچھ لیا کہ بیٹا بھائی کو دھکا کیوں دیا؟

وہ انھیں لے کر بھائی کے پاس آئی۔اسے یقین تھا وہ سچ کہے گا لیکن آرِب نے ایک لفظ نہیں کہا۔اس کے منہ پر قفل شازیہ کی دھمکی نے لگایا تھا کہ 'اگر ایک لفظ بھی منہ سے نکالا تو وہ حرام خور عورت اور اس کی بدذات بیٹیاں سڑک پر ہوں گی۔'

باپ کے سوال پر دل اور بھائی کی خاموشی پر اس کا یقین بری طرح ٹوٹ گیا۔اس کی دنیا ہی بدل گئی۔اس کے لئے آرِب صرف بھائی تھا، جس سے بہت محبت تھی۔وہ اسکول میں فخریہ ساری سہیلیوں کو اپنے بھائی کے متعلق بتایا کرتی تھی۔اس حادثے نے اسے سگا سوتیلا سمجھا دیا۔صرف محبت کرنے والی بچی نے نفرت کا مظاہرہ تو دیکھا تھا لیکن وہ 'نفرت' تھی اور اس کی وجہ کیا تھی یہ پہلی بار جانا۔اس حادثے نے آرِب اور آنسہ دونوں کو بدل دیا۔اپنی ماں کی حرکتوں پر شرمندگی اور مجرم ہونے کا احساس بہت کم عمری میں اس کے اندر جاگا تھا اور یہ شرمندگی عمر کے ساتھ ساتھ بڑھتی گئی۔وہ خود کو کسی سے آنکھ ملانے کے لائق نہیں سمجھتا تھا۔اس کا جرم نہ ہوتے ہوئے بھی وہ مجرم سے زیادہ شرمندہ تھا۔اس نے بغاوت اور تبدیلی کے لئے بہت کوشش کی لیکن ایسی ہر کوشش پر شازیہ وہ ظلم اور زیادتی کرتیں کہ وہ چپ ہو جاتا۔

عمر کے ساتھ ساتھ آرِب میں نفیسہ کی خاموشی آتی گئی اور آنسہ میں شازیہ کی جارحیت۔اس کی خاموشی، بے بسی اور سب کچھ دیکھتے اور محسوس کرتے ہوئے بھی اسے روک نہ سکنا،اس کے نزدیک یہ سب اس کے قصور اور جرم تھے جس کی سزا ساری عمر کاٹنا تھی۔آنسہ کے بعد آزمہ کے رویے نے گھر اور خاندان کے باقی بچوں کو بھی محتاط کر دیا تھا۔

شازیہ کو ڈینگو ہوا اور وہ اسی کی پیچیدگیوں میں چل بسیں۔اپنی ماں کی میّت پر آنسہ اور آزمہ کے پر سکون چہرے اس کی زندگی کا وہ زخم تھا جو اتنے سالوں بعد بھی ہرا تھا اور یہ اسے ہمیشہ بے سکون رکھتا تھا۔خاموشی سے آنسو پونچھتیں نفیسہ کا صبر دیکھ کر اس کا دل پہلی بار خوف سے لرز اٹھا تھا۔ماں کے ظلم اور زیادتیوں پر اس سے نالاں رہنے والا بیٹا پہلی بار اپنی ماں کی آخرت کے لئے فکر مند ہوا تھا اور اس کے بعد اس کی زندگی پہلے سی نہیں رہی تھی۔حساس ہونا اپنے آپ میں ایک اذیّت ہے،اس پر اگر اپنوں کی خطاؤں اور لغزشوں کا بوجھ ڈال دیا جائے تو آتی جاتی سانسیں بھی روح پر کوڑے کی طرح پڑتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

وقت کا پہیہ گھومتا رہا اور نفیسہ کے صبر کا پھل اس کے سامنے تھا۔ شازیہ کی اچانک موت، آرِب کا بدلہ مزاج، شوہر کے انتقال کے بعد کی تنہائی اور اپنی بڑھتی عمر کے ساتھ موت کی آہٹ نے صدیقہ بیگم کو بھی اپنی خطاؤں کا احساس کرا دیا تھا۔ آشبہ کو وہ ماحول یاد نہیں تھا کہ وہ بہت چھوٹی تھی۔ وہ اپنی دادی کے آگے پیچھے گھومتی محبت کا اظہار کرتی تو انھیں اور پچھتاوے گھیر لیتے۔ آرِب ان سے اور گھر سے دور ہوتا گیا تو ان کا احساسِ جرم بھی شدید ہوتا گیا لیکن اب کچھ ہاتھ میں نہیں تھا۔ نفیسہ کا کچھ نہ جتانا اور عام سا رویہ انھیں کچوکے لگاتا تھا۔ نفیسہ کی خاموشی ان کے لیے سب سے بڑی سزا تھی۔ وہ اپنی سزا کے طور پر خود ہی سب سے الگ تھلگ ہو گئی تھیں۔ اللہ کے حضور گڑگڑا کر معافی مانگتی رہتیں۔ بندوں کے بہ نسبت اس کے آگے جھکنا آسان تھا۔ نفیسہ، آنسہ اور آرِب کے سامنے اعتراف کرنے کا حوصلہ اب بھی نہیں تھا ان میں۔

www.novelsclubb.com

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤

شمشاد بی نے گہری سانس لے کر کرسی کی پشت سے ٹیکا لگا یا۔

"ساری دنیا ہی نفیسہ کو غلط سمجھتی ہے لیکن تم ایسا نہ کرو اور آرب کے سامنے ایسی کوئی بات تو کبھی نہ کرنا۔" وہ تھکی تھکی سی تھیں۔ پرانی باتوں اور یادوں نے انھیں بھی دکھی کر دیا تھا۔

سائرہ کی حیرانی کم نہیں ہو رہی تھی۔

کب اس نے سوچا تھا کہ سگی ماں کا ظالم ہونا سوتیلی ماں کے ظلم سے برا ہو گا۔ اس سچائی سے اچھا تو وہی تھا جو وہ اب تک سمجھتی آرہی تھی۔ اس کی سوچ بھی اوروں کی طرح دنیا کے مروجہ مفروضات کی غلام تھی۔ وہ بے قراری سے کھڑی ہوئی۔ کیا غلطی کر بیٹھی تھی وہ۔ تبھی اس کی نظر دروازے کے پاس رکھی سلیپرز پر پڑی۔ وہ پہلے وہاں نہیں تھیں۔ اس کے ذہن میں خیال کوندا۔ اس کے برہنہ پیر دیکھ کر شاید آرب نے اسپتال میں ہی سسٹر سے مانگے ہوں یا باہر سے لایا ہو گا یا یہ کار میں پڑی سلیپرز تھیں۔

وہ چپل کے بغیر ہی باہر بھاگی۔ اس کا مطلب تھا وہ ان دونوں کی باتیں سن چکا ہے۔

آرب احاطے میں کار کے پاس کھڑا تھا اور دوسری کار سے آشبہ اور نفیسہ اتر رہی تھیں۔

وہ مختصر سی سیڑھیاں اترنے سے پہلے ہی رک گئی۔ آشبہ نے اس سے کچھ پوچھا اور جواب سن کر اس سے لپٹ گئی پھر شاید اس کی گیلی شرٹ کا احساس ہوتے ہی فوراً الگ

ہو کر شرٹ کو دیکھنے لگی۔ نفیسہ سے آرِب نے کچھ کہا اور وہ تیزی سے اسپتال کے داخلی دروازے کی طرف بڑھیں۔ احسان احمد گاڑی سے نکلے اور آرِب سے کچھ پوچھا پھر آشبہ اور احسان احمد بھی اسپتال کی طرف آنے لگے جبکہ وہ کار میں بیٹھ کر نکل گیا۔ پہلے نفیسہ اس کے قریب سے گزر کر اندر گئیں لیکن اس قدر عجلت میں تھیں کہ وہاں کھڑی سائرہ کو دیکھا ہی نہیں۔

"تھینک گاڈ کہ آپ گھر پر تھیں ورنہ شمشاد بی اکیلی کیا کرتیں!" آشبہ نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے کہا۔

"ارے! آپ کی چپلیں کہاں ہیں؟" اس کی نظر سائرہ کے پیروں پر پڑی۔

"جلدی میں خیال ہی نہیں رہا۔"

"اچھا آپ نے دیکھا بے بی کو؟"

"نہیں۔"

اندر نفیسہ ڈاکٹر سے بات کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"صحیح وقت پر پہنچ گئیں اس لیے زیادہ کامپلیکیشنز نہیں ہوئے، اگر مزید بلڈ لاس ہوتا تو آنسہ کے لیے بہت مشکل ہو جاتی۔"

ڈاکٹر سے سارے سوال جواب کے بعد وہ سب بچی کو دیکھنے دوسرے روم میں آئے۔

"ماشاءاللہ۔ بالکل میرے جیسی ہے یہ تو۔" کالے بالوں سے ڈھکے سر والی گڑیا کو دیکھتے ہی آشبہ نے کہا تو وہ سب ہنس دیے۔ لیکن سائرہ کو ہنسی نہیں آئی۔

"احسان، آپ اذان دے دیں کان میں۔"

"بے بی کے انکل نے اذان دے دی تھی۔" نرس نے اطلاع دی۔

کچھ دیر بعد نفیسہ کے علاوہ وہ سب گھر واپس آ گئے۔ وہ نکل رہے تھے اس وقت عالم اپنے والدین کے ساتھ وہاں پہنچا تھا۔

www.novelsclubb.com

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤

بہت دیر تک چھت کو گھورنے کے بعد وہ اٹھ بیٹھی۔ صدیقہ بیگم سو رہی تھیں۔ آنسہ کی خوشی میں وقار صدیقی کی دعوت پر کیا ہوا، نہ انھوں نے ذکر کیا نہ سائرہ کو یاد آیا کہ پوچھتی۔ وہ گھر آئی تب سے آرِب کی منتظر تھی۔ وہ ہال والا دروازہ کھول کر باہر آئی تو

میز پر کھانا ویسا ہی رکھا تھا۔ وہ کچن کے دروازے سے باہر نکل آئی۔ آگے جا کر دیکھا تو بائیک ویسے ہی کھڑی تھی اور کار نہیں تھی۔ وہ واپس آکر سیڑھیوں پر بیٹھ گئی۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اپنے خیالات غلط ثابت ہونے پر اسے خوش ہونا چاہیے یا یہ افسوس کا مقام ہے؟ آرِب کا نفیسہ سے ڈر کی وجہ سے نظر نہ ملانا اچھا تھا یا ندامت کی وجہ سے نظریں نیچی رکھنا؟ درست سیاق وسباق معلوم ہو جانے پر کوئی تسلی اور اطمینان نہیں تھا۔ اب تک اس کا درد محسوس کر کے جو دل دکھتا تھا، وہ حقیقت جان کر مزید دکھی تھا۔ حساس اولاد کے لیے قبر میں پہنچ چکی ماں کے گناہ اور قصور اتنا بھاری بوجھ تھے کہ وہ نہ یہ بوجھ اٹھا پا رہا تھا نہ نظر! یہ ساری سوچیں اسے بے چین کر رہی تھیں، ایک پل کو قرار نہیں تھا۔ وہ پھر اٹھ کر ٹہلنے لگی، ایک چکر پھر گیٹ کے پاس بھی لگا آئی۔ واپس آکر وہ سیڑھی پر بیٹھنے کی بجائے سیڑھیاں چڑھتی اوپر آگئی۔ کچھ دیر یونہی کمرے کے باہر کھڑی رہی۔ وہ جانتی تھی کہ دروازہ مقفل نہیں ہوتا ہے۔ خود کو روکتے روکتے بھی اس نے دروازے کے ناب پر ہاتھ رکھ کر گھما دیا۔ دروازہ کھلا تھا۔ دھکا دے کر پورا دروازہ کھولتے ہی وہ ٹھٹھک گئی۔ پلنگ پر لیٹا آرِب آہٹ پر اٹھا تھا اور اسے دیکھتے ہی سر جھکا کر آستین چہرے پر رگڑی۔ سائرہ کا دل جیسے کسی نے کچل دیا۔ میں

بہت بے تابی سے اس کی منتظر تھی لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر وہ لمحہ بھر کو متذبذب ہوئی۔ان کی شناسائی پرانی تھی نہ یہ رشتہ، بے تکلفی کے ایک نام پر چند کھرے احساسات اور خالص جذبات بھرے لمحات تھے۔ایک پل کے لیے اس کے دل میں خیال آیا، کہ جو زخم وہ ساری دنیا سے چھپائے تھا کیا وہ اسے چھونے کے قابل ہے؟ جو درد وہ سنبھالے تھا کیا اس کا مرہم بنے کا حوصلہ ہے؟ لیکن پھر اگلے ہی لمحے اس نے اندر قدم رکھا کہ ان کے درمیان جو تھا وہ اتنا معمولی بھی نہ تھا کہ وہ پلٹ جاتی۔

وہ اس کے سامنے آکر ذرا فاصلے پر رک گئی۔آرِب دونوں ہاتھ سے پلنگ کے کنارے پکڑے، سر جھکائے بیٹھا تھا۔لمحے چپکے چپکے سرکتے رہے۔

"میں بھی سب کی طرح غلط سمجھتی رہی۔۔۔۔" اضطراری انداز میں انگلیاں مروڑتے ہوئے اس نے بہت آہستہ سے کہنا شروع کیا۔

"سب کچھ سچ جاننے کے بعد اب مجھے لگتا ہے کہ آپ غلط کر رہے ہیں۔ہر زندگی کی کہانی مختلف ہوتی ہے پھر آپ کیوں اپنی امی کی کہانی میں جی رہے ہیں؟ وہ کب کی ختم ہو چکی لیکن آپ کی کہانی جاری ہے، جس کی طرف سے آپ نے آنکھیں بند کر لی ہیں۔قصور کے بنا ہی آپ نے اپنے لیے سزا چن کر لی ہے، آپ وہ کفارہ ادا کر رہے ہیں

جو آپ کی طرف نکلتا ہی نہیں، جس سے بھول اور غلطی ہوتی ہے سجدہ سہو اسی پر واجب ہوتا ہے، ہمارے کر لینے سے کسی اور کی خطائیں معاف نہیں ہوتیں۔ جو گزر چکا اس میں آپ کی کوئی خطا تو نہیں اور جن کی تھی، آپ ان کے لیے صرف دعا کرنے کا حق رکھتے ہیں، ان کے بدلے کی سزا کاٹنے سے۔۔۔۔۔" اس کے گلے میں اٹکے پھندے نے اسے روک دیا۔ "۔۔۔۔ان کا کوئی بھلا نہیں ہو گا۔" اس نے پھندہ نیچے دھکیل کر بات جاری رکھی۔

"آپ اتنے اچھے ہیں اور اس کا پورا حق رکھتے ہیں کہ سب سے نظر ملا کر ایک پر اعتماد اور مسرت بھری زندگی جیے۔ آپ نے یہ درد ادھار لے رکھا ہے اور نقد خوشیوں کو ٹھکرا رہے ہیں۔۔۔۔" ضبط کرتے کرتے بھی وہ رونے لگی۔

"آپ کی یہ تکلیف، تنہائی، اور درد۔۔۔۔کسی اور کی سانسیں بھی بند۔۔۔۔۔"

آرِب نے یوں ہی بیٹھے بیٹھے ہاتھ بڑھا کر اسے قریب کھینچا اور وہ کچھ سمجھ پاتی اس سے پہلے ہی وہ اس کی کمر کے گرد بازو پھیلائے اس سے لپٹا تھا۔ سائرہ کے دونوں ہاتھ بے اختیار ہی آرِب سے دور ہوئے لیکن اگلے ہی پل اس کے آنسو اور گھٹی گھٹی سسکیاں محسوس ہوتے ہی، اس کے سر اور پشت پر ٹھہر گئے۔ اس کے آنسو آرِب کے بالوں میں

گم ہو رہے تھے۔ پہلی بار اس کے جلتے دل پر کوئی پھونکیں مار رہا تھا، ایک دستِ مسیحا اس کی جانب بڑھا تھا کہ وہ اس اندھیرے جنگل سے نکل سکے تھا جہاں تنہا بھٹکتے ہوئے وہ تھک چکا تھا۔ وہ کیسے اس مہرباں سے منھ موڑلیتا۔

جانے کتنا وقت گزر گیا۔ کمرے کے درو دیوار ان کے آنسو اور سسکیوں سے مانوس ہوتے رہے۔

"سوری۔۔۔۔" آرِب سنبھل کر الگ ہوا اور اس کے دوپٹے سے چہرہ صاف کیا۔

"تمہیں رونے سے منع کرتے کرتے میں ہی رلا بیٹھا۔" اس نے سرخ آنکھوں اور بھیگی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

" بیٹھو۔۔۔" ایک طرف ہوتے ہوئے اس نے سائرہ کے لئے جگہ بنائی۔ وہ بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

وہ الجھا الجھا سا بات شروع کرنے کے لیے الفاظ سوچ رہا تھا۔ کئی لمحے خاموشی کی نذر ہو گئے۔

"تمام شکایتوں اور اختلافات کے باوجود بھی مجھے امی سے محبت تھی کہ وہ میری ماں تھیں، یہ احساس مجھے ان کے جانے کے بعد بہت شدت سے ہوا۔ مجھے امید تھی بلکہ

میری زندگی کا مقصد تھا کہ ایک دن میں انھیں ان کے غلط رویے کا احساس کرا سکوں گا۔ میں ان دنوں ٹینتھ میں تھا اور انھوں نے وعدہ کیا تھا کہ میں نے نوے فیصد سے زیادہ نمبر لائے تو وہ میری ایک خواہش، ایک فرمائش بنا کسی سوال کی پوری کریں گی۔ میں نے سوچ لیا تھا کہ میں یہ کر کے دکھاوں گا اور بدلے میں ان سے سب کے لیے اچھا سلوک اور اچھا رویہ مانگوں گا۔ میں نے بہت محنت کی تھی لیکن وہ رزلٹ سے پہلے ہی چل بسیں۔" اپنی ماں کے متعلق یہ باتیں کرنا آسان نہ تھا۔ وہ بہت دھیرے دھیرے بول رہا تھا۔

"امی کے مظالم سے بھی زیادہ بڑا دھچکا مجھے ان کی اچانک موت نے دیا تھا۔ وہ سب زیادتیاں اور ناانصافیاں نئے انداز میں مجھ پر منکشف ہوئی تھیں کہ انھیں اب ان سب کا حساب دینا ہو گا۔" اس نے سر اٹھا کر سائرہ کو دیکھا۔

"وہ عزیز ہستی جو اب اس دنیا میں نہیں اور اس کی منزل قبر اور پھر حشر ہے، اس کے قصور، غلطی اور۔۔۔۔گناہ اتنے شدید، اتنے شدید ہیں کہ دنیا سے گزر جانے کے بعد بھی ان کے اثرات جوں کہ توں موجود ہیں، یہ احساس سائرہ۔۔۔۔یہ احساس، حبس

زدہ بند گلی ہے، جس میں کوئی راستہ، کوئی دریچہ نہیں اور یہ بند گلی میرا مقدر ہے، شاید تم۔۔۔۔"

"مجھے اس گلی میں دریچہ بننے دیں۔۔۔۔"اس نے بہت ضبط سے آنسو روکے۔

"سائرہ!"آرِب نے بمشکل اس کا نام لیا۔سائرہ کے رکے آنسو اس کی آنکھوں سے چھلکے تھے۔اس نے دونوں ہاتھ چہرے پر رکھ کر ہٹائے۔

وہ ہی تو اس بند گلی میں تازہ ہوا کا جھونکا بن کر داخل ہوئی تھی کہ سانس لینے کی رسم ادا کر رہے دل نے دھک دھک کا شور مچا کر اپنی یاد دلائی تھی۔

"آپ کی زندگی اور مقدر میں بہت محبتیں ہیں۔اپنی دادی اور ابو کو معاف کر دیں۔ آپ نے آنسہ آپی کی باتیں بھی سنیں ناں، کوئی آپ سے نفرت نہیں کرتا، کسی کو آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے، یہ تو آپ بھی جانتے ہیں۔ تکلف اور برف کی دیوار گرا دیں تو رشتوں کی حدت بھی محسوس ہو گی۔"وہ سنجیدگی سے کہہ رہی تھی۔"یہ خود ساختہ جلاوطنی ترک کر دیں، کسی اور کی سزا کاٹنا، خود کو سزا دینا بھی زیادتی اور اپنے ساتھ ناانصافی ہے۔"

www.novelsclubb.com

اس گھر میں اس کی آمد اور پہلی مدبھیڑ سے ہی تبدیلیاں شروع ہو چکی تھیں اور اب تو وہ خود ہی بدل گیا تھا۔اس گھر میں اس کا آنا رب کائنات کا منصوبہ تھا اور پھر وہی ہوا جو اس نے طے کیا تھا۔

"ایسے۔۔۔کیوں دیکھ رہے ہیں؟"اس کے یک ٹک دیکھنے پر اس نے پوچھا۔

"تھینک یو۔"ایک عمر سے جمع آنسو اور درد سائرہ کے دامن اور آنچل میں جذب ہو گئے تھے۔گھٹن کو روزن میسّر ہوا تھا اور وہ ہلکا محسوس کر رہا تھا۔سائرہ نے بھی یہ تبدیلی محسوس کی اور مزید اس موضوع پر بات کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔

"آپ کب آئے؟میں بہت دیر سے نیچے انتظار کر رہی تھی۔"

"میں اسی وقت کار کلیننگ کے لیے ورکشاپ میں چھوڑ کر گھر آ گیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

"اور میں،کار نہیں تھی اس لیے یہی سمجھتی رہی کہ آپ ابھی تک آئے نہیں ہیں۔"

آرِب مسکرایا لیکن اس کی آنکھیں بتا رہی تھی کہ وہ کچھ سوچ رہا ہے۔اس نے سر جھکا لیا۔

"سائرہ!"وہ ہی اس کی زبان سے ادا ہوا،بہت کچھ کہتا ایک لفظ۔

وہ اسے دیکھنے لگی۔

"وقار صدیقی والی بات کی فکر نہیں کرو۔" وہ تو تب سے یہ مسئلہ بھولے بیٹھی تھی۔

"مجھے سب سے زیادہ قصوروار ابو لگتے ہیں کہ صرف وہ کوشش کرتے، اسٹینڈ لیتے تو ماضی اتنا بد صورت نہ ہوتا اور میں مر کر بھی وہ ہی غلطی نہیں کروں گا۔"

"مرنے اور جان دینے والی مثال کے بغیر بھی یہ بات کہہ سکتے ہیں آپ۔" انگلیاں مروڑتے ہوئے اس نے ناراض لہجے میں کہا۔

"سوری!" اس کے متبسم لہجے پر اس نے سر نہیں اٹھایا۔ چند پل خاموشی کی نظر ہو گئے۔

"میں جاؤں؟"

www.novelsclubb.com

"فلحال میں چاہوں بھی تو نہیں روک سکتا تمھیں۔" وہ معنی خیز مسکراہٹ کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔

وہ سیڑھیوں تک اسے چھوڑنے آیا۔ نیچے اتر کر اس نے اوپر دیکھا آرِب نے ہاتھ ہلا کر اسے جانے کو کہا۔ وہ کچن کا دروازہ کھول کر اندر آئی اور ہال میں پہنچتی تو ڈائننگ ٹیبل کی

کرسی پر نفیسہ بیٹھی تھیں۔ وہ ہمیشہ ڈرتی رہی تھی کہ کوئی اسے کھانا گرم کرتے، میز پر رکھتے اور پھر برتن صاف کرتے دیکھ نہ لے۔ آج پکڑی گئی تو بھی کس طرح۔

"آؤ بیٹھو۔" انھوں نے اپنے سامنے والی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ یک لخت اسے نفسیہ کے متعلق اپنے سارے خیالات یاد آگئے اور ندامت نے گھیر لیا۔

"اتنی رات میں اوپر مت جایا کرو، پڑوسیوں نے دیکھ لیا تو اسکینڈل بن جائے گا۔" اس کے کرسی پر بیٹھنے کے بعد نفیسہ نے کہا تو وہ مارے شرمندگی کے جیسے زمین میں گڑ گئی۔

"پہلی بار گئی تھی۔" وہ منمنائی۔

"تم کمرے میں نہیں تھی اس لیے یہاں انتظار کر رہی تھی۔" نفیسہ ذرا ٹھہریں۔ "مجھے شمشاد بی نے بتایا سب۔"

www.novelsclubb.com

اس نے سر اٹھایا۔ وہ ہی نفیسہ تھیں جنھیں وہ روز دیکھتی تھی لیکن اب اسے ان کے چہرے پر مکاری اور گھمنڈ نظر نہیں آرہا تھا جو روز ہوتا تھا۔ فرق اس کے نظریے میں آیا تھا اور اب نظر، نظارہ دونوں صاف تھے۔ زندگی میں کتنی ہی باتیں ہم دنیا میں مروجہ اصول اور مفروضوں کی بنیاد پر طے کر لیتے ہیں، ان پر ایمان لے آتے ہیں اور

انھیں بنیاد بنا کر لوگوں کے متعلق رائے بنا کر انھیں جج کرتے ہیں۔مزے کی بات یہ کہ ان میں زیادہ تر غلط ثابت ہوتے ہیں۔

"تمھارے ذہن میں یہ سوال ہوگا کہ میں نے اور احسان نے آرِب کو اس کے حال پر کیوں چھوڑ دیا ہے۔شازیہ کے انتقال کے بعد میں نے آرِب اور ہمارے درمیان کے فاصلے ختم کرنے کے لیے قدم بڑھایا تھا۔اس سے بات کرنے کی کوشش،اس کے کام اپنے ذمے لینے کی کوشش لیکن ایسی ہر کوشش پر وہ مزید خود میں سمٹتا گیا۔ایک دن آنسہ نے اس سے بد تمیزی کی تو میں نے اسے ڈانٹا، سمجھایا اور اس بات پر آرِب دو دن گھر نہیں آیا۔ تیسرے دن ہم اسے ظفر کے گھر لینے گئے۔وہ اس شرط پر آیا کہ آنسہ، آزمہ چاہے جو کرے میں انھیں کچھ نہیں کہوں گی اور جو جیسا چل رہا ہے وہ ویسا ہی چلتا رہے۔اس کے بعد ہی وہ اوپر شفٹ ہو گیا۔کچھ وقت گزر جانے کے بعد میں نے پھر ایسی کوشش کرتے ہوئے اس کے کمرے کی صفائی اور سیٹینگ میں تبدیلی کے ساتھ اور کچھ اس کے آرام کا ساز و سامان وہاں رکھ دیا تو وہ پھر گھر چھوڑ کر چلا گیا۔اس بار وہ ظفر کے گھر بھی نہیں گیا تھا۔ایک ہفتے کی تلاش کے بعد وہ ملا تو کسی مسجد میں رہ رہا تھا۔ تب سارے خاندان میں یہ مشہور ہو گیا کہ ماں کے جاتے ہی اسے گھر میں اتنا ستایا جا رہا

www.novelsclubb.com

ہے کہ بچہ گھر چھوڑنے پر مجبور ہے۔ کچھ نے تو یہ تک کہہ دیا کہ میں نے اسے گھر سے نکال دیا تھا۔ اس کے ان انتہائی اقدام نے مجھے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ احسان سے تو وہ بالکل بات نہیں کرتا تھا، وہ لاکھ کہہ لیں، یہ چپ سنتا رہتا۔ میں نے احسان سے گھر کے معاملات میں خاموشی کا وعدہ لیا تھا تب بالکل نہیں جانتی تھی کی یہ وعدہ باپ بیٹے میں دائمی فاصلوں کی وجہ بن جائے گا۔ تبھی میں آشو سے اس کے چھوٹے موٹے کام کروانے لگی، اس کا ناشتہ، اس کے کپڑے، بیماری میں دوا۔ وہ اسے انکار نہیں کرتا تھا کہ وہ چھوٹی تھی۔ وہ اور شمشاد بی ہی تھیں جنھیں وہ اپنے کمرے میں آنے دیتا اور ان سے بات کر لیتا۔ مجھے یہ ہی لگتا تھا وقت کے ساتھ سب ٹھیک ہو جائے گا لیکن یہ میری خام خیالی تھی۔ کچھ ٹھیک نہ ہوا بلکہ بگڑتا ہی گیا۔ وقت کے ساتھ وہ زخم مزید گہرے ہوتے گئے۔ آرِب ہی نہیں آنسہ بھی اس وقت سے باہر نہیں نکل سکی۔ آنسہ کا حال دیکھ کر میں نے آزمہ کو بھی روکنا ٹوکنا بند کر دیا کہ جو کرتی ہے کرنے دو ورنہ کہیں وہ بھی بڑی کی طرح نفسیاتی نہ ہو جائے۔ وہ اس گھر سے کہیں اور جا کر نارمل ہو جائے گی، یہ سوچ کر میں نے جلد ہی اس کی شادی کر دی اور الحمداللہ ایسا ہوا بھی لیکن اس کی پہلی پریگننسی میں کچھ کامپلیکیشنز ہو گئے۔ ڈاکٹر نے دوسری پریگننسی میں احتیاط کے لیے کہا تھا کہ

www.novelsclubb.com

کامپلیکیشن شدید بھی ہو سکتے ہیں۔بس یہیں سے اس کے ذہن میں یہ خوف جا گزیں ہو گیا کہ خدانخواستہ اسے کچھ ہو جائے گا اور اس کے بچے سوتیلی ماں کے سپرد ہوں گے۔اس ڈر سے اس نے اتنے سال دوسرا بچہ ہونے ہی نہ دیا۔یہ پریگننسی بھی پلان نہیں تھی۔اس کے ساتھ ہی ان دیکھی سوتیلی ماں اور اپنے بچوں کے مستقبل نے اسے جیسے نفسیاتی مریض بنادیا ہے۔"ایک بار پھر وہ حیرت کے سمندر میں ڈوبی سب سن رہی تھی۔

"وہ دونوں ہی حساس ہیں۔ایک دوسرے سے پیار بھی کرتے ہیں لیکن کچھ حادثے اور ان کے اثرات ہماری سوچ اور تصور سے زیادہ گہرے اور دیرپا ہوتے ہیں۔اگر محبت کبھی تھی تو اس پر کتنے ہی خول چڑھالیں،پاتال میں دفن کر دیں،وہ وقت آنے پر آپ کے سامنے آکر اپنا آپ منوالیتی ہے۔آج خود کو نازک سچیوئشن میں دیکھ کر آنسہ نے غصے اور نفرت کا خول اتار دیا۔اس کی وہ گرہ اپنی انتہا تک تن کر کھل گئی۔اسی طرح شاید آرِب بھی سمجھ جائے کہ زندگی بہت چھوٹی اور غیر یقینی ہے۔ماضی جیسا تھا گزر چکا،اب جتنی محبتیں ہیں انھیں سینت اور سمیٹ کر رکھنا چاہیے۔جن سے محبت ہو ان

www.novelsclubb.com

سے خود ساختہ دوریاں رکھ کر پچھتاوا ہی بچتا ہے۔وہ رحم دل اور خوفِ خدا رکھنے والا انسان ہے اسی لیے اس قدر پریشان ہے۔" وہ جیسے تھک کر رک گئیں۔

"یہ آرِب کی اپنی بہنوں کے لیے محبت اور فکر ہی تھی کہ اللہ نے مجھے بیٹا نہیں دیا۔میں صرف بیٹیوں کی ماں بن کر سوچتی تو کبھی شازیہ کو معاف نہیں کر سکتی تھی لیکن میں نے اسے معاف کر دیا۔"نفیسہ کی بات کی گہرائی نے اسے آبدیدہ کر دیا۔اس کے سامنے ممتا کے دو مخالف روپ تھے،ایک اپنی کوکھ سے مشروط تھی اور دوسری اس سے بے نیاز۔

"تمھارے لیے اس کے جذبات محسوس کر کے مجھے بہت خوشی ہوئی تھی۔"وہ ہلکے سے مسکرائیں۔"ناظمہ آپا اور واجدہ نے اسے انا کا مسئلہ نہ بنایا ہوتا تو یہ سب طور طریقے سے ہوتا تھا۔"وہ جھینپ گئی۔

www.novelsclubb.com

"کاروباری مسئلے کی تم فکر نہ کرو۔دراصل ناظمہ آپا ضامن بھائی کو زیادہ ڈرا رہی ہیں کہ وقار صدیقی کی نہ مانیں تو یہ ہو گا وہ ہو گا۔اللہ بڑا مسبب الاسباب ہے کوئی راہ نکل آئے گی۔"آرِب کی بات سے زیادہ اسے نفیسہ کی اس یقین دہانی نے تسلی دی۔

" جاؤ، سو جاؤ بہت دیر ہو گئی ہے۔"وہ کرسی چھوڑ کر کھڑی ہوئیں۔

"آنسہ آپی کے پاس کون ہے؟ کیسی ہیں وہ ابھی؟"

"عالم ہیں وہاں اور آنسہ ٹھیک ہے الحمداللہ۔ تمھارا بہت بڑا احسان بیٹا، آج اگر۔۔۔۔۔"

"یہ کہہ کر مجھے شرمندہ نہ کریں۔"ساس بہو کی پہلی میٹینگ کامیاب رہی تھی۔

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤

دو دن بعد آنسہ گھر آگئی تھی اور اس کے ساتھ ہی ملنے ملانے والوں کا تانتا بندھ گیا۔

آج صبح ہی ناظمہ پھوپو اپنی بہوؤں کے ساتھ آئی تھیں۔آنسہ اور بچی کو دیکھنے کے بعد اب وہ سب کو چھوڑ کر صدیقہ بیگم کے پاس اپنے پسندیدہ موضوع پر گفتگو کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو ٹینشن نہیں ہو رہی؟ اتنی بڑی بات ہے۔"

"آرِب دوسری شادی ہر گز نہیں کرے گا۔رہے کاروباری مسائل تو اس کا کوئی نہ کوئی حل نکل آئے گا۔"

"اماں، ساعد بتا رہا تھا رقم کافی بڑی ہے اور سب کچھ بیچ کر رقم دے دیں گے تو کمائی کا ذریعہ کہاں بچے گا۔" انھیں نفیسہ کی 'آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا' والی حالت پر بڑی کمینی سی خوشی ہو رہی تھی۔ سائرہ کو وہ بھور کھتی نہ رکھتی لیکن دوسری بہو بھی ایک اپاہج اور کروڑپتی باپ کی اکلوتی لاڈلی بیٹی تو ہر گزان کے اشاروں پر نہ چلتی۔

"آپ تو ملی ہے ناں اس لڑکی سے، دیکھا ہے اسے، کیسی ہے؟"

سائرہ چائے لے کر اندر آئی تو دونوں ہی خاموش ہو گئیں۔

" آرِب کو ناشتہ دیا؟" صدیقہ بیگم نے اس سے پوچھا۔

" ابھی نہیں۔ اب بنا رہی ہوں۔"

"اسے کہنا مجھ سے مل کر جائے۔"

www.novelsclubb.com

"جی اچھا۔" وہ باورچی خانے میں واپس ہوئی۔

" کیا سارہ اسے ناشتہ پہنچاتی ہے؟"

"ہممم۔"

"اچھا۔۔۔"ناظمہ کو پہلی بار احساس ہوا کہ ان سے کی معاملہ سمجھنے میں کہیں کوئی غلطی ہوئی ہے۔

"یہ انوکھا گھر ہے، جہاں سارے مہمان صبح ہی صبح چلے آتے ہیں۔ابھی کھانا بھی بنانا ہے۔"آنسہ کے سسرال سے آئے مہمانوں کے لیے چائے چڑھاتے ہوئے شبّو کے بڑبڑ جاری تھی۔

"کون سی صبح صبح؟ گیارہ بجنے والے ہیں۔"شمشاد بی نے کہا۔

آج پھر اس نے اُپما بنانے کے لیے سوجی نکالی۔

"یہ کس لیے؟"شمشاد بی نے سوال کیا۔

"ناشتے میں اُپما بنا رہی ہوں۔آپ کے لیے بھی بناؤں؟"

www.novelsclubb.com

"تمھیں آرِب نے کبھی بتایا نہیں کہ اسے اُپما بالکل نہیں پسند؟"اس تعجب بھرے لہجے میں ملی اطلاع نے اسے زیادہ متعجب کیا تھا۔سچ ہے کہ آدھی ادھوری معلومات پر دوسروں کو جج نہیں کرنا چاہیئے۔تبھی سائرہ کا فون بجا۔وہ نظرانداز کیے کام میں لگی رہی۔

ٹرے اٹھایا ہی تھا کہ پھر اس کے فون پر رنگ ہوئی۔ یہ صبح سے سبینہ کی چھٹی کال تھی۔

تم بات کر لو کب سے فون آ رہا ہے ناشتہ میں دے آتی ہوں۔" شمشاد بی نے کہا تو اس " نے ٹرے انھیں تھما دی۔

"ان سے کہنا جانے سے پہلے نانی سے مل لیں۔"

"اچھا۔"

وہ فون لے کر ہال میں آئی اور ایک کرسی سنبھال کر سبینہ کو کال ملائی۔ سبینہ کو بھی گھر میں چل رہے مسئلے کی خبر ہو گئی تھی۔ اسے خود سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ سائرہ کو کیا مشورہ دے۔ کبھی کہتی کہ ڈٹ جانا کمزور مت پڑنا اب تو اس گھر کی بہو اور آرِب کی بیوی ہے، تو کبھی سمجھاتی کہ دیکھ اگر بات نہ بنی تو اس لڑکی سے نکاح کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ ایک اپاہج لڑکی کاروباری اونچ نیچ اور سمجھوتے کی وجہ سے گھر میں آ بھی گئی تو اسے کبھی بہو کا مقام نہیں ملے گا۔ وہ اس کی باتیں سنتی اور ہاں ہوں کرتی رہی۔ اس نے پوچھا بھی کہ تمہیں کیسے پتہ چلا لیکن سبینہ یہ جواب گول کر گئی تھی۔

" اچھا سن، تجھ سے کوئی ملنے کے لیے تو نہیں آیا ناں؟"

"مجھ سے کون ملنے آئے گا؟ کیا چاچا کا پھر فون آیا تھا؟"

"آیا تو نہیں لیکن وہ تجھ سے ملنے بھی آ سکتے ہیں، تو ایسا کر بول کر رکھ وہاں کہ کوئی ملنے آیا یا تیرا پوچھے تو اسے انکار کر دے یا واپس بھیج دے۔"

"اس سب کی کیا ضرورت۔ آ بھی جائیں تو میں خود ہی انکار کر دوں گی ہمیشہ کے لیے۔"

"تو سمجھتی نہیں ہے سارہ۔۔۔۔"

"چھوڑو، یہ سب اتنا اہم نہیں ہے۔"

"اچھا میں آؤں گی ایک دو دن میں تجھ سے ملنے۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے اپنے گھر کی بہت یاد آ رہی ہے، میں سوچ رہی ہوں وہاں کا ایک چکر لگاؤں۔"

"وہاں تو اب کرائے دار رہتے ہیں، تو وہاں کیا کرے گی۔ میں آتی ہوں نا تجھے یاد آ رہی ہے تو۔"

"ہمممم۔"اب وہ اسے کیا بتاتی کہ اسے اس کی نہیں اپنے گھر کی،اس چار دیواری کی یاد آ رہی تھی جہاں وہ امی کے ساتھ رہتی تھی۔

اس نے فون رکھا ہی تھا کہ شمشاد بی بھی آ گئیں۔

"آرِب بیٹا کی کسی کے ساتھ اہم میٹنگ ہے،ابھی دادی کے پاس جانے کا وقت نہیں ہے، تم بیٹھو میں ہی بتا دیتی ہوں۔"

تبھی عبداللہ آشبہ کا ہاتھ کھینچتے ہوئے وہاں آیا۔

"سارہ آنٹی، ہمیں سنہری کی طرح نئی بے بی کا بھی نام رکھنا ہے۔"

اس نے آشبہ کو دیکھا۔آشبہ نے ایک گہری سانس لے کر کہا۔"اب آپ ہی سمجھائیں۔"

www.novelsclubb.com

آرِب نے بائیک گیٹ سے باہر نکالی ہی تھی کہ ایک بزرگ اندر جھانکنے کی کوشش کرتے نظر آئے۔

"جی کس سے ملنا ہے آپ کا؟"بائیک روک کر اس نے سوال کیا۔

"کیا یہ احسان احمد کا مکان ہے؟" ہاتھ میں پکڑی پرچی کو ذرا دور کر کے، آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے انھوں نے الٹا سوال داغا۔

"جی۔"

"یہاں ایک لڑکی رہتی ہے، سائرہ عبدالقدیر۔۔۔۔۔۔"

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤

گھر میں عجب سا ماحول تھا۔ آنسہ اور بچی کو دیکھنے کے لئے لوگ آتے رہتے۔ ایک نئ تبدیلی یہ آئی تھی کہ گھر کے بڑے افراد اکثر ڈرائنگ روم میں اکھٹا ہوتے، جن میں آرِب بھی موجود ہوتا۔ چاروں طرف دستاویزات اور کاغذات پھیلائے، پین پینسل لیے وہ حساب کتاب اور جوڑ توڑ میں لگے رہتے۔ اکثر ان سب کے ساتھ عالم بھی شریک ہوتا۔

www.novelsclubb.com

رات میں اس نے امی کو خواب میں دیکھا تھا۔ زندگی کے اتنے اہم فیصلوں اور مسائل میں اسے ان کی کمی بڑی شدت سے محسوس ہو رہی تھی۔ وہ صدیقہ بیگم سے اجازت لے کر اپنے گھر چلی آئی اسے علم تھا کہ وہاں اب کوئی اور بستا ہے لیکن وہ پھر بھی ان در

ودیوار کو دیکھنا چاہتی تھی وہاں امی کی موجودگی محسوس کرنا چاہتی تھی۔ کرایہ دار اسے دیکھ کر ذرا خوش نہیں ہوئی تھی۔

"آنے سے پہلے اطلاع دینا چاہیے تھا۔" اس کی دوپہر کی نیند میں خلل پڑا تھا۔

وہ پانی کا گلاس لے کر آئی تو سائرہ نے اپنے کمرے میں جانے کی اجازت مانگی۔

"وہاں گڈو کے ابا سو رہے ہیں۔" یہ صاف انکار تھا۔

"مجھے واقعی فون کر کے آنا چاہیے تھا یا آپا کو ساتھ رکھتی تو اچھا ہوتا۔" اس نے افسوس کے ساتھ سوچا۔

"اچھا ایک بات تو بتاؤ، یہ گھر تمہارا ہی ہے نا؟ وہ تمہاری بہن تو کسی بات کا جواب نہیں دیتی، بس کرایہ لینے آتی ہے اور پیسے لے کر چلتی بنتی ہے۔ ایک وکیل بار بار آتا ہے اور وہ تمہارا نام لے کر ہی پوچھتا ہے، کچھ دن پہلے آیا تھا تو میں نے کہا کہ یہاں آ کر بار بار ہمیں کیوں تنگ کرتے ہو، اس کی بہن سے پوچھو۔"

اس طویل بات پر بھی وہ خاموشی سے اس عورت کا چہرہ دیکھتی رہی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں، تم بتادو مسئلہ کیا ہے؟ تم دونوں بہنوں کی کچھ ان بن ہو گئی ہے؟ اس گھر کو لے کر کوئی لڑائی جھگڑا ہے؟ تمہاری بہن نے بڑی سختی سے تاکید کی ہے کہ پیسے اس کے علاوہ کسی اور کو نہ دیں، پھر یہ وکیل کا آنا، پڑوسی بھی عجیب عجیب باتیں کرتے ہیں۔"

"پڑوسی۔۔۔۔؟ وہ کیا باتیں کرتے ہیں؟"

"یہ ہی کہ گھر تمھارے دادا کا تھا، تمہاری اماں سے پسند کی شادی کرنے کے بعد جسے تمھارے ابا نے زبردستی بیوی کے نام پر کر دیا اور ان کے انتقال کے بعد تمہاری اماں نے باقی سب کو گھر سے نکال دیا۔۔۔۔"

"یہ کیا فضول باتیں کر رہی ہیں آپ۔۔۔۔؟" وہ مارے غصے کے کھڑی ہو گئی۔

"جو ہر دوسرے دن سنتی ہوں وہی کہہ رہی ہوں اور تمہاری بہن۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"پلیز آپ چپ رہیں، کچھ نہ کہیں۔۔۔۔"

وہ دروازے کی طرف بڑھی تو پیچھے سے اس خاتون نے آواز لگائی۔

"اس وکیل سے جا کر مل لو، ہر دو دن بعد آ جاتا ہے۔۔۔۔"

وہ باہر نکل آئی۔ یہاں آتے وقت اس نے یہ تو نہ سوچا تھا۔

"کچھ بھی بکواس کرتے ہیں لوگ۔"

تیز قدموں سے گلی سے باہر نکلتے ہوئے وہ بار بار سر جھٹک کر ذرا دیر پہلے سنی باتیں ذہن سے نکالنے کی کوشش کر رہی تھی۔

ایک وکیل کو وہ جانتی تھی، انتقال سے چند ماہ پہلے امی اسے کئی بار ان کے پاس لے کر گئی اور ان دونوں کے ساتھ اس نے سرکاری دفاتر کے چکر بھی کاٹے تھے، جہاں کئی دستاویز پر اس نے دستخط کیے تھے۔

"وہ انکل کیوں مجھ سے ملنا چاہتے ہیں؟"

اس کے قدم ان کے گھر کی سمت اٹھنے لگے تھے۔ تنگ سی گلی کا آخری مکان ان کا دفتر اور گھر دونوں تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے کھلے دروازے پر ہاتھ مار کر متوجہ کیا تو سامنے کھلی فائل پر جھکے وکیل صاحب نے چشمے کے اوپر سے اسے دیکھا۔

"میں سائرہ۔۔۔۔۔ثروت عبدالقدیر کی بیٹی۔"وہ اندر داخل ہوئی۔"آپ مجھے۔۔۔۔"

"انھوں نے تو۔۔۔۔۔۔۔۔"

"جی انھوں نے ہی بھیجا ہے۔"

"اچھا۔۔۔۔۔"وہ قدرے حیران ہوئے۔

"آؤآؤ بیٹھو۔"انھوں نے کھڑے ہوتے ہوئے میز کے دوسری طرف رکھی کرسی کی طرف اشارہ کیا وہ اضطراری انداز میں انگلیاں مروڑتی ہوئی کرسی پر آکر بیٹھ گئی۔ پیچھے دیوار سے لگی الماری کھول کر ایک فائل نکال کر اور انہوں نے میز پر رکھی۔

"یہ کام آپ کی والدہ کے انتقال سے کچھ دن قبل مکمل ہوا تھا لیکن پھر انتقال کی خبر ملی تو مجھے مناسب نہیں لگا کہ اس مشکل وقت میں آپ کو پریشان کروں۔دوسرے آپ کی والدہ کی تاکید بھی تھی کہ یہ آپ کی بڑی بہن کے ہاتھوں میں نہ لگے۔"

"یہ۔۔۔۔۔یہ کیا ہے؟"اس نے سامنے رکھے کاغذ کے پلندوں کی سمت اشارہ کیا۔

"آپ کو تو پتا ہو گا، آپ نے سب جگہ دستخط کیے تھے۔ آپ کی والدہ نے مکان آپ کے نام منتقل کر دیا تھا۔"

"کک۔۔۔ کیا۔۔۔ کیا مکان امی کے نام پر تھا؟"

"جی۔"

"اور۔۔۔ اور اس سے پپ۔۔۔ پہلے؟"

وکیل صاحب نے بغور اسے دیکھا اور کچھ دیر بعد مخاطب ہوئے۔

"بی بی۔۔۔" فائلوں میں سے انھوں نے سب سے نیچے رکھی بوسیدہ فائل نکالی۔" وہ زمین عبدالشکور یعنی آپ کے دادا نے خریدی تھی، اس پر مکان بھی انھوں نے تعمیر کیا تھا، پھر کئی سالوں بعد یہ آپ کی والدہ کے نام منتقل ہوا اور اب کچھ ماہ پہلے انھوں نے یہ آپ کے نام کر دیا تھا۔"

"تمھاری ماں نے باقی سب کو گھر سے نکال دیا۔"

"گھر تمھارے دادا کا تھا۔"

www.novelsclubb.com

اس کے کان سائیں سائیں کرنے لگے تھے۔

"کئی دن سے یہ امانت آپ تک پہنچانے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔۔"

میز پر رکھی فائلیں کسی عفریت سے کم نہیں لگ رہی تھی جو بڑھ کر اسے اپنی لپیٹ میں لے کر نگل لینا چاہتی تھی۔وہ گھبرا کر کھڑی ہوئی۔اس کے چہرے پر وہ وحشت تھی کہ وکیل صاحب بھی فکر مند ہوئے۔

"بی بی۔۔۔۔"

وہ عفریت آہستہ آہستہ پورے کمرے میں پھیل گئی تھی اسے سانس لینا دوبھر ہو گیا تھا۔وہ لڑکھڑاتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھی۔

"یہ لے جائیں ساتھ۔۔۔"

www.novelsclubb.com

لیکن اسے نہ کچھ سنائی دے رہا تھا نہ سوجھ رہا تھا۔

"اس کی مظلوم ماں دراصل۔۔۔۔"دہلیز میں اسے ٹھوکر لگی اور وہ زمین بوس ہو گئی۔

"سنبھل کر بی بی۔۔۔۔"وکیل صاحب آگے بڑھے لیکن تب تک وہ کسی طرح خود کو اٹھا کر باہر نکل گئی تھی۔اپنے اندر اٹھے طوفان سے لڑتی،وہ اطراف سے بے خبر گلی سے باہر نکلنے کی بجائے ان گلیوں کی بھول بھلیوں میں گم ہوتی گئی۔

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡

بلا آخر آج اس کے پاس خوش خبری تھی اور وہ سب سے پہلے سائرہ کو سنانے بے وقت گھر آیا تھا۔کمرے میں آیا تو صدیقہ بیگم تنہا سو رہی تھیں۔اس نے آشبہ کو فون کیا۔

"وہ تو اپنے گھر گئی ہیں۔"

"اچھا مجھے نمبر دو۔"

وہ بار بار اس کا فون ملاتا رہا لیکن بے سود۔اس کی چھٹی حس اسے خبردار کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کچھ سوچتے ہوئے اس نے گیٹ کے باہر ملے وکیل کا نمبر ملایا۔ان کی بات سنتے ہی وہ کار لے کر نکل گیا۔

وکیل کے بتائے پتے پر گلیوں میں ڈھونڈتے ہوئے آخرکار وہ اسے مل ہی گئی۔وہی ہوا جس کا اسے ڈر تھا۔جس اذیت سے وہ اسے بچانا چاہتا تھا وہ اسی اذیت سے بے حال،گلی

میں بیٹھی رو رہی تھی۔سب جاننے کے بعد اس نے بہت شدت سے دعا کی تھی کہ سائرہ کبھی اس درد سے آشنا نہ ہو لیکن اللہ کی مصلحتیں اور فیصلے انسانی عقل سے بالاتر ہوتے ہیں۔

"سائرہ!"اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے اس نے پکارا۔اس کے رونے میں شدت آگئی تھی۔آرِب نے شانوں سے تھام کر اسے اٹھایا اور گلی کے باہر کھڑی کار میں بٹھایا۔

اس کی اجڑی صورت دیکھ کر وہ خود کو خالی محسوس کر رہا تھا۔

"کاش!وہ اس رات سائرہ سے وہ سب نہ کہتا۔"اسے لگ رہا تھا یہ اس کا قصور ہے کہ اس وقت اشک بہاتی سائرہ وہ ہی سب سوچ رہی ہو گی۔

کیا اس لیے ان کے دل ایک دوسرے کے لیے دھڑکے تھے کہ ان کے دکھ سانجھے تھے؟وہ جس بند گلی کا دریچہ بننا چاہتی تھی،وہی بند گلی اس کا مقدر بھی تھی۔

"سائرہ۔۔۔"آرِب نے اس کا سر اونچا کیا تاکہ وہ اس کی طرف دیکھے اور اسے دیکھتے ہی،اس کی بات کسی بھالے کی طرح اس کے دل میں کھب گئی۔

"یہ احساس سائرہ۔۔۔یہ احساس، حبس زدہ بند گلی ہے جس میں کوئی راستہ، کوئی دریچہ نہیں اور یہ بند گلی میرا مقدر ہے۔"

اس کے اختیار میں کچھ نہیں رہا تھا ایسے سب کچھ بکھر گیا تھا، اس کا مان، اپنی ماں کی خواہش پوری کرنے کے لیے اچھی زندگی جینے کی چاہ، جفاکش ماں کی بیٹی ہونے کا غرور۔اب تک اس کا درد محسوس کرنے کا دعویٰ اسے کھوکھلا لگا۔درد تو اب ہوا تھا اسے۔اس کے وجود کا روم روم، روح کا ذرہ ذرہ بلبلا رہا تھا۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"سائرہ!"آرِب نے بازوں پھیلا کر اسے خود میں سمیٹا۔اس حدت اور اپنائیت بھری پناہ میں آتے ہی اس کے رونے میں شدت آگئی۔اس کے اشکوں کی روانی، اس کی گرفت تنگ کرتی جا رہی تھی۔آرِب کی تسلی اور دلاسہ اسے مزید رلا رہا تھا۔

آرِب کے فون کی رنگ ہونے لگی تھی۔اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے آرِب نے اسے خود سے جدا کیا۔

اس کی ہچکیاں بندھ گئی تھی۔آرِب نے فون دیکھ کر کال منقطع کر دی۔

"یہ۔۔۔یہ۔۔۔سب جھوٹ تھا، پلیز بتائیں کہ میں خواب دیکھ رہی ہوں۔" اس کی آخری امید بھی اسے ہی توڑنا تھی۔

"نہیں سائرہ۔۔۔۔۔" اس کے بھیگے رخسار سے لپٹی لٹیں پیچھے کرتے ہوئے اس نے یہ ہمت کر ہی لی۔

"یہ سب سچ ہے، اس سے فرار اور انکار نہیں۔ میری طرح خود کو اس کی سزا مت دو۔ تم نے ہی کہا تھا نا یہ ادھار کا دکھ اٹھا رکھا ہے، تم وہ نہ کرو پلیز۔" اور سائرہ نے جانا یہ ادھار ہرگز نہیں۔ اس کی ماں، پیاری ماں سے جڑا اچھا، برا، سب کچھ اس کا تھا۔ اس رشتے میں ادھار کا سوال ہی نہیں۔ اپنے کھرے جذبات اور سچے الفاظ اس وقت اسے بالکل کھوکھلے لگ رہے تھے۔

" آپ۔۔۔آپ کو یہ پہلے ہی پتہ تھا؟" اچانک اسے خیال آیا۔ آرِب نے سر ہلایا۔

"کچھ دن پہلے تمہاری امی کے وکیل تم سے ملنے گھر آئے تھے اور اتفاق سے گیٹ پر مجھے مل گئے تھے۔" اور اسی لمحے سائرہ کو سمجھ آیا کہ اس رات آرِب نے کیوں وہ بات ختم کر کے نارمل سی باتیں شروع کر دی تھیں۔ اس نے خود کو سنبھال کر چہرہ صاف کیا۔

"سائرہ! میں آج تمہیں رونے سے نہیں روکوں گا۔"اس نے جیسے سائرہ کی سوچ پڑھ لی تھی۔"کچھ بھی اپنے اندر چھپا کر مت رکھو، سب باہر نکل جانے دو۔۔۔۔۔"پھر آرِب کا فون بجنے لگا۔

"آپ بات کرلیں۔"

"آشو کر رہی ہے فون۔"اس نے دوبارہ کال کٹ کر دی۔"میں گھر میں کسی سے کچھ کہے بغیر نکل گیا تھا، سب وہاں میرا انتظار کر رہے ہوں گے کہ میں نے سب کو ملنے کہا تھا۔میں یہ خوش خبری سب سے پہلے تمھیں سنانے کے لئے دادی کے کمرے میں آیا لیکن تم وہاں نہیں تھی، آشو سے پوچھا تو اس نے کہا کہ تم اپنے گھر آئی ہو۔۔۔۔۔۔"

ایک بار پھر رنگ ہونے لگی۔اب کی بار آرِب نے فون ریسیو کیا۔

"آشو، پندرہ بیس منٹ میں آرہا ہوں۔"

"ہاں۔۔۔۔۔پتا ہے، سوری، بس آرہا ہوں۔"

"ہاں، سائرہ میرے ساتھ ہے۔"

"سب ٹھیک ہے۔"

"اللہ حافظ۔"

"باقی باتیں گھر چل کر، تم بھی آگے آجاؤ۔" اپنی طرف کا دروازہ کھولتے ہوئے اس نے کہا۔

"میں یہیں ٹھیک ہوں۔"

وہ گھر پہنچے تو نفیسہ گیراج کے شیڈ میں ہی ٹہل رہی تھیں۔

"کیا ہوا؟" سائرہ کی شکل دیکھتے ہی انھوں نے پوچھا۔ وہ دونوں فوراً کوئی جواب نہ دے سکے۔

"میرے ساتھ آؤ۔" انھوں نے سائرہ کا ہاتھ پکڑا۔

"تم بھی۔" گیراج کی سمت کھلنے والے اپنے کمرے کے دروازے کی طرف جاتے ہوئے نفیسہ نے آرِب سے کہا۔

"تم اپنے گھر گئی تھی، کیا ہوا کہ اتنا رو رہی ہو؟ تم بھی جانتے ہو تبھی پیچھے وہاں پہنچے تھے۔" کمرے میں پہنچ کر سائرہ کو بیڈ پر بٹھاتے ہوئے انہوں نے پوچھا۔

"یہ بات بعد میں کرتے ہیں پہلے۔۔۔۔"اس نے آرِب کو نفیسہ کی سمت دیکھتے ہوئے دیکھا۔

"ہاں ٹھیک ہے چلو آؤ، سب لوگ کب سے وہاں انتظار کر رہے ہیں۔ تم لیٹ جاؤ، کچھ دیر آرام کرو، ہم آتے ہیں۔"نفیسہ نے اس کے سرہانے تکیہ رکھتے ہوئے کہا۔

اسے لیٹنے کا اشارہ کرتے ہوئے آرِب نفیسہ کے ساتھ باہر نکل گیا۔ کئی بار جسمانی مشقت سے زیادہ جذباتی ہلچل تھکا دیتی ہے۔ وہ تکیے پر سر رکھ کر لیٹ گئی۔

ذرا دیر پہلے دیکھے منظر پر وہ پوری طرح خوش بھی نہ ہو سکی۔ چھت کو تکتے اور سوچتے ہوئے اسے پتہ ہی نہیں چلا کب اس کی آنکھ لگ گئی۔ جب آنکھ کھلی تو کمرے میں آشبہ اور آرِب موجود تھے۔

www.novelsclubb.com

" لیکن وہ آپ کا خواب تھا بھائی۔۔۔"آشبہ کی آواز میں افسوس تھا۔

"تھا کیوں، اب بھی ہے، اسے ہولڈ پر رکھا ہے، کسی دن ان شاءاللہ پھر پورا کریں گے۔

"کروٹ بدلے بغیر ہی وہ اٹھ کر بیٹھی، باہر اندھیرا پھیل چکا تھا۔ بال اور دوپٹہ درست کر کے اس نے دونوں کی طرف رخ کیا۔

"میں چائے لاتی ہوں آپ دونوں کے لیے۔" آشبہ باہر چلی گئی۔

"سوری۔۔۔۔" وہ شرمندہ تھی۔ "میں اتنی دیر سوتی رہی۔" وہ صرف مسکرایا۔

"آشو کیا کہہ رہی تھی؟" وہ قدرے فاصلے پر رکھی کرسی پر بیٹھا تھا۔

"وقار کو جتنی رقم لوٹانی تھی اس کا انتظام ہو گیا ہے۔"

"کیسے۔۔۔۔؟"

"دادی اور 'انھوں' نے کسی کو بتائے بغیر پہلے ہی اپنے زیورات فروخت کر دیے تھے، کچھ دادی کی بہت پرانی زمینیں تھیں، صدر کی ایک دوکان اور دادا کا کھیت جو کرائے سے دے رکھا تھا، فروخت کر دیا ہے۔"

"اور۔۔۔۔۔؟"

www.novelsclubb.com

"ظفر کا کزن مڈل ایسٹ سے یہاں پر منتقل ہوا ہے اسے نیا بزنس شروع کرنا تھا تو ظفر اور میں نے کیفے اسے دے دیا۔"

اسے آشبہ کے جملے بہت اچھی طرح سے یاد تھے۔

"یہ بھائی کا دیرینہ خواب تھا انھوں نے بہت محنت کی ہے۔"

"صرف یہ ہی نہیں عالم بھائی کے لائر دوست بہت کام آئے۔انھوں نے وقار صدیقی کے دیگر بزنس میں کئی سارے غیر قانونی اقدام اور گھپلوں کی نشاندہی کی، متعلقہ حکام سے شکایت اور چند متاثرہ افراد کی جانب سے لیگل نوٹس بھیجنے اور قانونی کاروائی کی دھمکی جیسے بلیک میل بھی کام آئے۔"

اسی وقت نفیسہ اندر آئیں۔

"کیسی طبیعت ہے اب؟"

"جی ٹھیک ہوں۔"اس نے سر جھکا لیا۔

"آرِب نے بتائی مجھے ساری باتیں۔"وہ پلنگ پر اس کے قریب بیٹھ گئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"تم دونوں صرف احساس ہی نہیں دنیا کی مثالی اولاد بھی ہو ورنہ اس دور میں کوئی ان باتوں پر توجہ نہیں دیتا، انھیں سوچ کر پریشان ہونا تو ناممکن سا لگتا ہے۔دوسرے زاویے سے سوچوں تو لگتا ہے، اپنی تمام غلطیوں اور کوتاہیوں کے باوجود بھی ان دونوں نے کوئی نہ کوئی ایسی نیکی کی ہوگی جو اللہ کو پسند آگئی اور اس نے بدلے میں انھیں تم

جیسی نیک فطرت اولاد عطا کی ہے، جو والدین کی خطائیں جان کر اس قدر دکھی اور پریشان ہیں، ان کی غلطیاں سدھارنا چاہتی ہیں۔" اس بات پر ان دونوں نے نفیسہ کو چونک کر اسے دیکھا۔ وہ انھیں روشنی کی کرن دکھا رہی تھیں، چند جگنو تھما رہی تھیں۔

" کیا واقعی یہاں 'سلور لائنگ' موجود ہے؟" آرِب نے سوچا۔

"اسے اپنی زندگی کا پچھتاوا اور دکھ نہ بناؤ، اسے بوجھ کی طرح کندھے پر لادنے کی بجائے اس احساس کو ان کی بھلائی کے لیے استعمال کرو۔ آخری سفر پر روانہ ہو چکے والدین کو اس نے اپنے اعمال کے بعد اولاد کی نیکیاں، دعائیں اور صدقات ہی انھیں سب سے زیادہ ثواب پہنچاتے ہیں۔"

لیں گرما گرم چائے کے ساتھ فرائز اور کیک۔" آشبہ دروازے سے ہی نعرہ لگاتے ہوئے اندر آئی۔ "

www.novelsclubb.com

"میں چلتا ہوں۔" آرِب کھڑا ہوا۔

"بیٹھیں، آپ کی اور سارہ کی ہی چائے ہے یہ۔" آشبہ نے ٹرے تپائی پر رکھی اور تپائی پلنگ کے قریب سرکائی۔

"میں آتی ہوں، تم آرام سے چائے پیو۔" نفیسہ کھڑی ہو گئیں۔ برسوں کا تکلف اور جھجک یوں چند گھنٹوں میں ختم نہیں ہو سکتا تھا۔

"آپ قریب آجائیں۔" نفیسہ کے جانے کے بعد آشبہ نے آرِب کو کرسی تپائی کے قریب لانے کا اشارہ کیا۔

♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤♡♤

نفیسہ کی بات اس کے دل کو لگی تھی۔ بہت زیادہ سوچنے اور غور کرنے پر کتنی ہی چیزیں واضح ہوتی گئیں۔ اسے ہمیشہ لگتا تھا کہ سبینہ اس کے ابا کے خاندان پر گئی ہے، خود غرض اور مطلب پرست اور وہ خود اپنی امی کی عادت اور فطرت لے کر آئی ہے۔ لیکن حقیقت تو یہ تھی کہ سبینہ اپنی ماں کا پرتو تھی۔ امی بھی یہ جانتی تھی اسی لیے گھر اس کے نام کر دیا تھا ورنہ کچھ بعید نہ تھا کہ وہ اسے گھر سے نکال دیتی جیسے انھوں نے کیا تھا۔ امی کے بعد سے گھر کے آگے کی دوکان اور گھر کا کرایہ وہ خود ہی وصول رہی تھی۔ امی نے اس کی شادی کے لئے بہت سازیور بنا رکھا تھا، وہ سب بھی سبینہ نے اپنے قبضے میں لے لیا تھا۔ امی کی بھی کتنی عادتیں اور باتیں اب اسے صحیح سمجھ آرہی تھی۔ انھیں زیادہ سے زیادہ پیسہ کمانے کا شوق تھا۔ کچھ لوگ ہوتے ہیں، جو ہمیشہ ضرورتوں کا رونا روتے ہیں،

غربت اور مفلسی کی دہائیاں دیتے ہیں جبکہ ان کے حالات اتنے برے بھی نہیں ہوتے۔ان کے اخراجات اتنے نہ تھے،دو کانوں کا کرایہ بھی ان کے لئے کافی تھا۔ لیکن انھیں زیورات بنانے کا بہت شوق تھا۔وہ اسے ان کی محبت ہی سمجھتی رہی کہ وہ اس کی شادی کسی اچھی جگہ کرنے کے لیے اتنا سب اکٹھا کر رہی ہیں۔انہوں نے ہمیشہ اچھا پہنا،اچھا کھایا اور اسے بھی ایسے ہی رکھا۔اسے لگتا تھا کہ وہ یہ سب کچھ اس کی محبت میں کر رہی ہیں۔ان کی اپنی خواہشیں اور زیادہ پیسے کا لالچ اور ہوس اسے کبھی نظر نہیں آیا۔ایک محبت اس کے ابا کو امی سے تھی اور ایک محبت نفیسہ کو احسان سے۔سچ ہے یہاں کوئی دو کہانیاں بھی ایک سی نہیں ہوتیں اور محبتیں بھی سب کی جدا،سب کی الگ ہوتی ہیں۔

وہ دوبارہ وکیل صاحب کے گھر جا کر سارے کاغذات لے آئی تھی۔انہوں نے ہی اسے بتایا کہ سبینہ وہ مکان اور دکان فروخت کرنا چاہتی ہے۔پڑوسیوں سے پوچھنے کے بعد آخر اسے اپنے چاچا کا پتا مل ہی گیا۔اسے یہ جان کر بہت حیرانی ہوئی کہ اس کے دادا زندہ ہیں۔پڑوسیوں کے ذریعے ہی سبینہ کو بھی علم ہو گیا کہ وہ اپنے چاچا کا پتا ڈھونڈ رہی ہے۔اسی رات اس کا بھی فون آیا۔سائرہ نے اس سے مکان اور کاغذات کے متعلق

کچھ نہ کہا۔لیکن یہ کہا کہ وہ چاچا اور دادا سے ایک بار ملنا چاہتی ہے۔سبینہ نے اسے اس سے باز رکھنا چاہا اور اسے اپنے تیئں سمجھاتی رہی۔ہمیشہ کی طرح وہ خاموشی سے سنتی ہوں ہاں کرتی رہی۔سبینہ کو لگا وہ مان گئی ہے۔

"جاؤ،میں یہاں ویٹ کرتا ہوں۔"آرِب نے دروازے کی سمت اشارہ کیا۔

سائرہ نے ساری ہمت مجتمع کر کے بے رنگ دروازے پر دستک دی۔دوسری دستک پر دوسری طرف آہٹ ہوئی اس نے خشک ہوتے حلق کو تر کیا۔

"کون ؟"دروازہ کھولنے والی خاتون کے چہرے سے برہمی ظاہر تھی۔

"مم۔۔۔۔سائرہ عبدالقدیر،عبدالقدیر کی بیٹی۔۔۔۔یہاں۔۔۔۔"

"کون۔۔۔۔کون۔۔۔؟"اس کا نام سنتے ہی کوئی گرتے پڑتے دروازے تک آیا۔

www.novelsclubb.com

"جی میں سائرہ۔۔۔۔"

"سائرہ۔۔۔۔تم بھائی جان۔۔۔۔قدیر بھائی کی سائرہ۔۔۔۔۔۔؟"بے یقینی اور خوشی کا ملا جلا تاثر اسے حوصلہ دے رہا تھا۔

"جی۔۔۔۔"

"ارے اندر آؤ، وہاں کیوں کھڑی ہو، فیروزہ ہٹو اندر آنے دو۔" انھوں نے خاتون کا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف کیا۔

وہ اندر داخل ہوئی۔ دو کمروں کا گھر تھا۔ اسی کمرے میں ایک طرف باورچی خانے کا اہتمام تھا۔ اس کی نظر ایک طرف پلنگ پر لیٹے بزرگ پر پڑی جو ہڈیوں کا ڈھانچہ تھے۔ ساکت آنکھیں، ساکت بدن، بس ہلکے ہلکے اوپر نیچے ہوتا سینہ زندہ ہونے کی علامت تھا۔

"بیٹھو۔" چاچا نے اسے میلی سی کرسی پیش کی لیکن وہ اسے نظر انداز کر کے پلنگ کی طرف بڑھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ ابا ہیں، تمھارے دادا۔" وہ بھی اس کے پیچھے آئے۔

زندگی سے خالی آنکھیں، منھ کے گرد منڈلاتی مکھیاں، سینے تک پڑی ایک میلی چادر۔ اس کے دل پر گھونسا پڑا۔ ان دو دو کانوں کا کرایہ کتنا قیمتی تھا، اسے احساس ہوا۔ یہ اس کے ابا کے ابا تھے، اس کے دادا، اس کا خون، جنھیں وہ آج پہلی بار اس حالت میں دیکھ

رہی تھی۔اسے اب تک کی اپنی زندگی سوچ کر بہت شرمندگی ہوئی۔کتنے ٹھاٹ میں زندگی گزاری تھی اس نے۔اس مکان میں جو ان کا تھا، جس پر ان کا حق تھا۔کتنی بڑی غاصب تھی وہ۔اس نے چادر کے نیچے سے ان کا ہاتھ نکال کر تھاما۔ہڈیوں پر چڑھی جھریوں زدہ چمڑی اسے خون کی کشش اور حدت کا احساس کرا رہی تھی۔

"داداجان۔۔۔۔"کیسا اجنبی لفظ تھا۔"داداجان، میں سائرہ، آپ کی پوتی۔۔۔۔"

ان کے منھ سے عجیب سی آوازیں نکل رہی تھیں۔

"ابا کو سالوں پہلے فالج ہو گیا تھا۔وہ بات نہیں کرتے ہیں۔"چاچا کو لگا وہ ان کی طرف سے جواب کی امید میں ہے۔اس نے ہاتھ واپس سینے پر رکھ کر اپنے آنسو صاف کیے۔

دوسرے کمرے سے دو لڑکیاں آکر اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔

"بیٹھو بیٹا۔"چاچا نے وہی میلی سی کرسی اس کے قریب رکھی۔لیکن وہ ان کی چال پر غور کرتی پھر دکھ کی گہرائی میں اتر گئی تھی۔اپنے پولیو زدہ پیر کے ساتھ وہ لنگڑا کر چل رہے تھے۔

"فیروزہ چائے بناؤ۔"

"پہلے اس سے پوچھو تو اتنے سالوں بعد یہ کیوں آئی ہے؟" فیروزہ نے اپنی ناپسندیدگی قطعی نہیں چھپائی۔

"یہ سب ڈرامے کیوں اب؟ اس کی ماں۔۔۔"

"کیوں بکواس کرتی ہے۔۔۔۔ بیٹا تم بنالو۔" وہ بیوی کو جانتے تھے اس لیے بیٹی سے کہا۔ وہ سب اس سے نفرت کرنے اور دھکے دے کر گھر سے نکالنے کا حق رکھتے تھے۔

چاچا موسم کے مطابق کبھی سبزی تو کبھی برف گولے کی ریڑھی لگاتے تھے، تو کبھی چھتری بنانے کا کام کرتے۔ دونوں بیٹیاں جوان تھیں۔ بیٹا ان سے چھوٹا تھا۔ اس سال دسویں میں تھا۔ چاچی گھروں میں کام کرتی تھیں۔ بیٹی ایک نجی اسپتال میں صفائی کا کام کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کی باتیں سن کر چاچا پر شادیٔ مرگ کی کیفیت طاری ہو گئی تھی۔

سبینہ کو بھی خبر ہو ہی گئی تھی۔ اس کا ایسا جلال سائرہ نے پہلی بار دیکھا تھا۔ لیکن اس نے خاموشی کو ہتھیار بنالیا تھا۔ کرایے دار سے مکان خالی کروا کر وہاں چاچا کو منتقل ہونے تک، سبینہ نے ہر کوشش کی کہ یہ سب نہ ہو۔ سائرہ نے اتنا ہی نہیں کیا، اس

نے وہ مکان اور دکانیں بھی چاچا کے نام کر دی تھیں۔ سبینہ کی مجبوری یہ تھی کہ وہ اب ایک امیر بہن سے تعلق توڑنا بھی افورڈ نہیں کر سکتی تھی۔

تبدیلی ایک دم نہیں آتی۔ برف کے گلیشیئر ہوں تو پگھلنے میں وقت تو لگتا ہے۔ اب اسے دیکھ کر کوئی پلٹتا تھا نہ ہی طنزیہ جملے بولے جاتے تھے۔ اب وہ میز پر موجود ہوتا، بات اب بھی زیادہ آشبہ سے ہی کرتا تھا لیکن اب سر اٹھا کر مسکراتا تو سب کی بات پر تھا۔ نفیسہ کو پکارنے کے لیے اس کے پاس اب بھی کوئی القاب نہیں تھے۔ باپ اور چاچا کے ساتھ کام کرتے ہوئے جھجھک اور تکلف ختم ہو رہا تھا۔ دادی کے پاس بیٹھ کر حال چال پوچھنے کی شروعات ہوئی تھی۔

کرایے کی بچت اور دوکان کی آمدنی نے چاچا کے گھر کو کئی فکروں سے آزاد کر دیا تھا۔ وہ دادا اور ان سب سے ملنے جاتی رہتی۔ چاچا کو بھی احسان احمد کے دوست کی دکان میں نوکری مل گئی تھی۔ اس نے فیروزہ چچی کو یقین دلایا تھا کہ ان کے بیٹے کی پڑھائی اور فیس کی ذمہ داری اس کی ہوگی۔

سبینہ اپنے نقصان کی بھرپائی اس سے وصولتی رہتی۔ کبھی عاصم کی نوکری چلی جاتی، کبھی دیور کے قرض دار پریشان کرتے، تو کبھی ساس سسر کی بیماریاں۔

اب بھی اکثر راتوں میں آرِب کی نیند اڑ جاتی تھی اور وہ اپنی وحشت دور کرنے سائرہ کے ساتھ باہر نکل کر چھت پر ٹہلنے لگتا۔ کبھی سائرہ کو برے خواب جگا دیتے تو آرِب تھپکیاں دیتا اور وہ سو جاتی۔ بند گلی مین روزن کھل گیا تھا، وہاں سے آسمان صاف نظر آنے لگا تھا۔ کسی دن راستہ بھی کھل ہی جانا تھا۔ ان کی خواہشیں خود بخود محدود ہو کر اپنا رخ صدقات و خیرات کی سمت موڑ چکی تھیں۔

اس نے سب کے پرزور اصرار کے باوجود بھی اوپر کا کمرہ نہیں چھوڑا تھا۔

"عبداللہ، آشو۔۔۔" نیچے سے آنسہ کی آواز پر وہ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"جب سے یہ آمنہ آئی ہے نا، ممارات میں جاگنے لگی ہے۔" عبداللہ کو ایسی کئی شکایتیں تھیں چھوٹی آمنہ سے۔

www.novelsclubb.com

"آپ وقت بھی تو دیکھیں ذرا، بہت دیر ہو گئی ہے" سائرہ نے لوڈو بورڈ اٹھاتے ہوئے کہا۔

ایک بار پھر آنسہ نے پکارا لیکن اس بار سارہ کو آواز دی تھی۔

"آرہے ہیں آپی۔۔۔" اس نے باہر آکر کہا۔

"تم نکال دیا کرو ان دونوں کو کمرے سے۔انھیں تو ذرا عقل نہیں ہے۔"

اندر بیٹھے آرِب نے دل ہی دل میں آنسہ کی تائید کی۔وہ دونوں سیڑھیاں اتر رہے تھے۔

"تم دونوں کے لیے ٹائم لمٹ ہے اب سے، خبر دار جو دس بجے کے بعد اوپر نظر آئے تو۔"وہ ان کے کان پکڑ کر اندر لے گئی۔

وہ کمرے میں آئی تو آرِب لیپ ٹاپ کھولے بیٹھا تھا۔

"اب سونا ہے، یہ کیوں لے کر بیٹھ گئے؟"وہ کمرے میں پھیلا سامان اٹھاتے ہوئے بولی۔

"تمھارا رزلٹ دیکھ لوں؟"

www.novelsclubb.com

"آپ کو کیا جلدی ہے اتنی، رہنے دیں۔"

"تمھیں کیوں جلدی نہیں؟ کتنے دن ہونے آئے ہیں۔"

"میرا ٹریک ریکارڈ کچھ اچھا نہیں ہے اور میں مزید بالکل پڑھنا نہیں چاہتی۔ رزلٹ دیکھے بنا ہی مجھے لگتا ہے کہ میں پاس ہو گئی ہوں، آپ اسے ایسے ہی رہنے دیں۔" اس کی اپنی منطق تھی۔

"آپ یہ بند کریں اور سو جائیں۔" آرِب کو انگلیاں چلاتے دیکھ کر اس نے کہا۔ "کل صبح دعوت ہے ناظمہ پھوپو کی طرف، یاد ہے ناں؟" بولتے ہوئے، چپس اور چاکلیٹ کے خالی ریپر دروزے کے باہر کوڑے دان میں ڈال کر اس نے دروازہ بند کیا۔

"تم پاس ہو گئی ہو۔" آرِب کی خوشی سے بھرپور آواز پر وہ اسے بے یقینی سے دیکھنے لگی۔

"مذاق نہ کریں۔۔۔" وہ قریب آ کر لیپ ٹاپ پر جھکی۔

www.novelsclubb.com

"ہا۔۔ واقعی میں تو پاس ہو گئی۔۔۔" اس نے دونوں ہاتھ گالوں پر رکھ کر آنکھیں بند کیں۔

"امی، میں پاس ہو گئی، آپ کا یہ خواب بھی پورا ہوا۔" اس نے دل میں ثروت کو مخاطب کیا۔

"مبارک ہو۔" آرِب نے اٹھ کر معانقہ ضروری سمجھا۔

"مبارک، مبارک۔۔۔ میں آشبہ اور دادی کو بتاتی ہوں۔۔۔" وہ پرجوش سی آرِب سے الگ ہوئی۔

"صبح بتانا، دادی تو کب سے سو گئی ہیں۔" وہ سر ہلا کر مان گئی۔

"انعام تو بنتا ہے تمھارا، بتادو کیا چاہیے؟" اس کے دمکتے چہرے کو نہارتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"صرف انعام نہیں، انعامات بنتے ہیں۔۔۔" وہ پلٹ کر صوفے سے عبداللہ کے کھلونے اٹھانے لگی۔ "اتنی زیادہ پڑھائی کی تھی میں نے۔ آپ کو کیا پتا میری محنت کا۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے ہی پتا ہے اور اسے رٹا لگانا کہتے ہیں۔" آرِب کو ہنسی آگئی۔ اتنی 'محنت' کے بعد بھی وہ بمشکل پاس ہوئی تھی۔

"ہاں تو رٹا لگانا کوئی آسان تھوڑی ہے، کتنا مشکل کام ہے خاص طور پر اس کے لیے جسے نوٹس اور کتابیں دیکھتے ہی نیند آتی ہو اور بھاگ جانے کا من کرتا ہو، میرے لیے تو یہ

ماونٹ ایوریسٹ سر کرنے جیسا ہے۔میں انعامات کی حق دار ہوں،ویسے آپ کی وجہ سے بھی مجھے بہت زیادہ محنت کرنا پڑی تھی،ایسے مذاق نہ اڑائیں میرا۔۔۔۔"

آرِب نے بازو سے پکڑ کر اس کا رخ اپنی سمت کیا۔

"اب تم کہہ رہی ہو تو اتنی محنت پر انعامات تو بنتے ہیں۔۔۔۔۔"آرِب نے اس کے ہاتھ سے گیم باکس لے کر صوفے پر اچھالا اور اسے قریب کھینچا۔"پھر دیر کس بات کی۔۔۔۔"

اور 'انعامات' کی بارش میں سائرہ شرابور ہوتی گئی۔

آسیہ رئیس خان

ممبئی۔انڈیا۔

www.novelsclubb.com

www.novelsclubb.com